

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے تذکار لیکچر عالم اہل

محسن اہل سنت

مُصَنَّف: محمد عبد الساتر طاہر

رضادار الاشاعت • لاہور

محسن اہل سنت

شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

مُصَنَّفُ
محمد عبد الستار طاہر

رضا دار الاشاعت، لاہور، لاہور

نام کتاب احوال و آثار علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری
(شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور)

مرتب محمد عبدالستار طاہر مسعودی

نظر ثانی علامہ محمد مفتاح آیش قصوری

پروف ریڈنگ محمد عبدالستار طاہر مسعودی

کمپوزنگ پابتمام ملک محمد سعید مسعودی مجاہد آبادی

کمپوزنگ عرفان احمد لاہور

صفحات ۳۲۸

تعداد ۱۱۰۰

سن اشاعت ربیع الاول ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۹ء

مطبع

ناشر رضا دار الاشاعت لاہور

قیمت ۱۲۰ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ رضا دار الاشاعت ۲۵ شتر روڈ لاہور

۲۔ مکتبہ قادریہ، دائرہ ہار مارکیٹ لاہور

انتساب

مسعود ملت حضرت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب

وامت بر کاتہم العالیہ کے نام

جو اس عظمت کدہ میں سر تاپا جالا ہیں

اور

جن کے حکم پر احقر کو یہ تذکرہ مرتب کرنے کی سعادت حاصل ہوئی

واللہ اعلم

طاہر

ترتیب

- ۱۳ ابتدائی محمد عبدالستار طاہر
 ۱۹ تقدیم پروفیسر ذاکر محمد مسعود احمد
 ۲۳ حیات شرف ایک نظر میں محمد عبدالستار طاہر
 ۲۹ باب نمبر ۱۔ منازل حیات

- ☆ ۳۱ نام ----- ولادت
 ☆ " والدین گرامی قدر
 ☆ ۳۵ گھر کا ماحول
 ☆ ۳۶ دعائیں جو رنگ لائیں
 ☆ ۳۸ دنیاوی تعلیم کا حصول
 ☆ " دینی تعلیم کا آغاز

۳۹ علامہ شرف صاحب کے جلیل القدر اساتذہ

- ☆ پہلی دینی درس گاہ ----- جامعہ رضویہ، مظہر الاسلام، فیصل آباد ۴۰
 ☆ دوسری دینی درس گاہ ----- دارالعلوم ضیاء الشمس الاسلام، سیال شریف ۴۱
 ☆ تیسری دینی درس گاہ ----- جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور ۴۲
 ☆ چوتھی دینی درس گاہ ----- جامعہ امدادیہ مظہر، ہندوستان ۴۳
 ☆ ایک اور درس گاہ ----- جامع صدیقیہ، انجمن شیعہ، لاہور ۴۵
 ☆ تفسیر سند است علمیہ ۴۶
 ☆ ایک اور اہمیت دینی و محکم پاکستان علامہ سید احمد قادری ۴۷

☆	شرف صاحب ----- ایک شاعر	۵۳
☆	اخلاق اور مزاج	۵۷
☆	علامہ شرف صاحب کے خطابات	۶۰
☆	تحریک نظام مصطفیٰ اور علامہ شرف صاحب	۶۰
☆	شادی خانہ آبادی	۶۵
☆	پہلی تدریس گاہ ----- جامعہ نعیمیہ لاہور	۶۶
☆	دوسری تدریس گاہ ----- جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور	۶۶
☆	تیسری تدریس گاہ ----- دارالعلوم محمدیہ غوثیہ 'بھیرہ شریف'	۶۷
☆	چوتھی تدریس گاہ ----- جامعہ اسلامیہ رحمانیہ 'ہری پور ہزارہ'	۶۷
☆	پانچویں تدریس گاہ ----- مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم 'پکوال'	۶۹
☆	جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں دوبارہ آمد	۶۹
☆	بیعت و ارادت	۷۱
☆	خطابت	۷۲
☆	قلمی زندگی کا آغاز ----- محرکات اور پس منظر	۷۳
☆	تحریر کا آغاز	۷۵
☆	اشاعتی سلسلے کا آغاز	۷۷
☆	ابتدائی اشاعتوں کا ادبی جائزہ	۷۹
☆	علامہ شرف صاحب کے ناشر ادارے	۸۱
☆	علامہ شرف صاحب کے ناشر ماسک	۸۳
☆	چند اہم علامہ	۸۵
☆	برادران حقیقی	۸۷
☆	علامہ محمد عبدالغفار ظفر صابری	۸۸

☆	فروغ رضویت میں علامہ شرف صاحب کا کردار	۹۷
☆	زیرت حرمین شریفین کی سعادت	۱۰۱
☆	روزانہ کے معمولات	۱۰۱
☆	صاحب دل کی چند درد مندائے حجابیز	۱۰۳
☆	اولادِ امجاد -----	۱۰۶
☆	مولانا ممتاز احمد سدیدی	۱۰۶
☆	مولانا مشتاق احمد قادری	۱۱۵
☆	حافظ ثار احمد قادری	۱۲۱
☆	باب نمبر ۲۔ چند اہم ادارے ----- وابستگی و تناظر	۱۲۳
☆	مرکزی مجلس رضا لاہور	۱۲۳
☆	مکتبہ قادریہ لاہور	۱۳۱
☆	علامہ فضل حق خیر آبادی	۱۴۰
☆	سنی رائٹرز گلڈ لاہور	۱۴۷
☆	شاہ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی 'بندیال'	۱۵۰
☆	رضا اکیڈمی لاہور	۱۵۱
☆	مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور	۱۵۱
☆	جامع مسجد جامعہ رضویہ 'عمر روڈ' لاہور	۱۵۱
☆	باب نمبر ۳۔ چند یادیں 'چند باتیں'	۱۵۳
☆	تصنیف و اشاعت کی طرف توجہ کا باعث	۱۵۵
☆	استاذ الاساتذہ کی غیرت ایمانی	۱۵۶

- ☆ جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں انٹرویو ۱۵۶
- ☆ رزہ خیر منظر ۱۵۷
- ☆ والد صاحب کی فیاضی ۱۵۸
- ☆ مفتی عزیز احمد قادری کی خدمت میں "
- ☆ حضرت ملک المدر سین کے ساتھ لاہور کاسٹر ۱۶۱
- ☆ حضرت ملک المدر سین اور مطالعہ کتب ۱۶۲
- ☆ حضرت ملک المدر سین اور احقاق حق "
- ☆ استاذ الاساتذہ علامہ مہر محمد اچھروی "
- ☆ جامعہ نظامیہ رضویہ کے قیام کی تجویز ۱۶۳
- ☆ حضرت شیخ الاسلام اور نیت نماز ۱۶۴
- ☆ حضرت شیخ الاسلام اور احترام قبہ خضراء "
- ☆ حضرت شیخ الاسلام کی یادگار شفقت ۱۶۵
- ☆ مفتی محمد حسین نعیمی کا تہصا ۱۶۶
- ☆ مفتی صاحب اور پاس وعدہ ۱۶۷
- ☆ مفتی صاحب کا خلاصہ "
- ☆ غلط بات کا زبان سے انکار ۱۶۷
- ☆ گورنر پنجاب جامع مسجد عمر روڈ میں ۱۶۹
- ☆ گورنر ہاؤس کا دعوت نامہ ۱۷۰
- ☆ البریلویہ کا باب "
- ☆ حضرت پیر محمد کرم شاہ ازہری ۱۷۲
- ☆ اب ڈھونڈ انہیں --- ۱۷۳
- ☆ پیر صاحب کی غیرت اہل ملی ۱۷۴

- ☆ حضرت مفتی شریف الحق کی دعا ۱۷۵
- ☆ ملک التحریر علامہ ارشد القادری کے کلمات تحریر ۱۷۶
- ☆ زینت القراء قادری غلام رسول کا مشاہدہ ۱۷۶
- ☆ ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی سے ایک ملاقات "
- ☆ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کی توفیق دے ۱۷۷
- ☆ سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کو کیجئے ۱۷۸
- ☆ حضرت داتا صاحب کی مجلس مذاکرہ میں مقالہ ۱۷۹
- ☆ کیا آپ کی تصویر ٹی وی پر نہ دکھائیں! ۱۸۲
- ☆ امداد الہی! ۱۸۳
- ☆ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوبین کی امداد "
- ☆ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ عنایت ۱۸۴
- ☆ حضرت داتا گنج بخش کا کتبہ مزار "
- ☆ مدینہ منورہ میں سلام رضا ۱۸۵
- ☆ محمد طفیل ایڈیٹر نقوش لاہور ۱۸۶
- ☆ ہساتین الغفران کی تدوین و اشاعت ۱۸۹
- ☆ باب نمبر ۳- آثار علمیہ ۱۹۵
- ☆ عربی کاوشات ----- ۱۹۷
- ☆ مطبوعہ عربی مقالات و کتب ۱۹۸
- ☆ عربی سے اردو تراجم کتب "
- ☆ عربی سے اردو تراجم ----- رساں کے لئے "
- ☆ عربی کتب پر مقدمات ۱۹۹

- ☆ عربی کتب پر حواشی ۱۹۸
☆ اردو سے عربی میں تراجم ۱۹۹

----فارسی مصنفات

- ☆ مطبوعہ فارسی کتب ۲۰۳
☆ فارسی کتب پر مقدمات "
- ☆ فارسی کتب کے اردو تراجم "
- ☆ فارسی کتب پر اردو حواشی "

----اردو نگارشات

- ☆ مطبوعہ مقالات و کتب ۲۰۴
☆ مقالات و مضامین برائے رسائل ۲۰۶
☆ مقدمات و پیش لفظ ۲۱۲
☆ مختلف تقابلیں میں پڑھے گئے مقالات ۲۱۹
☆ ذریعہ نگرانی لکھے گئے مقالات ۲۲۱
☆ بیانات "
- ☆ ترغیب و تحریک پر شائع ہونے والی کتب "
- ☆ تنقیدیں ۲۲۲
☆ تصانیف کے تراجم "
- ☆ غیر مطبوعہ کتب، مقالات و تراجم ۲۲۳

باب نمبر ۵----علامہ شرف قادری دوستوں کی نظر میں

باب نمبر ۶----اہل علم کے تاثرات ۲۸۱

- ☆ علماء و مشائخ ۲۸۳
☆ پروفیسرز و اکتیوز ۲۸۴
☆ صحافی و دانشور "
- ☆ جرائد ۲۸۵

کتابیات-----

- ☆ کتب
- ☆ روزنامے ☆ ہفت روزہ
- ☆ ماہنامے ☆ سہ ماہی رسائل
- ☆ سالنامے ☆ مکاتیب

ابتدائیہ

ساتھ ان کے وقت میں بڑی برکت ہے۔ اس شدید کوجب دید نے پایا تو تصدیق ہو گئی کہ ہاں واقعی یہ سچ ہے۔۔۔۔۔ علامہ شرف قادری صاحب کوجب بھی پایا مصروف ہے حد مصروف 'تدریس میں مصروف' 'تقریر میں مصروف' 'تحریر میں مصروف' 'گویا لکھتا پڑھتا تو ان کا اوڑھنا بچھوٹا ہے ان کے شب و روز کاتھن چوتھائی علم دین میں ہی بسر ہوتا ہے۔۔۔۔۔ تحریر میں ان کی مصروفیت ایسی ہے کہ وقت گزرنے کا احساس نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ ان تمام مصروفیات کے باوجود یوں بھی لگتا ہے جیسے شرف صاحب بالکل مصروف نہ ہوں 'وہ ایسے کہ جب بھی انہیں ملیں تو اتنی محبت سے 'اتنے تپاک سے 'اتنے پیار سے ملتے ہیں جیسے سارا خلوص آپ ہی کے لئے ہے۔۔۔۔۔ شرف صاحب سے ملنا بھی ایک شرف ہے۔۔۔۔۔ ان کے نیاز بھی سعادت سے کم نہیں۔۔۔۔۔ انہیں ملی کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے دنیا میں سراپا اسلام ابھی باقی ہیں 'جن کے دم قدم سے اسلام کی رونق ہے۔

وہ عاشقوں کے عاشق ہیں 'اسی لئے تو عاشق رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) امام الانافضل احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز کے نظریات و افکار کی ترویج و اشاعت کو زندگی کا مشن بنا رکھا ہے۔۔۔۔۔ وہ بیعت ہوئے تو اعلیٰ حضرت کے خلیفہ ابو البرکات علامہ سید احمد قادری سے 'انہوں نے اپنی قلمی زندگی کا آغاز بھی امام احمد رضا کی قدسی کتاب "الحجۃ الفانحة" کے اردو ترجمہ سے کیا۔۔۔۔۔ بلکہ اشاعتی سفر کا نکتہ آغاز بھی امام احمد رضا ہی ہیں۔۔۔۔۔ مرکزی مجلس رضا لاہور کے ساتھ ساتھ سنی رائنرز گلڈ سے بھی ایک نم ساتھ رہا۔۔۔۔۔ ۱۹۸۷ء سے رضا اکیڈمی لاہور۔۔۔۔۔ ۱۹۹۱ء سے رضا دارالاشاعت 'لاہور کی سرپرستی اسی سلسلہ محبت کا مظہر ہے۔ وہ جامعہ نظامیہ رضویہ 'لاہور سے عالم شباب سے وابستہ

ہیں۔ اور یہ جو نگلی میرا نہ سالی میں بھی قائم ہے۔۔۔۔۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں فروغ رضویات کے سلسلے میں سرگرم عمل ادارہ ”رضا فاؤنڈیشن“ کے معتد خاص بھی ہیں۔ جو ”فتاویٰ رضویہ“ کی تخریج و ترجمہ اور جدید انداز پر تدوین کے ساتھ اشاعت کے لئے ہمہ تن کوشش ہے۔۔۔۔۔ اس ادارہ کی کوششیں ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۸ء تک فتاویٰ رضویہ جدید کی چودہ جلدوں کی صورت میں منظر عام پر آچکی ہیں۔ اور سطر ہے کہ رواں سال ہے۔۔۔۔۔

گزشتہ ربع صدی سے فروغ و اشاعت رضویات کے لئے اپنا تہ من و دھن تو میدی مرشدی و مولائی حضرت مسعود ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھی وقف کئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے امام احمد رضا کے نام اور کام کو بزم کوئین کی ہر نگلی ہر کوچہ تک اس انداز سے پھیلایا کہ قریہ قریہ سلام رضا سے گونجنے لگا۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

شیخ بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

اندرون ملک ہو یا بیرون ملک ”بین الاقوامی سطح پر پیغام رضا عام ہو چکا ہے۔ شاید ہی کوئی خط ایسا ہو جو قبلہ ڈاکٹر صاحب کی محبتوں اور عناہوں کی خوشبو سے سرشار نہ ہوا ہو۔۔۔۔۔ احقر تحریثِ نعمت کے طور پر عرض کرتا ہے کہ قبلہ ڈاکٹر صاحب کے حوالے سے کام کرنے کی سعادت بھی اس احقر کے نصیب میں آئی۔۔۔۔۔ ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء

ایک روز دیوانہ و مستانہ مسعود ملت برادرِ ملک محمد سعید صاحب مجاہد آبادی (اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک کے صدقے انہیں اس محبت میں فراوانی بے پایاں استقامت دوام اور صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ آمین!) کے ہمراہ محترم بزرگوار حضرت اعظم شرف قادری صاحب کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ نے ”تذکار مسعود ملت“ کے لئے اپنا رازِ قدر مقالہ مرحمت فرمایا۔ اور ”تذکار مسعود ملت“ کے بارے میں مساعی و کچھ کر سکراتے ہوئے فرمایا۔

”عبدالستار صاحب ڈاکٹر صاحب پر بڑا کام کر رہے ہیں۔“

برادرِ سعید صاحب نے لقمہ دیا۔

”حضرت! آپ نے بھی ماشاء اللہ دین کی بہت خدمت کی ہے“ آپ پر

بھی کام ہونا چاہئے۔“

علامہ صاحب فرمائے گئے۔

”ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کو عبدالستار طاہر جیسے نوجوان مل گیا ہے“

جوان پر شب و روز کام کر رہا ہے۔۔۔۔۔ کبھی ہمیں بھی کوئی عبدالستار

طاہر مل گیا تو شاید آپ کی خواہش پوری ہو جائے۔“

ایسی بلند پایہ علمی شخصیت کے لیوں سے یہ ستائشی کلمات سن کر میرا ڈھیروں خون بڑھ گیا۔ اور شکر بجالایا ”اس میں میرا تو کوئی کمال نہیں“ یہ تو میرے بزرگوں کی نگاہِ التفات و انتساب ہے کہ اپنے پیڑ گھرانے کی خدمت کے لئے اس خاکسار کو چن لیا۔۔۔۔۔ واپسی پر برادرِ ملک سعید صاحب کہنے لگے۔

”عبدالستار صاحب! آپ شرف صاحب پر بھی کچھ کام کر ڈالیں۔“

میں نے کہا:

”بھائی! اپنے شب و روز آپ کے سامنے ہیں۔۔۔۔۔ خدا کو اگر منظور

ہوا تو شاید کچھ کر سکوں“ سردست تو کچھ نہیں ہو سکتا“ مشکل ہے۔۔۔۔۔

۔ خدا کرے انہیں کوئی کام کرنے والا مل ہی جائے۔“

یوں بات آئی گئی ہو گئی۔۔۔۔۔

قبلہ حضرت مسعود ملت گزشتہ سال ۱۹۹۷ء کے آخر میں مسلسل تین چار ماہ سخت

علیل رہے۔ ڈاکٹروں نے لکھنے پڑھنے سے یکسر روک دیا کہ ذہن پر کسی قسم کا بار نہ ہو۔۔۔۔۔

اسی دوران پروفیسر فیاض احمد خاں کلوش صاحب میر پور خاص سے قبلہ ڈاکٹر صاحب کی

عیادت کے لئے کراچی آئے۔ واپسی پر انہوں نے برادرِ سعید صاحب کے نام ۸ دسمبر

۱۹۹۷ء کو خط لکھا جس میں قبلہ حضرت صاحب کی صحت و تندرستی کی نوید سنائی اور ساتھ یہ بھی

”دیگر یہ کہ حضرت نے اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ۔۔۔۔۔
علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی سوانح مرتب ہونی
چاہئے۔ حضرت کی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے میں نے اپنی سی
کوشش کی تھی۔ جس کی رپورٹ حضرت کو پیش کی اس پر حضرت نے
فرمایا:۔۔۔۔۔ ”لاہور میں مستقل رہائش پذیر کوئی ایسا کام کو
بطریق احسن انجام دے سکتا ہے۔ اگر محمد عبدالستار طاہر صاحب یہ
کام کریں تو بہتر طریقے سے انجام دے سکتے ہیں۔“

یوں بالآخر دست غیب سے یہ قدم احقری کے نام نکلا۔۔۔۔۔ قبلہ حضرت صاحب کی خواہش
کے احترام کے پیش نظر جو بن پایا، جول سکا، پیش خدمت ہے۔ ۹ فروری ۹۸ء تا ۲۴ مئی ۹۸ء
کی کارگزاری ”حوالہ آثار فاضل لاہوری علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری“ کی صورت
میں آپ کے سامنے ہے۔ اس میں میرا کوئی کمال نہیں، کوئی ہنر نہیں، کوئی فن نہیں۔۔۔۔۔ یہ
سب کاسب میرے ولی نعمت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی
نظر عنایت کا منظر ہے۔

مر قبول اللہ زہے عز و شرف

چلتے چلتے علامہ شرف صاحب کے رفقاء و تلامذہ و متوسلین کی خدمت میں گزارش
ہے کہ انہیں چاہیے کہ ان کے فکر و فن اور شخصیت کے حوالے سے لکھیں۔ اور ان کی
حیات ظاہری میں لکھ کر انہیں خراج تحسین پیش کریں۔ چند موضوعات ترغیب و تحریک کے
لئے پیش خدمت ہیں:

☆ علامہ شرف قادری۔۔۔۔۔ فکر و فن اور شخصیت

☆ علامہ شرف قادری رفقاء کی نظر میں

☆ علامہ شرف صاحب کا تلامذہ سے برتاؤ

☆ علامہ شرف صاحب کے تلامذہ

☆ شرف صاحب بحیثیت مدرس

☆ شرف صاحب بحیثیت مفتی

☆ شرف صاحب بحیثیت مصنف

☆ شرف صاحب بحیثیت مترجم

☆ شرف صاحب بحیثیت طالب علم

☆ شرف صاحب بحیثیت انشاء پرداز

☆ شرف صاحب بحیثیت مقرر / خطیب

☆ شرف صاحب بحیثیت ناشر

☆ شرف صاحب بحیثیت مہل

☆ شرف صاحب اپنی تحریروں کے آئینے میں

☆ شرف صاحب اپنے خطوط کے آئینے میں۔

ان کی پرت در پرت تنگاتی شخصیت کے بے شمار پہلو ہیں جن پر لکھا جانا چاہیے۔
بلکہ مذکورہ بالا عنوانات پر لکھ کر یا لکھوا کر اہلسنت کے موقر رسائل کو ان کی شخصیت پر
خصوصی نمبر شائع کرنا چاہئیں۔

حضرت علامہ شرف قادری صاحب مدظلہ العالی کی سوانح مرتب کرنے کے دوران
راقم کو ان کی درج ذیل کتب بھی ترتیب دینے کا شرف حاصل ہوا ہے:-

☆ معارف امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔^۱

☆ لمعات امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔^۲

۱۔ ایک ایسا مکتبہ کے مدبر نے آپ کے مکتب پر ایک خصوصی اشاعت نکلانے کا عندیہ ظاہر کیا ہے۔ ظاہر

۲۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے محرمہ مقالات کا مجموعہ

۳۔ حضرت شیخ احمد سہروردی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے محرمہ مقالات کا مجموعہ

☆ مقالات رضویہ ۳

☆ مقدمات رضویہ ۵

☆ تکیہ شرف ۱

☆ تذکار شرف ۷

اول الذکر دو تزیین طبع ہیں۔ یہ تذکرہ "تقیہ" کہی پایہ تکمیل تک نہ پہنچ پایا، مولیٰ پاک کی رحمتوں، عطیات اور توفیق کے ساتھ ساتھ اگر ان احباب کا بھرپور تعاون نہ حاصل ہوتا:

☆ محترم بزرگوارم علامہ محمد عبدالعظیم شرف قادری مدظلہ

☆ محترم بزرگوارم علامہ محمد مظاہر اش قصوری مدظلہ

☆ فاضل نوجوان محترم برادر مملک محمد سعید مسعودی مجاہد آبادی

☆ فاضل نوجوان برادر مملک مولانا مشتاق احمد قادری

سراپا سپاس ہوں ان سب کا جن کی محبتوں سے یہ سب ممکن ہو سکا۔ مولیٰ تعالیٰ ہم سب کی ان غلطیوں سے معافی فرمائے اور ہمارے ممدوح فاضل لاہوری حضرت علامہ محمد عبدالعظیم شرف قادری دامت برکاتہم العالیہ کو اور توانائیاں عطا فرمائے کہ دین شہین کی اور بھی خدمت کر سکیں۔ (انہوں نے یہ درود یہ ورثہ اپنی اولاد میں منتقل کر دیا ہے "اللہم زدہ فزاد) آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خاکپائے صاحبزادان

محمد عبدالستار طاہر

نکویہ کی کلا تھ ہاؤس بین روڈ جیر کالونی۔ والٹن لاہور کینٹ۔ کوڈ نمبر ۵۴۸۱۰

۴۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے حوالے سے محرمہ مقالات کا مجموعہ

۵۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے حوالے سے محرمہ مقدمات کا مجموعہ

۶۔ مختلف کتب پر محرمہ کثیر التعداد مقدمات و تقریظات کا مجموعہ

۷۔ علامہ شرف قادری مدظلہ کے حوالے سے محرمہ و ستیاب سوانحی مقالات کا مجموعہ

تقدیم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

فاضل جلیل علامہ محمد عبدالعظیم شرف قادری زید اعلیٰ بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں۔ علم و فضل کے باوجود بہت ہی سادہ، منکسر المزاج اور لمٹسار ہیں۔ حرص و ہوس سے پاک ہیں۔ سنی حنفی ہیں اور مسلک مجددین دین و ملت کے پابند ہیں۔ مسائل میں اکابر اہل سنت و جماعت کے پیرو ہیں اس لئے آپ کی شخصیت کے بارے میں علماء میں کوئی اختلاف نہیں۔ آپ کا عمل اس حدیث پاک پر ہے۔ البور کتبہ مدح اکابر کہم۔۔۔۔۔ یعنی محکمات اور محفوظ راستہ ہے۔ علامہ شرف صاحب اپنی نگارشات میں دلائل و شواہد سے اہل سنت و جماعت کی حقانیت کو ثابت کرتے ہیں۔ اور کسی ایسی تحقیق میں نہیں الجھتے جس سے اہل سنت و جماعت میں افتراق کی راہ ہموار ہو۔۔۔۔۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے احیاء سنت کے لیے بھی اپنے بعض مخلصین کو یہ ہدایت کی کہ سنت کو اس طرح زندہ کیا جائے کہ کسی قسم کا تشویش نہ پھیلے۔ کار تبلیغ دار شاد نہایت ہی دشوار ہے۔۔۔۔۔ اکثر علماء میں سیاست کی جھلک نظر آتی ہے مگر علامہ شرف صاحب کی تحقیق اور تحریر میں فقر کو کوئی سیاست نظر نہیں آتی۔ وہ اپنے کام سے کام رکھتے ہیں اور شب و روز دین و مسلک کی خدمت میں لگے رہتے ہیں۔

علامہ شرف صاحب متعدد دینی مدارس سے منسلک رہے اور درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آج کل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں شیخ الحدیث ہیں اور یہاں ایک عربی سے درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔ جامعہ نظامیہ رضویہ مدارس اہل سنت و جماعت کے مدارس عربیہ میں نہایت ہی ممتاز ہے اور اس امتیاز کا سہرا جامعہ کے عظیم و مستہم علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ العالی کے سر ہے جو سراپا عمل ہیں فقیر جب کبھی یہاں حاضر ہوا، استاذ و شاگرد سب ہی کو مصروف پایا۔ یہ دارالعلوم ہمارے کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ و اساتذہ کے لیے ایک مثل ہے جو وقت کو بے دریغ ضائع کرتے ہیں۔

علامہ شرف صاحب درس و تدریس کے علاوہ تصنیف و تالیف سے بھی شغف رکھتے ہیں۔ اور طباعت و اشاعت کی ذمہ داریاں اس پر مستتر ہیں۔ وہ زندگی سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ اہل سنت و جماعت کے ان چند مجددہ محققین میں ہیں جن پر اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ علامہ شرف صاحب اہل سنت کے ممتاز قلم کار ہیں جنہوں نے تقریر سے زیادہ لوح و قلم کی طرف توجہ فرمائی۔ آپ کا علمی فیضان ملک و بیرون ملک چاروں صوبوں کی طرف سے تقریباً ۲۶ سال پہلے علامہ شرف صاحب سے فقیر کا رابطہ ہوا جب وہ ”مستزاد اکبر اہل سنت“ (مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء) قلم بند فرما رہے تھے۔ حسن اہل سنت جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ اس تعلق کے محرک تھے۔ الحمد للہ یہ خالص تعلق روز بروز بڑھتا ہی جاتا ہے۔ علامہ شرف صاحب پاک و ہند کے ان علماء میں ہیں جن سے فقیر کی ملاقات یا مراسلت رہتی ہے۔ اور جن سے فقیر استفادہ بھی کرتا ہے۔ علامہ شرف صاحب نے کبھی فقیر کی بات نہیں مانی اور جو علمی کام سپرد کیا پورا کر کے عنایت فرمایا۔ اس سے آپ کی شخصیات محبت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ فقیر ہمیشہ کرم فرماتے ہیں۔۔۔۔۔

علامہ شرف صاحب کی جتنی قدر کی جانی چاہئے تھی اس قدر نہ کی جاسکی مگر بقول قلماس کار لاکل 'مقاصد جلیلہ' کا حاصل ہو جانا ہی بجائے خود انعام ہے۔۔۔۔۔ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:۔۔۔۔۔ سچ فرمایا حق فرمایا۔۔۔۔۔

اللہ یصلہ النکمل الطوبی والعمل الصالح ورفعه (۱۰/ناظر/۳۵)
اچھی باتیں اس کریم کی طرف بلند ہو کر رہتی ہیں اور اچھے کام ان کو اور بلند کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔ اور پھر تمہد محبت عطا فرمایا جاتا ہے:

سبحان اللہ! (۹۶/مریم/۱۹)

اس میں شک نہیں علامہ شرف صاحب کی خدمات جلیلہ کو اس کریم نے قبول فرمایا اور اپنے کرم سے تمہد محبت عطا فرمایا۔۔۔۔۔

بإشاء اللہ علامہ شرف صاحب کی اولاد بھی لائق ہے۔ آپ کے صاحبزادے مولانا ممتاز احمد صدیقی بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد سے فارغ ہو کر آج کل جامعہ ازہر قاہرہ میں تحقیق کر رہے ہیں۔ انہوں نے فقیر کے بعض مقالات کا عربی میں ترجمہ بھی کیا ہے۔

ادات و اخلاق میں اپنے والد ماجد کا عکس جمیل معلوم ہوتے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ صاحبزادگان کو اربعین میں سرگزاں فرمائے۔ آمین!

علامہ شرف صاحب جیسے جلیل القدر عالم، استاد محقق و قلم کار کا حق تھا کہ ان کی سوانح مرتب کی جائے۔ الحمد للہ یہ کام براہِ مہم جناب محمد عبدالستار طاہر صاحب زید مجدد نے بحسن و خوبی انجام دیا اور سوانح میں جزئیات تک کو سمیٹ لیا۔ مولیٰ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

براہِ مہم محمد عبدالستار طاہر صاحب میں تلاش و جستجو کا مادہ ہے، وہ اپنے روزگار سے بے پرواہ ہو کر تحقیق میں مصروف ہو جاتے ہیں اور ایسے کام کر گزرتے ہیں جن کو دیکھ کر اہل علم بھی حیران ہوتے ہیں۔ وہ بے لوث ہیں اور ان کا انعام ان کے علمی مقاصد کی تکمیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی غیب سے مدد فرمائے اور ان کی علمی خدمات کو مقبول و مشکور فرمائے۔ آمین! بجاہد السید المرسلین رحمۃ اللعالمین و علی آلہ و ازواجہ واصحابہ وسلم

احقر

محمد مسعود احمد عفی عنہ

کراچی۔۔۔۔۔ سندھ

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۴/ جنوری ۱۴۱۵ھ

۲۸/ اگست ۱۹۹۸ء

یوم جمعۃ المبارک

حیات علامہ شرف قادری --- ایک نظر میں

از محمد عبدالستار طاہر

۲۲/ شعبان ۱۳۶۳ھ /

۱۳/ اگست ۱۹۵۴ء

۱۹۵۳ء

۱۔ قیام پاکستان پر تین سال کی عمر میں لاہور ہجرت کی

۱۹۳۸ء

۲۔ شفیق ترین ہستی ماں جی "جنت بی بی" کا وصال

۱۹۵۱ء

۳۔ ایم سی پرائمری سکول انجمن شیڈ لاہور سے پرائمری تعلیم کا آغاز

۹ جنوری ۱۹۵۱ء /

۵۔ چھوٹی بھینہ کا وصال

۷ مارچ ۱۹۵۲ء بروز جمعہ

۱۹۵۵ء

۶۔ تکمیل پرائمری تعلیم

شوال ۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۵ء

۷۔ جامعہ رضویہ فیصل آباد میں داخلہ لیا اور

شیخ الحدیث مولانا محمد سرور احمد چشتی قادری

سے منطق کا ابتدائی رسالہ "صغریٰ" پڑھا

۲۹ جنوری ۱۳۷۶ھ

۸۔ دارالعلوم ضیاء الشمس الاسلامیہ سیال شریف

۲ جنوری ۱۹۵۷ء

میں داخلہ لیا۔ وہاں مولانا صوفی خالد علی سے "نحو میر" کا درس لیا۔

شوال ۱۳۷۶ھ / مئی ۱۹۵۷ء

۹۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں داخلہ لیا یہاں

۱۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء

مفتی محمد عبدالغفور ہزاروی، مولانا غلام رسول رضوی،

مولانا شمس الزماں قادری وغیرہم سے استفادہ کیا

۱۰۔ والد صاحبہ رابعہ بی بی رحمہما اللہ تعالیٰ کی حضرت

محمد شمس پاکستان

مولانا محمد سرور احمد علیہ الرحمہ سے بیعت ۱۸ جمادی الثانیہ ۱۳۷۸ھ

۳۰ دسمبر ۱۹۵۸ء

۱۱۔ جامعہ متکرمیہ امدادیہ ہندوستان میں داخلہ لیا اور استاذ الاساتذہ

مولانا عطاء محمد ہندوستانی چشتی کوٹلوی مدظلہ اور علامہ محمد

ربیع الثانی ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۱ء

محمد اشرف سیالوی مدظلہ سے استفادہ کیا

۱۲۔ شاہی خانہ آبادی

۱۳/ شوال ۱۳۸۳ھ

۱۰/ مارچ ۱۹۶۳ء بروز اتوار

۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۳ء

شوال ۱۳۸۴ھ/ مارچ ۱۹۶۵ء

شوال ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۶ء

۲۴/ شعبان ۱۳۸۶ھ/

۸/ دسمبر ۱۹۶۶ء جمعرات

۱۳۔ سند فنیات (تفصیل علوم سے فراغت)

۱۴۔ جامعہ نعیمیہ، لاہور سے تدریسی زندگی کا آغاز

۱۵۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں آغاز تدریس

۱۶۔ ولادت صاحبزادہ ممتاز احمد سیدی

۱۷۔ دارالعلوم محمدیہ خویہ، بمبئی شریف میں ڈیڑھ ماہ

(نصف شعبان اور پورا رمضان المبارک) تدریس دسمبر ۱۹۶۶ء اور نصف جنوری ۱۹۶۷ء

۱۹۶۷ء

۱۸۔ مکتبہ رضویہ انجمن شیعہ لاہور کا قیام

۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء تا ۱۹۷۱ء

۱۹۔ دارالعلوم اسلامیہ رضویہ ہری پور ہزارہ میں

ملتی اور صدر مدرس کی حیثیت سے چار سال خدمات

۱۹۶۸ء

۲۰۔ رسالہ "حسن الکلام فی مسئلہ القیام" کی ہری پور سے اشاعت

۱۹۶۹ء

۲۱۔ ہری پور ہزارہ میں جمعیت علمائے سرحد پاکستان کا قیام

۱۹۶۹ء

۲۲۔ رسالہ "تایید الاقیان فی جواز حلقہ الاستطاف" کی ہری پور سے اشاعت

۱۹۶۹ء

۲۳۔ امام احمد رضا کے فارسی رسالہ "العجبتہ الفکحہ" کا ترجمہ اور

۱۹۶۹ء

۲۴۔ "تایان الارواح" کی ہری پور سے اشاعت

۱۹۷۰ء

۲۵۔ "ایاد اعلیٰ حضرت" کی ہری پور ہزارہ سے اشاعت

۱۹۷۰ء

۲۶۔ امام احمد رضا کا رسالہ "شرح التوقی" ہری پور سے شائع کیا

۱۹۷۰ء

۲۷۔ حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد قادری رضوی علیہ الرحمہ

۱۱/ محرم الحرام ۱۳۹۵ھ

سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں شرف بیعت

۲۵/ مارچ ۱۹۷۰ء بروز بدھ

۱۹۷۱ء

۲۷۔ ہری پور ہزارہ میں "یوم رضا" کا آغاز کیا

۲۸۔ مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم، چکوال میں صدر

۱۳۹۶ھ/ دسمبر ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۳ء

مدرس کی حیثیت سے دو سال تک لے آغاز کار

۱۹۷۲ء

۱۔ "سوانح سراج الفقہاء" کی مرکزی مجلس رضا لاہور سے اشاعت

۲۔ سب سے پہلا مقالہ "علامہ فضل حق خیر آبادی" ماہنامہ

فروری ۱۹۷۲ء

۳۔ اہل سنت گرامی میں شائع ہوا

۱۹۷۲ء

۴۔ چکوال میں "جماعت اہل سنت" کا قیام

۲۷/ مفر ۱۳۹۳ھ/ ۱۳/ مارچ ۱۹۷۲ء

۵۔ چکوال میں "یوم رضا" کا آغاز

۶۔ امام احمد رضا کے رسائل "اراد الفقہ و الوفاء"

۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۲ء

۷۔ اعجاز آیتاں اور "غایت التحقیق" کی اشاعت

۱۵/ مفر ۱۳۹۳ھ/ ۲۱/ مارچ ۱۹۷۳ء

۸۔ تقریب یوم رضا فضل حق خیر آبادی، بہ قیام چکوال

شوال ۱۳۹۳ھ/ ۱۳/ مارچ ۱۹۷۳ء

۹۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں دوبارہ تدریس کا آغاز

دسمبر ۱۹۷۳ء

۱۰۔ مکتبہ قادریہ لاہور کا قیام

۱۹۷۳ء

۱۱۔ جامع مسجد عمر وڈ اسلام پور سے آغاز خطاب

۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۳ء

۱۲۔ صدر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء

۱۳۔ شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۲۶/ رمضان ۱۳۹۶ھ/ ستمبر

۱۴۔ "مذکرہ اکابر اہل سنت" کی لاہور سے اولین اشاعت

۱۹۷۶ء

۱۵۔ خسر صاحب قاضی علی بخش علیہ الرحمہ کا انتقال

۱۲/ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ/

۲/ اپریل ۱۹۷۷ء

۱۷/ جنوری ۱۳۹۷ھ

۱۶۔ ولادت صاحبزادہ مشتاق احمد قادری

۱۳/ جون ۱۹۷۷ء اتوار

۱۱/ شعبان ۱۴۰۰ھ

۱۷۔ سنی رائیڈ گلڈ کے صدر کی حیثیت سے دو سال کیلئے چناؤ ہوا

۱۶/ جون ۱۹۸۰ء جمعرات

۹/ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ

۱۸۔ تیسرے بیٹے حافظ ثار احمد قادری کی ولادت

۱۰/ دسمبر ۱۹۷۸ء اتوار

۱۹۔ "الحدیثۃ الندیہ" پر عربی مقدمہ لکھنے پر علامہ

۱۳/ فروری ۱۹۷۹ء

۲۰۔ ارشد قادری کا فراج حسین۔۔۔۔۔ مکتوب محمد و بنام

علامہ محمد شفیع شاہ کی تصوری

۳۶۔ علامہ یوسف ندیم مانی کی کتاب "الشرف الموبد" کا اردو

ترجمہ "برکات آل رسول" کیا اور شائع بھی کیا

۳۷۔ پہلی بار حج و زیارات مقدسہ کی سعادت حاصل ہوئی

۳۸۔ خانوادہ اعلیٰ حضرت سے مولانا ربیع الدین رضا خاں

سے اجازت و خلافت لی

۳۹۔ غیر مقلدین کے رد میں لکھی گئی تحقیقی کتاب

۴۰۔ ہیرے سے اجالے تک "کی لاہور سے اشاعت

۵۰۔ غیر مقلدین کی اکثر نوائی کے بارے میں تحقیقی

کتاب "شیشے کے گھر" کی لاہور سے اشاعت

۵۱۔ سٹوڈنٹس مرکزی مجلس رضا لاہور

۵۲۔ رضا اکیڈمی لاہور کی سرپرستی

۵۳۔ وصالی پر طالع وائیدہ راجہ بی بی

۵۴۔ سانچہ اور جمال والد ماجد مولوی اللہ دین علیہ الرحمہ

۵۵۔ "ادلہ اہل السنۃ والجماعہ" معتمد سید یوسف سید باشم رفاہی کے اردو ترجمہ

۵۶۔ اسلامی عقائد "کی لاہور سے اشاعت

۵۷۔ "اشعۃ المصباحات" جلد چہارم کے اردو ترجمہ

کی لاہور سے اشاعت

۵۸۔ خوش دامن بیگم بی بی صاحبہ کا انتقال

۵۹۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے لاہور میں امام

احمد رضا کو لٹریچر میڈل پیش کیا۔

۶۰۔ جلال آباد افغانستان کا چار روزہ دورہ

۶۱۔ عرس مبارک امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ

من شریف میں شرکت (چھ روزہ دورہ)

۶۲۔ سیرت پاک کے حوالے سے تحریرہ مقالات کے مجموعہ

۶۳۔ مقامات سیرت طیبہ "کی لاہور سے اشاعت

۶۴۔ علامہ شیخ محمد صالح فرغوری دمشقی کی کتاب "من

مقامات الخلوہ" کا اردو ترجمہ "زندہ جاوید

الاشہدائیں" کیا اور اسے مکتبہ قادریہ سے شائع بھی کیا

۶۵۔ دوسری بار والد ماجد کی طرف سے حج بدل کیا۔ اس

سال حج اکبری کی سعادت نصیب ہوئی

۶۶۔ "مدہ انتہ العظم" عربی اور "شرار عظم"

اردو کی رضا اکیڈمی لاہور سے نکالا اشاعت

۶۷۔ علمی محفلوں میں ہاتھوں ہاتھ لی جانے والی تحقیقی عربی کتاب

"من عقائد اہل السنۃ" کی لاہور سے اشاعت

۶۸۔ "نور نور چہرے" کی لاہور سے اشاعت

۶۹۔ مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور کے صدر کی

نشیست سے منتخب کیا گیا

۷۰۔ منجھلے بیٹے مشتاق احمد قادری کی میزنگ کے

انتخاب میں پورے سرگودھا یونیورسٹی میں اول پوزیشن

۷۱۔ "اشعۃ المصباحات" کے اردو ترجمہ کی چھٹا ہجوم

اور ششم کی لاہور سے اشاعت

۷۲۔ انٹرنیشنل امام ابو حنیفہ کانفرنس اسلام آباد میں عربی مقالہ

"فی ظلال الفتاویٰ الرضویہ" پڑھا

۷۳۔ مقبول ترین عربی کتاب "من عقائد اہل السنۃ" کا اردو ترجمہ

"عقائد و نظریات کی لاہور سے طباعت

۷۴۔ مختلف سوانحی مقالات کے مجموعہ "عظمتوں کے پاسبان"

کی لاہور سے اشاعت

۲۵/۳۰/۱۹۹۲ اگست ۱۹۹۲ء

۱۹۹۳ء

۱۹۹۳ء

۱۳/۱۲/۱۹۹۳ء

۱۹۹۶ء

۱۹۹۶ء

۱۹۹۷ء

۱۹۹۷ء

۱۹۹۷ء

۱۹۹۷ء

۱۸ اکتوبر ۱۹۹۸ء

۱۹۹۹ء

۱۹۹۹ء

باب

منازل حیات

منازل حیات

نام و ولادت:

ناور روز گار ہستی حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکلیم شرف قادری، ۲۴ شعبان المعظم ۱۳۶۲ھ / ۱۳ اگست ۱۹۴۳ء بروز اتوار کو مرزا پور ضلع ہوشیار پور مشرقی پنجاب میں پیدا ہوئے۔^۱

”ان کا نام ”عبدالکلیم“ پیکر زہد و تقویٰ خاتون ماں جی جنت بی بی نے رکھا تھا۔“^۲

والدین گرامی قدر:-

علامہ شرف صاحب کا علمی دنیا میں تحریری صورت میں سب سے پہلے تعارف پیر زادہ اقبال احمد فاروقی صاحب نے ”تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت“ میں کرایا۔ آپ کے والد گرامی کے بارے میں لکھتے ہیں:-

”والد گرامی مولوی اللہ دہا صاحب علماء کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے۔

بیٹے کو دینی تعلیم کے لئے وقف کر دیا۔“^۳

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:-

”والد گرامی مولوی اللہ دہا بن نور بخش ایک صوفی سنی بزرگ ہیں۔“^۴

علامہ محمد صدیق ہزاروی ان الفاظ میں سراپا بیان کرتے ہیں:-

۱۔ اقبال احمد فاروقی، علامہ، تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت، حاشیہ ص ۳۱، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء

۲۔ محمد نواز کھنڈی، انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

۳۔ اقبال احمد فاروقی، علامہ، تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت، حاشیہ ص ۳۱، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء

۴۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تعارف صاحب تذکرہ اکابر اہل سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

صاحب مدظلہ کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ جن کی دین داری اور
نیک نفسی مجھے اکابر اہل سنت و جماعت (کثر ہم اللہ تعالیٰ) کی خدمت
میں لے آئی۔ ورنہ نامعلوم کہاں کہاں ٹھوکریں کھانا پائیں۔ اس

والدہ ماجدہ (والہ بی بی)۔۔۔ ان کی پرورش بھی ماں ہی جنت بی
بی نے کی تھی۔ ہمدرد رضا شرم و حیا اور پرہیزگاری کا پیکر تھیں۔ سخت
ترین حالات میں بھی ان کی زبان سے حرف شکایت نہیں سنا۔ پابند صوم و
صلوۃ تھیں۔ رمضان المبارک میں پندرہ سے بیس مرتبہ تک فتم قرآن
پاک کرتیں۔ دریا دل اتنی کہ کیا مجال کوئی مسائل خالی جائے۔ ۱۰

آپ محدث اعظم پاکستان مولانا علامہ محمد سرور احمد چشتی قادری
قدس سرہ العزیز سے بیعت تھیں۔ آخری وقت بے ہوشی کے عالم میں بھی
ہر سانس کے ساتھ اسم ذات اللہ کا ذکر جاری تھا۔ جس کی آواز واضح طور
پر سنائی دے رہی تھی۔ ۱۰ اذیتھ ۱۳۰ھ / ۷ جولائی ۱۹۸۷ء بروز منگل کو
ان کا انتقال ہوا ہے۔

آسان تیری لہ پہ جہنم افشانی کرے ۱۰

علامہ شرف صاحب نے اپنی ایک کتاب ”اسلامی عقائد“ کا حساب اپنی والدہ ماجدہ
کے نام کیا ہے (وحدہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ)۔۔۔ ملاحظہ فرمائیں:

”۔۔۔ وہ راہبہ عصر جن کی آغوش میں فقیر نے پہلی بار اسم ذات سنا

”۔۔۔ جن کی زبان پر آخری وقت بے ہوشی کے عالم میں بھی اسم ذات جاری

۸۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری علامہ: تذکرہ اکابر اہل سنت مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

۹۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری علامہ: مولوی اللہ دین المعروف حافظ بنی ماہنامہ خیانتے حرم لاہور دسمبر

۱۹۹۳ء

۱۰۔ یعنی علامہ شرف صاحب کے والدین دونوں ہی نبی دل تھے۔ ناگہانہ علی وکالت۔۔۔ طاہر۔

۱۱۔ محمد نواز کھن لکھنوی: ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

رہا۔۔۔۔۔ جو پیکر صبر و رضا اور مجسمہ حیاتیں۔۔۔۔۔ جو صوم و صلوۃ کی اس قدر
پابند تھیں کہ چھ سال تک شدید عطالت کے باوجود باقاعدہ اشارے سے نماز
پڑھتی رہیں اور اوراد و وظائف آوا کرتی رہیں۔۔۔۔۔ قرآن پاک کی تلاوت
اور درود پاک سے توانیں عشق کی حد تک لگاؤ تھا۔۔۔۔۔ رمضان شریف میں
اٹھارہ اٹھارہ بیس بیس مرتبہ فتم کلام پاک کرتیں۔

۱۰ اذیتھ ۱۳۰ھ / ۷ جولائی ۱۹۸۷ء بروز منگل میں راعی ملک بٹہ ہوئیں

آسان تیری لہ پہ جہنم افشانی کرے ۱۰

گھر کا ماحول:

کسی بھی شخصیت کی تعمیر و تربیت میں والدین کا رجحان ان کے شانہ روز کے
معمولات اور گھر کا ماحول بنیادی اور کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔۔۔۔۔ جیسا کہ آپ نے گذشتہ
سطور میں ملاحظہ فرمایا کہ علامہ صاحب کے والد گرامی اور والدہ ماجدہ دونوں کی پرورش دینی
اور مذہبی ماحول میں ہوئی دونوں کی تربیت ایک ہی خاتون نے کی۔ جو کہ خود پیکر شرم و حیا
اور مجسمہ زہد و اتقا تھیں۔۔۔۔۔ چنانچہ دونوں متورع و متقی نفوس کی اولاد بھی صالح ہی ہوئی
۔۔۔۔۔ علامہ شرف صاحب کے والد محترم ہجرت پاکستان سے قبل مرزا پور میں امام مسجد رہے
اور ہجرت کے بعد امام کی حیثیت سے بقیہ زندگی گزار دی۔ عمر بھر علم دین سے شغف رہا۔ اس
علمی گھرانے کا علمی تسلسل تیسری پشت تک دیکھنے میں آ رہا ہے۔ اور خاتوا و علمی کی موجودہ
نسل کی تربیت اور رجحانات سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگلی نسل میں بھی یہ فیض جاری و ساری
رہے گا۔ علامہ صاحب گھر کے ماحول اور دینی پس منظر کے بارے میں ملاحظہ ہیں:

”والدین کے دینی ماحول ان کی دعاؤں اور دوسرے بزرگوں کی

۱۲۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری علامہ: اسلامی عقائد مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۹۰ء

آپ ۱۹۸۸ء جاری الاخر ۷۸/۱۳۳ھ / ۳۰ دسمبر ۱۹۵۸ء کو بیت ہوئیں۔ بروایت علامہ شرف صاحب۔۔۔

طاہر

دعاؤں کی برکت سے مجھے یہ سعادت ملی (کہ میرا رجحان دینی تعلیم کی طرف ہوا) بلاشبہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص کرم تھا کہ مجھے شریعت والذین ملے۔۔۔۔۔ ان کے علاوہ ہمارے گھر میں ایک مقدس ہستی ماراجی بہشت فیہی تھیں۔

وَعَالَمِينَ جُورِئِ لَأَمِينَ:

علامہ شرف صاحب راوی ہیں:

۱۔ ماں بٹی جنت فی لی کی شفقت و محبت اور دعاؤں سے خوب مستفیض ہوا۔ ۱۴

۲۔ مولانا محمد حبیب اللہ نعمانی مولف ”تفسیر نعمانی“ (وہابی معنوم) نے ایک خط برادر بزرگ (مولانا محمد عبدالغفار ظفر صابری مدظلہ) کے نام لکھا۔ جس کے آخر میں لکھا ہے:

”مولوی غنیہ الحکیم صاحب کو پیار و دیدہ ہو سی“

اس مکتوب میں قابل توجہ اور باعث حیرت بات یہ ہے کہ راقم کی پیدائش ۱۳ اگست ۱۹۳۳ء کو ہوئی اور یہ مکتوب قیام پاکستان سے پہلے کا ہے۔ یعنی اس وقت میری عمر وراثت خانی سال سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ اس عمر کے بچے کے لئے یہ لکھنا۔

”مولوی عبدالحکیم صاحب کو بار و پیدہ پوسی“

کیا معنی رکھتا ہے؟ پھر برادر محترم مولانا عبدالغفار ظفر صاحب دینی مدظلہ بھی اس وقت دینی مدرسے میں نہیں بلکہ سکول میں پڑھتے تھے۔ ان کا نام بھی اس طرح نکلا:

”مونی محمد عبدالغفار صاحب۔۔۔۔۔“

⁴⁹ "سونگوي محمد عبدالقهار صاحب پيغمبر پيغمبر پيغمبر"

صاف ظاہر ہے کہ ان کی ایمانی فراست کچھ نہ کچھ ضرور دیکھ رہی تھی۔ اسی واقعہ کا ایک اور جگہ ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

”آج بھی سوچتا ہوں تو تعجب بلکہ حیرت ہوتی ہے کہ ان کی دور رس نگاہوں نے دو سال کے بچے میں کیا چیز دیکھی تھی کہ اسے ”مولوی“ اور ”صاحب“ کے لفظوں سے یاد کیا۔“ — ۶۹

۳۔ خطیب پاکستان مولانا غلام الدین اشرفی علیہ الرحمہ ازراہ شفقت و محبت مجھے "علامہ" اور "فاضل لاہوری" کہا کرتے تھے۔۔۔۔۔ علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی کو "فاضل لاہوری" بھی کہا جاتا ہے۔ میرا بھی وہی نام ہے۔ اس لئے خطیب پاکستان عیك خال کے طور پر مجھے "فاضل لاہوری" کہا کرتے تھے۔ اگرچہ فاضل سیالکوٹی سے میری نسبت وہی ہے جو ذرے کو آفتاب سے ہے۔ تاہم آج جو کچھ بھی ہوں، اس میں خطیب پاکستان کی دعاؤں کا بھی اثر ہے۔۔۔۔۔ ۱۷

اسی واقعہ کو ایک اور جگہ بیان کیا ہے اور یہ بیان کر کے اس بات کے آرزو مند ہیں:

۱۴ اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کے فرمائے ہوئے کلمات معنوی طور پر بھی صحیح ہو
چاہیں وہ کافر

علامہ محمد مفتاح آتش قصوری صاحب نے بھی اس واقعہ کا اپنے انداز میں ذکر کیا ہے اور ان نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔

۳۳۔ جلیل القدر شخصیت کی مبارک زبان سے نکلے ہوئے کلمات اب مولانا شرف صاحب کے وجود مسعود پر بالکل صادق آتے ہیں۔^{۸۰}

- ۱۶۔ انجرویہ ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۹ء
۱۷۔ انجرویہ ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۹ء
۱۸۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری: علامہ مولوی محمد رفیع ہوشیار چوہدری، ماہنامہ فیضانِ کرم لاہور دسمبر ۱۹۹۳ء
۱۹۔ محمد خٹک انش قسوری: علامہ اخصۃ المصنفات کے جلیں القدر مترجم، شمارہ اخصۃ المصنفات

۳۔ جامعہ رضویہ مظہر اسلام، فیصل آباد میں ہمارے ساتھ چک جھڑ کے مولانا رحمت اللہ رہا کرتے تھے۔۔۔۔ ایک دن برادر محترم سے کہنے لگے: ”اگر یہ محنت کر کے پڑھے تو اپنے خاندان کا نام روشن کر سکتا ہے۔“ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مختلف حضرات اپنی فراست کی بنا پر اچھے تاثرات کا اظہار کرتے رہے ہیں۔

دنیاوی تعلیم کا حصول:

آپ نے پرائمری تعلیم کا آغاز سات سال کی عمر میں ۱۹۵۱ء سے کیا۔ تحصیل علم کے لئے ایم۔ سی پرائمری سکول انجمن شیڈ لاہور میں داخلہ لیا۔ اور ۱۹۵۵ء تک یہاں زیر تعلیم رہے۔

دینی تعلیم کا آغاز:

آپ کی دینی تعلیم کا آغاز کوٹکھری سے ہو گیا تھا۔ بچے کی یہ فطرت ہے کہ باعموم وہ دیکھ کر زیادہ سیکھتا ہے۔ اور آپ کو کوٹکھری کا ماحول ہی ایسا ملا کہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے اور آگائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی تھے۔ لہذا اول و دماغ میں یہی سائی۔

”بچپن میں یہی سوچا تھا کہ بڑا ہو کر بندہ مومن بنوں گا، مدرسہ بنوں گا، خادم دیں بنوں گا اور تعزیت و اشاعت کے ذریعے مسلک اہل سنت کی خدمت کروں گا۔“

جلد چہارم مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء

۲۰۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

۲۱۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

علامہ شرف قادری صاحب نے درج ذیل دینی درس لکھوں سے علم حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔

☆ جامعہ رضویہ مظہر الاسلام، فیصل آباد

☆ دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف

☆ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

☆ جامعہ امدادیہ مظہریہ، ہندیاں

☆ جامعہ صدیقیہ، انجمن شیڈ لاہور

علامہ شرف صاحب کے جلیل القدر اساتذہ:

○-----جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

☆ محدث اعظم پاکستان مولانا محمد علامہ سردار احمد چشتی قادری رضوی

☆ مولانا حاجی مفتی محمد امین نقشبندی

☆ مولانا حافظ احسان الحق

☆ سید منصور حسین شاہ

☆ مولانا محمد عبداللہ جھنگوی

○-----دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف

☆ مولانا صفوی حامد علی، مظفر گڑھ

(م ۱۹ رجب ۱۳۹۹ھ / ۱۶ جولائی ۱۹۷۶ء)

☆ علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی

○-----جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

جلا علامہ مولانا غلام رسول رضوی، فیصل آباد
 آپ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی
 جلا مولانا نور محمد قادری، واہ پرنٹن
 جلا مولانا حافظ محمد ایوب ہزاروی
 جلا مولانا شمس الزماں قادری، لاہور
 جلا مولانا غلام مصطفیٰ سندری

-----جامعہ امدادیہ مظہریہ، بنڈیال

جلا ملک الدین حسین علامہ حافظ عطا محمد چشتی کوٹڑوی
 جلا خطیب پاکستان مولانا غلام الدین علیہ الرحمہ

پسلی دینی درسگاہ ----- جامعہ رضویہ مظہر اسلام، فیصل آباد

(۱۹۵۵ء تا ۱۹۵۷ء)

سید محمد عبداللہ قادری صاحب نے اپنے مقالہ میں لکھا ہے:
 ”شرف صاحب ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد گیارہ سال کی عمر میں
 جامعہ رضویہ فیصل آباد میں داخل ہوئے“ ۲۲۔
 جبکہ علامہ شرف صاحب بیان فرماتے ہیں کہ
 ”میں نے ۱۹۵۵ء میں لاہور سے پرائمری کا امتحان پاس کیا تو عمر تیرہ برس
 تھی۔ جامعہ رضویہ، فیصل آباد میں اپنے برادر محترم مولانا محمد عبدالغفار

۲۲۔ محمد عبداللہ قادری، سید: مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری، ماہنامہ التمعین ساجیوال، شمارہ اکتوبر ۱۹۸۳ء

ظفر صابری مدظلہ العالی کی ترغیب پر داخل ہوا۔“ ۲۳۔

جہاں آپ نے حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد علیہ الرحمہ کی نگرانی
 میں درس نظامی کا نصاب شروع کیا۔ ۲۴۔

منطق کا ابتدائی رسالہ ”صغریٰ“ حضرت پیر طریقت سائیزادہ قاضی محمد فاضل رسول
 رضوی مدظلہ (فیصل آباد) کی محبت میں حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد
 چشتی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (فیصل آباد) سے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ ایک دفعہ
 بخاری شریف کے درس میں بھی شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ ۲۵۔

مولانا سید منصور حسین شاہ، مولانا حافظ احسان الحق، مولانا حاجی محمد حنیف، مولانا محمد
 عبداللہ جھنگوی علیہ الرحمہ اور مولانا حاجی محمد امین مدظلہ مستم جامعہ امینہ رضویہ،
 فیصل آباد سے فارسی، صرف و نحو اور عرب کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ ۲۶۔

دو سری دینی درسگاہ ----- دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام

سیال شریف (۱۹۵۷ء)

علامہ شرف صاحب لکھتے ہیں:

”جامعہ رضویہ، فیصل آباد میں تحصیل علم کے دوران میں حضرت شیخ
 الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمہ اللہ علیہ تشریف لائے اور مولانا
 محمد عبداللہ جھنگوی کو اپنے ساتھ لے گئے۔ ۲۹ جنوری ۱۹۵۷ء
 ۳۰ جنوری ۱۹۵۷ء کو میں نے بھی جائز دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال

۲۳۔ انٹرویو ماہنامہ سوئے جاز، لاہور، شمارہ جنوری ۱۹۸۸ء
 ۲۴۔ محمد صدیق ہزاروی، علامہ: شرف علیہ اہل سنت، منظرہ لاہور ۱۹۷۹ء
 ۲۵۔ ملک محبوب الرحمن قادری، مدیر: ماہنامہ سوئے جاز، لاہور، جنوری ۱۹۹۸ء
 ۲۶۔ محمد قواد کمرل، مدیر: ماہنامہ اشہار اہل سنت، لاہور، جولائی ۱۹۹۸ء

شریف میں داخلہ لے لیا۔ اور صفوی خالد علی رحمۃ اللہ علیہ سے نحو میر پڑھی۔ بعد میں انہوں نے ایسے ضلع مظفر گڑھ میں اپنا مدرسہ (مدرسہ نظامیہ رضویہ) قائم کر لیا۔ اڑھائی مہینے کے بعد تعلیمی سال ختم ہوا تو میں واپس آ گیا۔ ۲۷۔

”نور نور چرے“ ص ۳۴۲ پر یہ عرصہ تین ماہ لکھا ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔

”راقم تین ماہ دارالعلوم میں زیر تعلیم رہا۔“ ۲۸۔

”دوسری مرتبہ ۱۹۶۳ء میں جب استاذ کرامی حضرت مولانا عطا محمد گولڑوی مدظلہ حرمین شریفین حج و زیارت کے لئے گئے تو راقم تقریباً ”تین ماہ دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام“ سیال شریف میں تعلیم حاصل کرتا رہا۔ ان دنوں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف سیالوی مدظلہ سے ”مسلم المکتوبات“ ”امامہ“ اور ”سراجی“ کا درس لیا۔ ۲۹۔

تیسری دینی درسگاہ۔۔۔ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

(۱۹۵۷ء تا ۱۹۶۱ء)

سید شریف احمد شرافت نوشاہی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:-

”۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۷ء میں جامعہ نظامیہ، لاہور میں داخل ہوئے۔ صرف و

نحو کی کتابوں سے لے کر ملا جلال تک مطالعہ کیا۔“ ۳۰۔

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب یوں بیان کرتے ہیں:

”۳۱۔ ابتدائی کتب لاکل پور (فیصل آباد) میں پڑھنے کے بعد متوسط کتب کی

تعلیم کے لئے آپ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور میں حضرت مولانا غلام

رسول صاحب رضوی۔ ۳۲۔ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے علمی

استفادہ کیا۔ ۳۳۔

یہاں مولانا شمس الزماں قادری، مولانا غلام مصطفیٰ (سمندری)، مولانا حافظ محمد

ایوب ہزاروی، مولانا نور محمد قادری (دار برتن) سے درس نظامی کی ابتدائی اور متوسط

کتابیں پڑھیں۔ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی (حال ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ،

لاہور) سے ”کافیہ“ اور ”شرح تفسیر“ پڑھی۔ مفتی صاحب بڑی محنت سے پڑھاتے تھے

اور سنتے بھی تھے۔ انکڑیہ شتر کتابیں حضرت مولانا غلام رسول رضوی شیخ الحدیث سے پڑھیں

جو اس وقت جامعہ کے مہتمم بھی تھے۔ ۳۴۔

چوتھی دینی درسگاہ۔۔۔ جامعہ امدادیہ مظہریہ بندریال

(۱۹۶۱ء تا ۱۹۶۳ء)

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

”بعد ازاں آخری کتب پڑھنے کے لئے علامہ شرف صاحب

بندریال میں استاذ الاساتذہ حضرت مولانا حافظ عطا محمد صاحب (متبعنا اللہ

۳۰۔ شرافت نوشاہی سید: شریف اتوارج جلد ۳ مطبوعہ لاہور اکتوبر ۱۹۸۳ء

۳۱۔ حال مہتمم جامعہ سراجیہ رسولیہ، ناظم آباد، فیصل آباد

۳۲۔ غلام رسول سعیدی، علامہ: تحارف صاحب تذکرہ اکابر اہل سنت لاہور مطبوعہ ۱۹۷۶ء

۳۳۔ انکڑیہ ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

۳۷۔ محمد نواز کمرل، مدبر: ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور جولائی ۱۹۹۷ء

۳۸۔ محمد عبدالعظیم شرف قادری، علامہ: شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی، ص ۳۳۳، نور نور چرے

مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

۳۹۔ محمد عبدالعظیم شرف قادری، علامہ: شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی، ص ۳۳۲، ۳۳۳، نور نور

چرے لاہور ۱۹۹۷ء



شهادة الفقيه



من ائمة علماء الفقه الامامية...

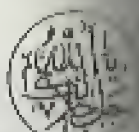
الحمد لله الذي خلق الانسان وعلمه البيان والصلوة والسلام على خاتم النبيين وعلى آله واصحابه اجمعين اما بعد فقد الحق الاخ الصالح المولوي محمد عبد الحكيم...

الحكتب المقررة

Table with 4 columns: 1. المحدث, 2. مشكوة الفهاج والفقيه, 3. اصول الفقيه, 4. جلالين والرياض. Rows list various books and authors like 'المحدث', 'مشكوة الفهاج والفقيه', 'اصول الفقيه', 'جلالين والرياض'.

شيخ الحديث وصدر التفسيرين عطا... رئيس الامام العام...

التاريخ... ١٩٩٣...



شهادة الفقيه



الحمد لله الذي انزل السنة الغراء اضر من الصبح الا يلبح كما انزل احسن الحديث كتابا... مولانا محمد عبد الحكيم...



تفسير عطاء... عطا محمد بن الله...

رقم سنة... التاريخ...

ان کی خدمت میں پیش کیا۔۔۔ جو نبی سیال شریف سے واپس آیا وہ دن اور
آج کا دن قادیانی تو کیا اردو میں بھی ایک شعر تک موزوں نہ ہو سکا اور نہ ہی
سوز و گداز کی وہ کیفیت باقی رہی۔۔۔ ۳۷

علامہ شرف صاحب کے والد گرامی حافظ جی مولوی اللہ دے علیہ الرحمہ سخن فہم
و سخن سنج تھے۔ اور برجستہ اشعار کہتے تھے جیسا کہ علامہ شرف صاحب نے ان کے سوانحی
مقالہ ”حافظ جی مولوی اللہ دے“ مشمولہ ”نور نور چہرے“ میں لکھا ہے۔ شاید غنوری کا ہر
علامہ شرف صاحب کو درپے کے طور پر ملا ہو۔

لیکن ان کی ۱۹۹۶ء میں مطبوعہ ایک کتاب ”مذہبۃ العلم“ میں عربی کے یہ اشعار پڑھتے ہیں
آئے جو انہوں نے شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے تتبع میں لکھے۔

ہر	الحسان	جمالہ
غلب	الجمیع	کمالہ
بلغ	الانام	نوالہ
فن	المعال	مثالہ

☆

نفس	الہدی	بمقالہ
عمر	الوری	بنوالبہ
فہر	العبدی	بمقالہ
صلوا	علیہ	وآلہٖ

محمد عبدالعظیم شرف قادیانی علامہ شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیوی مشمولہ نور نور چہرے ص ۳۴۳ مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

محرمہ ۵ شوال ۱۴۱۶ھ / ۲۵ فروری ۱۹۹۶ء

ترجمہ:

☆ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جمال نے تمام حسن والوں کو ورطہ
حیرت میں ڈال دیا

☆ آپ کا کمال تمام ارباب کمال پر غالب ہوا

☆ آپ کی عنایت تمام مخلوق کو محیط ہے

☆ اس لئے آپ کی مثال کاملنا محال ہے

☆ آپ نے اپنی گفتگو کے ذریعے ہدایت عام کی

☆ آپ کے جود و کرم نے تمام مخلوق کو ڈھانپ لیا

☆ آپ نے اپنے جلال کے ذریعے دشمنوں کو مغلوب کر دیا

☆ (اے اہل ایمان!) آپ پر اور آپ کی آل پر درود (وسلام) بھیجیں۔ ۳۸

اسی طرح ایک اور جگہ ان کا نتیجہ فکر نظر سے گزرا۔ آپ فرماتے ہیں:

”فقیر اگرچہ شاعر نہیں تاہم مدینہ منورہ سے روانگی کے وقت کچھ اشعار
ذہن میں آ گئے۔ یہ شاعری کے معیار پر پورے اترتے ہیں یا نہیں تاہم
جذبات کا اظہار ہے۔“

تعالی اللہ دے کا سفر ہے
مقدور کا ستارہ اوج پہ ہے
لٹاٹک رشک میں ڈوبے ہوئے ہیں
کہ ”ان“ کا سنگ در ہے میرا سر ہے
یہ شب میرے لئے معراج کی شب
نما کی بارگاہ میرا مقرر ہے

محمد عبدالعظیم شرف قادیانی علامہ شرف الدین سیوی مشمولہ نور نور چہرے ص ۱۹۹۶ء

اللہ میرے الطاف و کرم سے
یہ ذرہ آج ہم روشِ قر ہے
نہیں حاضر ہو دربارِ نبی میں
وہ دربارِ خدا میں ہے قدر ہے

۱۸ نومبر ۱۹۹۶ء میں آپ اپنے استلا گرامی مولانا عطا محمد چشتی کو گزوی مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راستے میں چند لفظیہ اشعار منظوم ہوئے:

اے سراپا حق کی رحمت السلام !!
اے سراسر لطف و رافت السلام !!
اے امین سرِ وحدت السلام !!
دافعِ ہم شر و رحمت السلام !!
نیک نور و کرم ذاتی السلام !!
روحِ اعظم بابِ جنت السلام !!
اجاعت باعثِ نور و قلاح السلام !!
اقتدایت روحِ عظیم السلام !!

☆☆

دارب والمصطفیٰ طہور بواطننا
عن الرذائل و احفظها عن اللہم

۳۲۔ عبدالحکیم کشمیری حنفی: جمال عربین شریفین مطبوعہ پکوال ۱۹۹۷ء
۳۳۔ بحوالہ علی یادداشت از علامہ شرف قادری صاحب

دارب بالمجتبیٰ
ہالذکر والفکر و العزائم والہکرم
بہتہم سید الاسماء لی الکریم
معلم الناس بالتوحید والہکرم
والمسلمون علوا لی کل معرکتہ
بالرشد والقدیر والامان ذی القیم
لہ ابوا لہو جہلا ومہمتہ
صاروا الی الذل والخسران والالم
صاروا عبید کلین لی عزائمہ
بل لعبتہ لہوود المعاند المقصم

اخلاق اور مزاج:

علامہ شرف صاحب سے ملنے والا ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ ان کی علمی وجہت درویشانہ طبیعت میں جمال ہی جمال ہے۔ جہل نام کی کوئی چیز نہیں خوش مزاجی ہے محبت والفت ہے۔ ان کے اخلاق اور مزاج کے بارے میں ان کے احباب سے سنتے ہیں۔
☆ مولانا بہت افس کچھ ملتا اور بڑا سنجیدہ۔ طبعاً فیاض اور مہمان نواز ہیں۔
باری انظر میں لگتا ہے کہ شاید کم گو اور ریزرو (Reserve) قسم کے آدمی ہیں لیکن ان سے ملنے والا بہت جلد اپنی ایسی رائے بدلنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

۳۵۔

☆ وہ ہر بار بڑے تپاک اور شفقت سے ملے۔ ۳۶۔

۳۴۔ علی یادداشت علامہ شرف صاحب
۳۵۔ نظام رسول سعیدی علامہ تعارف صاحب تذکرہ اکابر اہل ملت مطبوعہ ۱۹۷۰ء
۳۶۔ عبد اللہ قادری سید: علامہ محمد عبدالحکیم شرف مابین المعین سابقہ مال شمارہ اکتوبر ۱۹۹۸ء

☆ نیک اخلاق، بزرگوں کے محبوب، عاشقانِ غوثِ اعظم سے ہیں۔ مودب، متواضع ہیں۔ ۴۷

☆ بڑے وسیع القلب، نہایت مخلص، مہمان نواز اور شفیق ترین انسان ہیں۔ آپ کی ذات گوناگوں اوصافِ حمیدہ کی جامع ہے۔۔۔۔۔ تحریر، تقریر، تدوین میں تعمیرِ سیرت، مردار سازی، اخلاقی بندوبست اور روحانی برتری کی طرف خصوصی توجہ دیتے ہیں۔ سنگین حالات، دشمنی، مراعات اور دشوار گزار منازل میں جبر و استقامت، حلم و تحمل کے پیکرِ جمیل نظر آتے ہیں۔ ۴۸

☆ درویشِ صفت، عاجزی و انکساری کا مجسمہ ہیں۔۔۔۔۔ علامہ شرف قادری صاحب کی طبیعت درویشانہ، مزاج مومنانہ اور تحریر محققانہ ہے۔۔۔۔۔ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ سے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔ ۴۹

☆ مولانا بہت جس کلمہ، طعنا اور بذلہ، سنا ہیں۔ طبعاً، فیاض اور مہمان نواز ہیں۔ ۵۰

☆ خوش کام، شیریں زبان، نرم گوئی آپ کا طرزِ امتیاز ہے۔ عاجزی و انکساری کا پیکر۔ سب کچھ ہونے کے باوجود اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھتے ہیں۔ ہر چھوٹے بڑے کا ادب و احترام تو آپ کے دگ دپے میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ ۵۱

☆ علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری فی زمانہ علمائے سلف صالحین کا نمونہ ہیں۔ تبحر علمی کے ساتھ فقر و استغناء آپ کے مزاج کا لازمہ ہیں۔ اور فی زمانہ یہی بات ان

۸۵ کے اللہ و کامل ہونے کا ثبوت ہے۔ آپ کی تحریریں جہاں خدمتِ دین اور روایاتِ اسلاف کے فروغ میں ہیں، وہاں اپنے اخلاف اور آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے بھی ایک نمونہ ہیں۔ گویا آپ نے تصنیف و تالیف کے حوالے سے جو کاوشیں کی ہیں، وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا بہترین سنگم ہیں۔ ۵۲

☆ محمد عبدالکلیم شرف قادری چونکہ خود بیٹے میں سمندر سے نکلا اور ہادلوں سے زیادہ فیاض دل رکھتے ہیں۔۔۔۔۔ ان کی زبان میں شیرینی، مزاج میں انکسار، طبیعت میں نیاز مندی، پسند میں لطافت، سوچ میں ژرف نگاہی، اخلاق میں وسعت اور مہمان نوازی میں عربیت ہے۔ ۵۳

☆ ہمیشہ نرم، مہربان اور دل گداز لہجے میں بات کرنے والا ایک دھیمہ اور سادہ سا انسان۔۔۔۔۔ خوبصورت رویے والا صاحبِ دل فرد۔۔۔۔۔ ان کے عالمانہ وقار میں عاجزانہ انکسار کی ایسی آمیزش ہے کہ پہروں ان کے پاس بیٹھنے اور ان کی دل چھو لینے والی باتیں سننے کو جی چاہتا ہے۔۔۔۔۔ وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی سادگی اور سچائی انہیں قائلِ قدر بناتی ہے۔۔۔۔۔ شرف صاحب کی عکس در عکس چمکدار آئینے جیسی شخصیت میں ایک الوہی نقیرانہ شان ہر وقت جاگتی رہتی ہے۔ ۵۴

☆ سادگی، ایٹائے عہد، مہمان نوازی، پھولوں پر شفقت، جس نے ترتیب دیا۔ بزرگوں کی قدر افزائی اور بڑے اپنے اپنے دستخط ثبت فرماتے۔ جسے بعد میں علم میں بھی مقنع دیکھتے ذرا بعد مشہور کیا گیا اور اس فتویٰ نے تحریک کو مزید جلا بخشی۔ تاریخ میں آپ کا یہ کارنامہ ہمیشہ یاد رہے گا۔ ۵۶

☆ محمد مظاہر شاہ قصوری، علامہ، تحریکِ نظامِ مصلحتی اور جامعہ رضویہ لاہور میں ۳۴ مطبوعہ لاہور اپریل

۴۷ شرافت نوشاہی، سید: شریف التواريخ جلد ۳، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء
۴۸ بابش قصوری، علامہ: اشعۃ المصالحات کے جمیل القدر، حریم، مطبوعہ لاہور اکتوبر ۱۹۸۹ء
۴۹ وجاہت رسولی قادری، سید: ابتدائی عقائد، الوہیت، اور امام احمد رضا، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۳ء
۵۰ فقیر احمد باجی، مولانا محمد عبدالکلیم شرف قادری، جامعہ استقلال لاہور اکتوبر ۱۹۹۹ء
۵۱ علی احمد سندیلوی، مفتی: علامہ عبدالکلیم شرف قادری، مخبر، ۳۰ جون ۱۹۹۷ء

اور ان کا دل حب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے آہلو ہے۔ ۵۵۰

علامہ شرف صاحب کے خطابات:

علامہ شرف صاحب کو ان کے رفقاء و احباب نے مختلف خطابات سے یاد کیا ہے جن سے ان کی عملی شہرت اور فاضل و جاہل تشریح ہوتی ہے:

☆ سرمایہ اہل سنت ☆ سرمایہ ملت ☆ سرمایہ سنتیت ☆ معمار سنتیت ☆ بحر العلوم ☆ المحدثین ☆ فخر اہل سنت ☆ مؤرخ اہل سنت ☆ پاسن مسلک اہل سنت ☆ معدن علم، حکمت ☆ فاضل اجل ☆ فاضل بکیر ☆ عالم بکیر ☆ شمس المہققین ☆ علامہ بے بدن ☆ صاحب علم و فضل ☆ فاضل شہیر ☆ علامت العصر ☆ المحدث الکامل ☆ حکیم ملت ☆ استاذ العلماء ☆ استاذ العلماء والمصلیاء ☆ شرف العلماء ☆ المحقق النبیل ☆ محقق عصر ☆ محقق روشن ضمیر ☆ صاحب الراے الصائب ☆ جامع العلوم النفعیۃ والفنون العقلیۃ

تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور شرف صاحب:

ذوالفقار علی بھٹو کے دور اقتدار میں جب تحریک نظام مصطفیٰ چلی تو سارا وطن سراپا ایثار و قربانی بن گیا۔ گوشہ نشین بھی حجروں سے نکل کر قائدین کے شانہ بشانہ ہو گئے۔ ملک کے معروف دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی اس ضمن میں خدمات ناقابل فراموش

۳۷ شرافت نوشہری، سید، شریف، التواضع، جلد ۱، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء
۳۸ تاجی، قصوری، علامہ، اشاعت النفعیات کے جلیل القدر ترجمہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء
۳۹ وجہ امت رسول قادری، سید، ابتدائی، تقدیس الوصیت، اور امام احمد رضا، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۳ء
۵۰ ظہیر احمد ہاشمی، مولانا محمد عبد القیم شرف قادری، مکتبہ استقلال لاہور اکتوبر ۱۹۹۶ء
۵۱ علی احمد سندوی، مفتی، علامہ عبد القیم شرف قادری، محمد، ۳۰ جون ۱۹۹۷ء

۱۔ فاضل مصنف نے یوں ذکر کیا ہے۔

”جب تحریک نظام مصطفیٰ شروع ہوئی تو آپ چٹاری کے لئے بے قرار نظر آئے۔ بار بار گرفتاری پیش کرنے کی تیاری کی۔ خصوصاً جب قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی کو بھٹو کے حکم پر گرفتار کر لیا گیا اس روز بڑے بے تاب ہوئے۔ اسی روز آپ کے خسر صاحب کا وصال ہو گیا۔ مگر اپنے خسر کے وصال سے زیادہ مولانا شاہ احمد نورانی کی گرفتاری سے متاثر تھے۔ اور راقم الحروف سے کہنے لگے۔

”اب ہمیں بھی گرفتاریاں پیش کرنی چاہیں۔“

میں نے جواب دیا۔

”اگر ہماری گرفتاری تحریک کے لئے باہر رہنے سے زیادہ مؤثر ہے تو اس پر فوری عمل کے لئے تیار ہوں۔ مگر جذبات پر قابو رکھئے اور سوچئے تحریک کے لئے آپ کا باہر رہنا اجد ضروری ہے۔ کیونکہ طلباء جو تحریک کا ایک کردار بن چکے ہیں ان کی تربیت اور ان کو ہدایات سے نوازا اور ان کے حوصلے بڑھانا گرفتاری سے بھی کمین اہم ہے۔“

چنانچہ آپ نے میری اس بات کو پسند کیا اور جیل سے باہر ہی طلباء کو گائیڈ کرتے رہے۔ آپ نے متعدد جلوسوں میں شرکت فرمائی۔ خصوصاً ”تحریک نظام مصطفیٰ کے جواز میں اکابر علماء اہل سنت نے جو فتویٰ جاری کیا اس فتویٰ کے محرک آپ ہی ہیں اور فتویٰ کا مضمون آپ ہی نے ترتیب دیا۔ جس پر اکابر علماء نے اپنے اپنے دستخط ثبت فرمائے۔ جسے بعد میں اخبارات کے ذریعہ شائع کیا گیا اور اس فتویٰ نے تحریک کو مزید جلا بخشی۔ تاریخ میں آپ کا یہ کارنامہ ہمیشہ یاد رہے گا۔ ۵۲۔

یہاں بالاتفاق جاری کردہ بیان کا متن پیش کیا جاتا ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و صلياً و مسلماً

"ترجہ" اپریل ۱۹۹۷ء کو جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو، لاہور میں حضرت غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی شیخ الحدیث 'انوار العلوم' بلقان کی صدارت میں علماء لاہور کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ملکی صورت حال پر غور کیا گیا اور بالاتفاق یہ بیان جاری کیا گیا ہے کہ

"نظام مصطفیٰ کے نقلا کی خاطر پر امن تحریک 'ایک مقدس جہاد' ہے۔ جو اہل اسلام اپنی مساعی بروئے کار لارہے ہیں۔ ان کے شب و روز کا ایک ایک لمحہ جہاد فی سبیل اللہ میں صرف ہو رہا ہے۔ اس دوران زخمی ہونے والے مسلمان مظلوم اور رخت المہدیہ کے مستحق ہیں۔ اور جو مسلمان تہذیب اور برہنہ کا شکار ہو کر راہ خداوندی میں جاںیں دے رہے ہیں۔ وہ بلاشبہ شہید ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ جہاد نے عظیم انعامات کا وعدہ فرمایا ہے۔

ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے کہ نظام مصطفیٰ کے نقلا کی خاطر اس پر امن تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کرے۔"

درستحفظ علمائے کرام!

۱۔ علامہ سید احمد سعید کاظمی شیخ الحدیث جامعہ انوار العلوم، بلقان

۲۔ مفتی عزیز احمد قادری خطیب جامعہ نعیمیہ، لاہور

۳۔ مولانا محمد مراد الدین شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

۴۔ مولانا محمد رشید مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

۵۔ مولانا محمد احمد ہیکل گوجرانوالہ

۱۔ مولانا غلام مصطفیٰ صدیقی صدر شعبہ تجوید جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

۲۔ مولانا جان محمد مدرس جامعہ نعیمیہ، لاہور

۳۔ محمد عبدالکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

۴۔ مولانا محمد فضل الدین خطیب جامع مسجد مصطفیٰ آباد، لاہور

۵۔ قاری امی بخش مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

۶۔ مولانا عبدالستار نظامی جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

۷۔ ابوالمصیاء قاری عبدالرشید سیالوی جامعہ غوثیہ شیراکوٹ، لاہور

۸۔ مولانا سلیم اللہ خطیب سفید مسجد مصری شاہ، لاہور

۹۔ مولانا خادم حسین خطیب شاہدہ، لاہور

۱۰۔ مفتی محمد حسین نعیمی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ، لاہور

۱۱۔ مفتی عبدالقیوم ہزاروی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

۱۲۔ مولانا محمد علی نقشبندی مدرس جامعہ رسولیہ شیرازہ، لاہور

۱۳۔ مولانا حافظ شیر محمد خان خطیب جامع مسجد حسن آباد، لاہور

۱۴۔ مولانا محمد فاضل عباسی خطیب جامع مسجد منوچی دروازہ، لاہور

۱۵۔ مولانا غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ، لاہور

۱۶۔ مولانا سعید احمد خطیب جامع مسجد برادر تھ، لاہور

۱۷۔ مولانا واجد بخش غوثی مدرس جامعہ نعیمیہ، لاہور

۱۸۔ مولانا محمد صدیق ہزاروی مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

۱۹۔ قاری محمد یوسف بغدادی مدرس جامعہ حفیہ لٹڈ بازار، لاہور

۲۰۔ مولانا قاضی محمد مظفر اقبال خطیب جامع کسالی گیٹ، لاہور

۲۱۔ مولانا سید طالب حسین شاہ شیخ مظفریہ، لاہور

۲۷- قاری عبد الحمید قادری قائم مقام سیکرٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان۔ ۵۷

تحریک نظام مصطفیٰ کی حمایت میں روزنامہ وفاق لاہور میں ۱۷/۱۱/۱۹۷۷ء کو دو سرافتوی شائع ہوا۔ وہ یہ ہے:

تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حصہ لینا جہاد اسلامی ہے

علماء سواد اعظم کا متفقہ فیصلہ

۱۲- اپریل کو دارالعلوم حزب الاحناف پاکستان لاہور میں علماء اہل سنت کا ایک خاص اجلاس مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری صاحب شیخ الحدیث کی صدارت منعقد ہوا۔ جس میں اس امر کا اظہار کیا گیا کہ موجودہ خطرناک بحران کا واحد صرف یہ ہے کہ پاکستان میں نظام مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام عملی طور پر نافذ و جاری کر جائے۔

نظام مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قیام اور شریعت اسلامیہ کے نفاذ سے مسلمانان پاکستان کی موجودہ تحریک خالص اسلامی جہاد ہے۔ اس تحریک میں حصہ لینے والے اور شہید فی سبیل اللہ ہیں۔ ہر مسلمان کا یہ ملی و مذہبی و دینی فریضہ ہے کہ نظام مصطفیٰ الصلوٰۃ والسلام کے نفاذ کی موجودہ تحریک میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

و مستظہر علماء کرام

۱- علامہ سید محمود احمد رضوی، سیکرٹری جنرل مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان لاہور

۲- شیخ القرآن علامہ غلام علی اوکاڑوی دارالعلوم اشرف المدارس، اوکاڑہ

۳- حضرت مفتی ظفر علی نعمانی، مہتمم دارالعلوم امجدیہ کراچی

۴- حضرت علامہ شاہ عارف اللہ قادری، راولپنڈی

۵- حضرت علامہ حسین الدین شیخ الحدیث دارالعلوم مدرسہ رضویہ، راولپنڈی

۶- حضرت مولانا سید خلیل احمد قادری، خطیب مسجد وزیر خاں لاہور

۷- حضرت علامہ عبدالصطفیٰ ازہری شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی

۸- حضرت پیر سید محمد حسن شاہ گیلانی، سجادہ نشین چک سادہ شریف گجرات

۹- حضرت مولانا شبیر احمد باغی خطیب جامع مسجد بورے والا

۱۰- حضرت مولانا ملک الرحمن خطیب گلبرگ لاہور

۱۱- حضرت مولانا زاہد علی شاہ ناظم جامعہ قادریہ رضویہ گلبرگ، لاہور

۱۲- حضرت مولانا عبدالقادر جیلانی فاضل مدینہ یونیورسٹی راولپنڈی

۱۳- حضرت مولانا حافظ عبدالغفور شیخ الحدیث جامعہ خوجہ بہادر بازار راولپنڈی

۱۴- مولانا عبدالعظیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۱۵- صاحبزادہ زہیر احمد قادری، درگاہ حضرت داماد شیخ بخش لاہور

شادی خانہ آبادی:

علامہ شرف صاحب کی شادی ۱۳۸۳ھ ۱۰ مارچ ۱۹۶۳ء میں ہوئی۔

اپنے والد گرامی کے احوال میں آپ لکھتے ہیں:

”قاضی علی بخش (م۔ ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۹۷ھ / اپریل ۱۹۷۷ء بروز

ہفتہ) مرزا پور کے قریب واقع موضع کھڈیالہ کے رہنے والے تھے۔ قیام

پاکستان سے پہلے ان کے اور حافظ بی (والد گرامی علامہ شرف صاحب)

کے برادرانہ تعلقات تھے۔ قیام پاکستان کے بعد وہ اوکاڑہ میں مقیم ہو گئے

اور سابقہ تعلقات نہ صرف برقرار رہے بلکہ مزید بڑھتے ہو گئے۔ قاضی

صاحب نے اپنی دو لڑکیوں کا نکاح حافظ بی کے دو لڑکوں مولانا محمد

عبد الغفار ظفر صابری اور محمد عبدالکلیم (شرف قادری) سے کر دیا۔ ۵۸۔

تدریسی زندگی کا آغاز:

علامہ شرف صاحب کی تحصیل علم کی زندگی چار جامعات پر محیط ہے جبکہ تدریسی زندگی پانچ دارالعلوم پر مشتمل ہے جو کہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ جامعہ نعیمیہ لاہور (۱۹۶۵ء)

۲۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (۱۹۶۶ء تا ۱۹۶۸ء دسمبر ۱۹۷۳ء تا حال ۱۹۸۸ء)

۳۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف (۱۹۶۸ء)

۴۔ دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ، ہری پور ہزارہ (۱۹۶۸ء تا ۱۹۷۱ء)

۵۔ مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم، چکوال (۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۳ء)

پہلی تدریس گاہ۔۔۔ جامعہ نعیمیہ لاہور

مولانا شرف صاحب نے جنوری ۱۹۶۵ء میں جامعہ نعیمیہ لاہور سے (بحیثیت

مدرس) اپنی تدریسی زندگی کا آغاز کیا۔ ۵۹۔

دوسری تدریس گاہ۔۔۔۔۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

علامہ شرف صاحب کی تدریسی زندگی کا بیشتر حصہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں گزرا ہے۔ بلکہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور سے ان کی وابستگی زمانہ طالب علمی سے ہے۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور سے ان کا یہ تعلق رقی صدی پر محیط ہے۔ علامہ صاحب فرماتے ہیں:

”جامعہ نظامیہ رضویہ سے میری وابستگی بہت طویل ہے۔ مئی ۱۹۵۷ء سے

۵۸۔ محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ حافظہ اللہ ودی المعروف حافظہ فی، ایقانہ ضیائے حرم لاہور نومبر

دسمبر ۱۹۹۳ء

۵۹۔ غلام رسول سعیدی، علامہ: تقاریر صاحب اکابر اہل سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

اکتوبر ۱۹۶۱ء تک بحیثیت طالب علم اس مدرسہ میں رہا۔ ۶۰۔

۱۹۶۶ء میں ان کے مربی اور مشفق استاد مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب نے انہیں جامعہ

نظامیہ رضویہ لاہور میں بلالیا۔ پھر (بحیثیت مدرس) ۱۹۶۷ء تک وہیں پڑھاتے رہے۔ ۶۱۔

تیسری تدریس گاہ۔۔۔۔۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف

اپنی تدریسی زندگی کے اس مرحلے سے متعلق آپ فرماتے ہیں:

”۱۹۶۷ء میں فقیر جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں فرائض تدریس انجام دے رہا تھا۔

یہ میرا جامعہ میں دو سراسال تھا۔ حضرت استاد صاحب (مولانا عطاء محمد چشتی گولڑوی) کا

مکتوب گرامی موصول ہوا کہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ میں پیر محمد کرم شاہ الازہری نے ایک

مدرس طلب کیا ہے، تم وہاں چلے جاؤ۔ سرائی کی مجال نہ تھی۔ شعبان میں سالانہ چھٹیاں ہوتے

ہی میں بھیرہ چلا گیا۔ وہاں ڈیڑھ ماہ تدریس کے فرائض انجام دیے۔۔۔۔۔ رمضان شریف

گزرنے کے بعد استاد صاحب کی اجازت سے پھر جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور آ گیا۔ ۶۲۔

ایک اور جگہ آپ نے اسی امر کی طرف اشارہ کیا ہے:

”۱۹۶۲ء میں راقم الحروف دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف میں معلم و مدرس

رہا۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ نے راقم کو فرزند (ممتاز احمد) عطا فرمایا۔ ۶۳۔

چوتھی تدریس گاہ۔۔۔۔۔ جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ

علامہ صاحب راوی ہیں:

”حضرت صاحبزادہ محمد طیب الرحمن چھوہروی رحمہ اللہ تعالیٰ

۶۰۔ دکنیہ پانڈت اخبار اہل سنت لاہور جولائی ۱۹۹۷ء

۶۱۔ غلام رسول سعیدی، علامہ: تقاریر صاحب تذکرہ اکابر اہل سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۶۲۔ اشرف پانڈت اخبار اہل سنت لاہور شمارہ اگست ۱۹۹۷ء

۶۳۔ محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ: حافظہ فی مولوی اللہ ودی، مشمولہ ”قور نور پور“، ص ۸، مطبوعہ

لاہور ۱۹۹۷ء

کے اصرار پر یکم جنوری ۱۹۶۸ء کو جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ چلا گیا۔ جہاں مجھے صدر مدرس اور مفتی مقبول کیا گیا۔ ایک مسجد میں جمعہ پڑھانا رات کو درس قرآن دینا میرے ذمہ لگا دیا گیا۔

گرمیوں کے موسم میں سکولوں میں چھٹیاں ہوئیں تو محکمہ تعلیم نے سکول ماسٹروں کو پابند کیا کہ چھٹیوں میں دینی مدارس میں جا کر قرآن پاک پڑھیں۔ انہیں دو سبھتے پڑھانے کے لئے بھی مجھے مامور کیا گیا۔ کام کارہاؤ اتنا بڑھا کہ میں بیمار ہو گیا۔ بیماری اتنی شدید تھی کہ ایک خط پڑھنے کی سکت بھی نہ رہی۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ طیب الرحمن رحمہ اللہ تعالیٰ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ انہوں نے دو ماہ تک میرا علاج کیا۔ دوا اور خوراک کا تمام خرچ اپنے پاس سے کیا۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا کہ میں صحت یاب ہو گیا۔ ۳۰

ہری پور قیام کے دوران مولانا نے متعدد قیسری کام انجام دیئے۔

☆ وہاں کے بکھرے ہوئے سنی علماء کو جمع کیا اور جمعیت علمائے سرحد پاکستان قائم کی۔ مولانا ہی کو (اس کا) ناظم اعلیٰ مقبول کیا گیا۔

☆ افتاء تدریس (خطابیت) اور تنظیمی کاموں کے علاوہ مولانا تصنیف و تالیف میں لگے رہتے تھے۔ نیز اشاعت کی ذمہ داریاں بھی سنبھالی تھیں۔

☆ مولانا نے اپنے طرز تبلیغ سے لوگوں کے دلوں میں مسلک رضائے محبت پیدا کی۔ اعلیٰ حضرت کی علمی اور تحقیقی خدمات سے انہیں متعارف کرایا۔ اور پہلی مرتبہ ہری پور میں مولانا کی قیادت میں ”یوم رضا“ منایا

گیا۔ ۲۵۔

پانچویں تدریس گاہ۔۔۔۔ مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال:

تدریسی زندگی کا احوال بیان کرتے ہوئے علامہ صاحب فرماتے ہیں:

چار سال ہری پور ایسے پر قضا مقام میں رہنے کے بعد دسمبر ۱۹۷۱ء میں مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال آگیا۔ ۶۱۔ وہاں تدریس اور تبلیغ کا سلسلہ شروع کر دیا۔ وہاں کا ماحول بہت حوصلہ شکن اور مایوس کن تھا۔ طلبہ کی تعداد کم تھی۔ طالبوں کی پورش تھی۔ تبلیغ و اشاعت کے ذرائع اور وسائل نہ تھے۔ لیکن مولانا حوصلہ ہارنے والوں میں سے نہ تھے۔ ان کی ڈرف لگائی نے وہاں بھی جذبہ اور لگن رکھنے والے نوجوانوں اور قافل کارکنوں کو دعوت نکالا۔ وہاں بھی ”جماعت اہل سنت“ کی تنظیم قائم کر دی۔ اور اشاعت دین کا کام شروع کر دیا۔

مولانا نے اگرچہ چکوال میں تھوڑا عرصہ قیام کیا اور دو ہی سال بعد وہاں سے لاہور آگئے۔ لیکن اس عرصہ میں انہوں نے وہاں کے لوگوں میں منہیت اور رضویت کی روح پھونک دی۔ مولانا نے وہاں بھی بڑی دھوم دھام اور جوش و خروش سے یوم رضائے منایا۔ ۶۲۔

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں دوبارہ آمد

علامہ محمد عثمان انش قیسری صاحب رقمطراز ہیں:

”۱۹۷۳ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور میں

۶۵۔ ناظم رسول سعیدی علامہ: اہل سنت کا کیر اہل سنت مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۶۶۔ انجیل ماہنامہ الطہار اہل سنت لاہور جولائی ۱۹۹۷ء

۶۷۔ ناظم رسول سعیدی علامہ: اہل سنت کا کیر اہل سنت مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

تشریف لے آئے اور تادم تحریر یہاں پر آپ بڑی تندی، جانفشانی، اجتنابی
علوم اور لگن کے ساتھ خدمات درس تدریس، تحقیق و تصنیف میں عظیم
مصروف ہیں۔ آپ کی ماہرانہ فنی و تدریسی صلاحیتوں کے پیش نظر حضرت
مفتی (محمد عبدالقیوم ہزاروی) مدظلہ نے آپ کو صدر المدینہ کا عہدہ
تفویض فرمایا۔ یہاں پر آپ نے جملہ علوم لقلیہ و عقلیہ کی تدریس فرمائی۔
۱۹۷۲ء سے استاذ الحدیث کے اعلیٰ منصب پر فائز ہیں۔

اب علامہ شرف صاحب کی زبانی احوال سنئے:-

ماہ شوال ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں پھر جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور آ
گیا۔ جہاں مجھے صدر مدرس بنادیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی دورۂ حدیث کا
آغاز ہوا تو مجھے

☆ صحاح ستہ میں سے ”ابوداؤد شریف“ پڑھانے کی سعادت ملی
☆ پانچ سال بعد (۱۹۷۸ء میں) ”مسلم شریف“ پڑھانے کا موقع ملا
☆ پھر پانچ سال بعد (۱۹۸۳ء میں) ”بخاری شریف“ پڑھانے کی توفیق ملی
☆ اس کے علاوہ ”ابن ماجہ شریف“ اور ”موطا امام محمد“ پڑھانے کا موقع ملا
اور پھر اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ مجموعی طور پر مجھے جامعہ نظامیہ
رضویہ لاہور میں پڑھاتے ہوئے بیچیس سال ہو گئے ہیں (بشمول ۱۹۶۶ء تا
۱۹۶۸ء دو سال)۔۔۔۔۔ مسلسل تدریس (۱۹۷۴ء تا حال ۱۹۹۷ء) کا عرصہ
تیس سال ہے۔ اتنا ہی عرصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبلیغ
فرمانے کا دورانیہ ہے۔ لہذا خیر حالت کا ہوا و احسن الواحین۔

۶۸۔ آپس قصوری، علامہ: ”اصولہ النعمات کے جلیل القدر مترجم“ مشورۃ اخصۃ النعمات جلد
چہارم مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء

۶۹۔ اعتراف پاکستان اخبار المی سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

بیعت و ارادت:

کسی کے ہاتھ پر بچنے کا معاملہ علامہ صاحب یوں بیان فرماتے ہیں:

۱۷ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ / ۲۵ مارچ ۱۹۷۰ء بروز بدھ راقم
مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد قادری اشرفی رحمہ
اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہوا۔۔۔۔۔
امام احمد رضا بریلوی کے پوتے مولانا ربیعان رضا خاں رحمہ اللہ تعالیٰ
نے مجھے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں اجازت و خلافت عطا فرمائی۔

حضرت مفتی اعظم پاکستان کو امام احمد رضا بریلوی سے اجازت و
خلافت حاصل تھی۔ سید صاحب سے بیعت ہونے کی بڑی وجہ یہ تھی۔ اس
کے علاوہ ان کا علم و فضل، تقویٰ و راست بازی بھی پیش نظر تھی۔ راقم نے
علامہ نہہانی علیہ الرحمہ کے رسالہ مبارکہ ”الشرف الموبد“ کے ترجمہ
”برکات آل رسول“ کا انتساب ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء میں آپ ہی کے نام کیا
تھا۔۔۔۔۔

انتساب

بھنور سیدی و مرشدی مفتی اعظم پاکستان

علامہ ابو البرکات سید احمد قادری رضوی قدس سرہ العزیز

محمد عبدالکلیم شرف قادری

علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ لکھتے ہیں:

”آپ نے حضرت مفتی اعظم پاکستان ابو البرکات سید احمد رحمہ اللہ علیہ کے

۷۰۔ اعتراف پاکستان اخبار المی سنت لاہور جولائی ۱۹۹۷ء
۷۱۔ محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ برکات آل رسول۔ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۰ء

دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور تہہ کا سند حدیث بھی حاصل کی۔ ۷۲۔

خطابت:

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں جب آپ نے ہاردرگہ قدم رنجہ فرمائے تو انہی دنوں ایک مسجد کے لئے خطیب کی حیثیت سے آپ کی خدمات مستحار کی گئیں۔ اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ آپ بتلاتے ہیں۔ ۷۳۔

”فقیر جامع مسجد عمر روڈ اسلام پورہ لاہور میں ۱۹۷۴ء سے خطیب ہے۔“

ایک سوانحی مضمون میں اس طرح لکھا ہے۔

”شرف صاحب ۱۹۷۴ء سے لے کر اب تک جامع مسجد عمر روڈ“

اسلام پورہ (کرشن نگر) لاہور میں خطابت کے فرائض سرانجام دے

رہے ہیں۔ ۷۴۔

علامہ اقبال احمد فاروقی صاحب نے علامہ شرف صاحب کی خطابت پر یوں رائے اظہار کیا ہے:

”مفتی اعجاز ولی خاں مرحوم کے جانشین خطابت ہیں۔“ ۷۵۔

قلمی زندگی کا آغاز۔۔۔۔۔ محرکات و پس منظر:

علامہ شرف صاحب نے اپنے مجموعہ مقالات ”نور نور چہرے“ کے مقدمہ ”تکلمات تفکر“ میں ان مضمرات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ حیثیت ایزدی یہی ہے کہ جس کام کے لئے جس فرد کا انتخاب کر لیا جاتا ہے۔ اس کے لئے اس کام کے ہونے کے اسباب بھی غیب

۷۲۔ محمد صدیق بڑاردی: علامہ: تعارف علامہ اہل سنت لاہور مطبوعہ ۱۹۷۹ء

۷۳۔ اعجاز ناہانہ: اخبار اہل سنت لاہور جلد ۱ ص ۱۹۷ء

۷۴۔ محمد عبداللہ قاری: سید: مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری: ماہنامہ الجمعین سائیکل پریس الہ آباد ۱۹۸۳ء

۷۵۔ اقبال احمد فاروقی: علامہ: تذکرہ علامہ اہل سنت: حاشیہ ص ۱۱۱ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء

سے مہیا کر دئے جاتے ہیں۔ یہاں بھی ایسے ہی حالات پیش آئے۔

۷۶۔ راقم الحروف ۱۹۶۸ء سے ۱۹۹۳ء تک جامعہ اہلادیہ مظفریہ ہندیاں ضلع

خوشاب میں استاذ الاساتذہ ملک المدرسین مولانا غلامہ عطا محمد چشتی

کو لڑوی مدظلہ العالی کی علمی بارگاہ سے خوشہ چینی کرتا رہا۔ اسی دوران اہل

سنت و جماعت کے مخالف ایک واعظ کی تقریر سننے کا اتفاق ہوا۔ جس کی

آواز جامعہ اہلادیہ میں صاف سنائی دے رہی تھی۔ اس نے اہل سنت کو

خطاب کرتے ہوئے کہا:

”علماء دیوبند نے تقابلی تبلیغ اور تصبیغی میدان میں قلائد قلائد خدمات

انجام دی ہیں۔ یہاں تک کہ تمہارے مدارس میں وہ کتابیں پڑھائی جاتی

ہیں جن پر تمہارے علماء نے حواشی لکھے ہیں۔ تمہارے علماء نے علماء دیوبند

کی مخالفت کے علاوہ کیا کام کیا ہے؟“

یہی بات یہ ہے کہ اس کے ان کلمات نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔

اس لئے نہیں کہ علامہ اہل سنت نے کوئی کام نہیں کیا۔ علماء اہل سنت

کے کارنامے تو آب زر سے نکھینے کے قابل ہیں۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی

میں حصہ لینے کی پاداش میں قصہ دار و درمن کو بیا خون اور جزیہ انڈیمان

کے کالے پانی کو قتل اللہ و قاتل الرسول کے ذریعے نئی زندگی فراہم کرنے

والے علماء اہل سنت ہی تھے۔ انہوں نے نہ تو انگریز کی غلامی قبول کی اور

نہ ہی ہندو کے سایہ عاطفت میں پناہ لی۔ انہوں نے نہ تو ملکہ برطانیہ سے

رشتہ وفاداری قائم کیا اور نہ ہی ضرور اور گندھی کو اپنا امام و مقتدا تسلیم

کیا۔ ان کی تمام تر وفاداری اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم سے تھی اور اسی پر وہ قائم رہے۔

علماء اہل سنت نے اس وقت مسلمانوں کی بھاکي جنگ لڑی۔

ظاہری وسائل نہ ہونے کے باوجود بدارس اور محراب و منبر کی آمیزگی ہر قیمت پر حفاظت کی۔ یہ علماء و مشائخ اہل سنت کی جلد مسلسل کاہی نتیجہ تھا کہ تحریک پاکستان میں جمہور اہل اسلام نے مسلم لیگ کی آواز پر لبیک کہی۔

علماء اہل سنت نے تصنیف کے میدان میں بھی کامیابی کے پرچم لہرا دیئے۔ کون سا وہ علم و فن ہے جس میں انہوں نے رشحاتِ قلم یادگار نہیں چھوڑے۔ ان کی علمی اور قلمی کاوشوں کا مختصر سا جائزہ لینا ہو تو مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی کی ”مرآۃ التصانیف“ (مطبوعہ مکتبہ قادریہ لاہور ۱۹۷۸ء) کا مطالعہ کیجئے۔ جس میں انہوں نے سنی قلم کاروں کی تقریباً ساڑھے چھ ہزار تصانیف کا جہلی تعارف پیش کیا ہے۔ حالانکہ یہ بھی مکمل جائزہ نہیں ہے۔

مجھے جس چیز نے تشویش میں مبتلا کیا وہ یہ تھی کہ ہمارے علماء کی گراں قدر تصانیف اور ہر علم و فن پر شہ پاروں کی اشاعت کا کوئی خاص انتظام نہیں تھا۔ اول تو بہت سی قیمتی تحریرات کی اشاعت ہی نہ ہو سکی اور جو ذیور طبع سے آراستہ ہوئیں بھی تو ایک دو ایڈیشن کے بعد نایاب ہو گئیں۔

اس صورتحال کی بناء پر میرے اندر یہ جذبہ پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو خود بھی جو کچھ ہو سکا کچھوں گا اور علمائے اہل سنت کی قیمتی اور نادر و نایاب تصانیف بھی منظر عام پر لانے کی کوشش کروں گا۔

۱۰ دو سری وجہ یہ تھی کہ ہندوستان کے طلبہ میں حضرت استاد صاحب کی تقریرات لکھنے کا رواج تھا۔ یہاں تک کہ طلبہ کی کوشش ہوتی تھی کہ جو

الفاظ استاد صاحب نے کہے ہیں وہی محفوظ رکھے جائیں۔ کیونکہ استاد صاحب کا انداز بیان اتنا اچھا ہوتا ہوتا تھا کہ شروع اور حواشی میں نہیں ملتا تھا۔ چنانچہ میں نے بھی استاد صاحب کی تقریرات قلمبند کیں۔ کچھ عربی میں کچھ فارسی میں کچھ اردو میں۔ کچھ تھائی وہی مشق بعد میں کام آتی رہی۔

تحریر کا آغاز:

سید محمد عبداللہ قادری لکھتے ہیں:

”جناب مولانا محمد عبدالکلیم شرف قادری صاحب کا شمار موجودہ دور کے فاضل ترین افراد میں ہوتا ہے۔ وہ جہاں درس علوم اسلامیہ کے مستند استاد ہیں۔ وہاں تصنیف و تالیف کی دنیا میں بھی اہم مقام کے مالک ہیں۔“

مفتی علی احمد سندیلوی علامہ شرف صاحب کی تحریروں کے بارے میں یوں رائے اظہار فرماتے ہیں:

”حضرت مولانا تحریر و تدریس کے شاہسوار ہیں۔ عربی، فارسی، اردو زبانوں میں اب تک ان کی بیسیوں علمی اور معیاری کتب شائع ہو کر شائقین علم سے داد و تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ تحریر و تقریر اور تدریس کے ساتھ آپ نے اشاعت کتب کے لئے ”مکتبہ قادریہ“ کے نام سے ایک کتب خانہ قائم کیا ہے جس سے بیسیوں علمی اور معیاری کتب شائع ہو چکی ہیں۔۔۔ آپ ہمہ گیر ہمہ وقت مصروف اور ہر فن مولانا شخصیت ہیں۔ آپ کے قلم میں روانی، جہت و دلیل کا زور، آسانی و سادگی ہے کہ قاری کے قلب و ذہن پر اثر کرتی ہے یعنی ان کی تحریر خشک اور مردہ نہیں، زندہ اور باقی رہنے والی ہے۔“

۷۷۔ انجیل و ایوانہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ برائے ۱۹۹۵ء

۷۸۔ محمد عبداللہ قادری، سید مولانا محمد عبدالکلیم شرف قادری، ایوانہ التبعین سہ ماہی واکتوبر ۱۹۸۳ء

۷۹۔ علی احمد سندیلوی، مفتی، ”مکتبہ قادریہ“، کتب خانہ اپنے خطوط کے آئینے میں (تعلیمی)

۷۶۔ واضح رہے کہ یہ جائزہ آج سے ۲۰۰۹ء کی پہلی نگارشات کا ہے، اب کیا عالم ہو گا؟

۷۷۔ محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ، ”مکتبہ قادریہ“ لاہور، چہرے مس ۵۷۱ء، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۵ء

العزیز کے رسائل ”الحجۃ الفاکحہ“ کلاسی سے اردو میں ترجمہ کیا تھا۔
جو ۱۹۶۹ء میں جمعیت علمائے سرحد ”پاکستان“ ہری پور ہزارہ کی طرف سے
شائع ہوا۔

☆ ————— باقاعدہ پہلی کتب ”یاد اعلیٰ حضرت“ لکھی جو ۱۹۷۰ء میں جمعیت علمائے سرحد پاکستان کی طرف سے شائع ہوئی۔۔۔ اور الحمد للہ آج بھی دستیاب ہے۔

☆ ---- پہلا مضمون (علامہ فضل حق خیر آبادی) ماہنامہ ”ترجمان اہل سنت“ کراچی (شمارہ فروری ۱۹۷۶ء) میں شائع ہوا۔ ۸۷

اشاعتی سلسلے کا آغاز:

علامہ شرف مصاحب کی زندگی کا جائزہ لیں تو اشاعتی سلسلے کی ابتداء میں انہوں نے مختلف ادوار میں درج ذیل اشاعتی ادارے قائم کیے:

☆ جمعیت علمائے سرحد 'پاکستان' ہری پور ہزارہ

☆ جماعت اہل سنت چکوال

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی بنارس

☆ ایکٹو قانونی لائبر

مولانا محمد غنی شاہ کی تصویریں صاحب مدظلہ اشاعتی سلسلے میں آپ کے ہم سفر و رفیق کار ہیں۔
 فرماتے ہیں:

”تدوین کے ساتھ ساتھ آپ نے تحریری میدان میں کی نہیں

آئے دی۔ بلکہ اسے ہام عروج پر پہنچانے کے لئے ایک وسیع منصوبہ مرتب کیا۔ اور چند ساتھیوں کی شرکت سے ”مکتبہ قادریہ“ قائم فرمایا۔ آج ”مکتبہ قادریہ“ اہل سنت و جماعت کے اشاعتی اداروں میں بلند مقام رکھتا ہے۔ مولانا شرف قادری مدظلہ کی تربیت سے طلباء کرام میں تحریری ذوق میں خاصا اضافہ ہوا۔ بعض ہونہار طلباء نے اپنی کرہ سے قابل قدر رسائل شائع بھی کئے۔“ ۸۲۔

آئیے علامہ شرف صاحب کی ذہانی اس سفر کا حال سنئے ہیں:

☆۔۔۔۔۔ ”فراغت کے بعد ۱۹۶۵ء میں جامعہ نعیمیہ لاہور میں تدریس کا آغاز کیا۔ ۱۹۶۶-۶۵ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ اسی دوران منطق کی مشہور کتاب ”محرم اللہ“ پر مولانا احمد حسن کاشپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ کا عربی حاشیہ مکتبہ رضویہ ”انجمن شیخ لاہور کی طرف سے شائع کیا۔

☆۔۔۔۔۔ ۱۹۷۰-۶۷ء چار سال جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور میں مدرس رہا۔ وہاں جمعیت علمائے سرحد پاکستان قائم کی اور اس کی طرف سے بارہ ہیور رسائل شائع کئے۔

☆۔۔۔۔۔ اس کے بعد پھر جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور آگیا۔ ۱۹۷۳ء کی ابتداء میں حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ، مولانا محمد فطانابش قصوری اور مولانا محمد جعفر قادری ضیائی کے تعاون سے ”مکتبہ قادریہ“ قائم کیا۔ جو بحمد تعالیٰ تاحال قائم ہے۔ اس ادارے کی طرف سے پچاس سے زیادہ چھوٹی بڑی کتابیں شائع ہوئیں۔

آج بچپے کی طرف دیکھتا ہوں تو ندامت کے ساتھ یہ احساس دامن گیر ہو جاتا ہے کہ تصنیف و تالیف کا جتنا کام ہونا چاہئے تھا وہ نہ ہو سکا اور عصر حاضر کی ضرورت کے مطابق قرآن و حدیث، کلام، فقہ، تصوف، تاریخ اور سیرت طیبہ کی خدمت کا جو کام ہونا چاہیے تھا، نہ کر

۸۲۔ محمد فطانابش قصوری، علامہ: تحریک نظام مصلحتی اور جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، ص ۳۰ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء

۸۳۔ اس کی بڑی وجہ فرصت و مسائل اور راہنمائی کی کمی تھی۔ تاہم اردو، عربی اور فارسی میں جو سطروں صفحات راقم کے قلم سے لکھے گئے ہیں۔ انہیں دیکھتا ہوں تو میری جنین نیاز اللہ رب محبت جل شانہ کی بارگاہ میں جھک جاتی ہے جس نے مجھ ایسے علمی اور مالی بے بضاعت سے ناکام لے لیا۔ یارب العالمین! یہ محض تیرا لطف و کرم ہے کہ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل مجھے کچھ لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ورنہ ناکارہ خلائق تو کسی بھی قابل نہ

۸۳۔

علامہ فائز قصوری صاحب فرماتے ہیں:

”اہل سنت و جماعت کے تحریری ظلاء کو محسوس فرماتے ہوئے انہوں نے ایک عرصہ اس محاذ پر کام کیا اور آج یہ عالم ہے کہ اہل سنت و جماعت نے اس میدان میں قابل فخر کارنامے انجام دے کر مخالفین کو حیران و ششدر کر دیا ہے۔“ ۸۴۔

ابتدائی اشاعتوں کا اجمالی جائزہ:

☆ نفاذ اذکار	از مولانا غلام ربانی
☆ المحیضۃ النفاذ	از امام احمد رضا بریلوی
☆ ترجمہ علامہ شرف قادری	
☆ امتحان الادراج	از امام احمد رضا بریلوی
☆ بذل الجواز	از امام احمد رضا بریلوی
☆ شرح الحقوق	از امام احمد رضا بریلوی
☆ نور الانوار	از علامہ عبدالحق غورخستانی، حضور
☆ ذکر بالجسد	از علامہ غلام رسول سعیدی

۸۴۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: نکات فکر، نور لودھراں، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء

۸۵۔ محمد فطانابش قصوری، علامہ: تحریک نظام مصلحتی اور جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، ص ۳۰ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء

☆ مسائل اہل سنت از علامہ عبدالحق غورخستانی حضور

☆ عقد العہد از علامہ عبدالحق غورخستانی حضور

☆ یاد اعلیٰ حضرت از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

☆ احسن الکلام فی مسئلہ القیام از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

☆ غایت الاحتیاط فی جواز حیلۃ الاسقاط از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

☆ ----- مولانا نے اگرچہ چکوال میں تھوڑا عرصہ قیام کیا اور دو ہی سال بعد وہاں سے لاہور آگئے۔ وہاں جماعت اہل سنت کی طرف سے یہ رسائل شائع کیے۔

☆ راد القاطع والوابہ از امام احمد رضا خاں بریلوی

☆ اعراض لا کتناہ از امام احمد رضا خاں بریلوی

☆ غایت التعمیق از امام احمد رضا خاں بریلوی

☆ ----- مولانا نے تبلیغ و اشاعت کی خاطر ۱۹۹۷ء میں مکتبہ رضویہ انجمنہ شیعہ لاہور سے قائم کیا۔ اس مکتبہ سے مفید رسائل، شرح و حواشی شائع کیے:

☆ حاشیہ احمد حسن بر محمد اللہ از علامہ احمد حسن کاندھلوی

☆ اقامت القیام از امام احمد رضا خاں بریلوی

☆ ایمان الابر از امام احمد رضا خاں بریلوی

☆ ترویج کی شری حیثیت از علامہ حافظ عطاء محمد چشتی کوٹلوی

☆ الکافی فیہ ایضاً غوی از علامہ فضل حق رامپوری

☆ نام حق مع حاشیہ فضل حق از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

☆ فیض عطا شرح کریم از مولانا محمد رفیع چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ

☆ سیف البہار از شاہ فضل رسول قادری بدایونی ۸۵۰

☆ ----- تبلیغ و اشاعت کو وسعت دینے کے ارادے سے دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ

لاہور میں مکتبہ قادریہ لاہور قائم کیا۔ قلیل عرصہ میں مکتبہ قادریہ لاہور کی طرف سے اندرچہ ذیل کتب شائع ہوئیں:

☆ النہوۃ الوحیدہ از امام احمد رضا خاں بریلوی

☆ ہمارا اسلام از مولانا مفتی محمد ظلیل احمد خاں برکاتی

☆ باقی ہندوستان از مولانا عبد الشاہ شروانی

☆ تاریخ تاولیاں از سید مراد علی، علی گڑھی

☆ کوثر الخیرات از مولانا محمد اشرف سیالوی

☆ تذکرۃ السعدین از مولانا غلام رسول سعیدی

☆ مقام سنت از مولانا محمد مشتاق احمد چشتی

☆ چہ غور نور از علامہ محمد منشاہد شاہ قصوری

☆ اخشنی یا رسول اللہ از علامہ محمد منشاہد شاہ قصوری

☆ ذکر بالجہد از مولانا غلام رسول سعیدی

☆ المہجین از مولانا سید سلیمان اشرف ہماری

☆ تذکرہ اکابر اہل سنت از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

☆ تعارف علمائے اہل سنت از علامہ محمد صدیق ہزاروی

☆ مرآۃ المتصانف از حافظ محمد عبدالستار سعیدی ۸۶۰

یہ ۱۹۷۹ء تک کی مطبوعات ہیں۔

علامہ شرف صاحب کے ناشر ادارے:

علامہ صاحب کی قلمی کوششوں کو پھیلانے میں مختلف اداروں کا کردار سامنے آتا

ہے۔ ان ناشر اداروں میں تجارتی بنیاد پر کام کرنے والے بھی ہیں اور مشنری جذبے کے

بیرون ملک کے مائٹرا دارے:

۱۔ الجامع الاسلامی، مبارک پور۔

- ۱- المجموع الاسلامی 'مبارک پور
۲- المجموع المصنعاتی 'مبارک پور
۳- رضا اکیڈمی 'بہرائی
۴- یزید فیضانِ رضا 'بہرائی
۵- ادارہ تحقیقات امام احمد رضا 'بہرائی
۶- دارالعلوم محبوب سیالانی 'بہرائی
۷- قادریہ یک و دو چار سرائے سیالانی
۸- فیاض الحسن یک ستر 'کراچی
۹- رضوی کتاب گھر 'نئی نگر 'بہرائی
۱۰- المکتبہ الخلیفہ 'جامعہ حبیبہ' اتر سکسٹا آباد
۱۱- المجموع الاسلامی فیض العلوم 'محمد آباد' اعظم گڑھ
۱۲- مجلس اشاعت طلباء فیض العلوم 'محمد آباد'
اعظم گڑھ
۱۳- انکار حق اکیڈمی 'پاسی بازار' پورمیر 'مبارک
۱۴- قادریہ یک و دو چار سرائے سیالانی

ہر رسالے کا اپنا ایک حلقہ اثر ہوتا ہے۔ ہر رسالہ ہر حلقے کے قارئین تک نہیں پہنچ پاتا۔ خواہ وہ ماہنامہ ہو یا چند روزہ، خواہ آفت روزہ ہو یا روزنامہ۔۔۔۔۔ کچھ رسائل عوام الناس کے لئے ہوتے ہیں اور کچھ خواص کی خیانت طبع کے لئے۔۔۔۔۔ اور کچھ رسائل ملی جلی خصوصیت رکھتے ہیں۔۔۔۔۔

علامہ شرف صاحب کی تحریروں میں سلامتی ہے، سلاست ہے، روانی ہے، چشموں کا ہوا ہے، ہنسنوں کا ترخم ہے۔ وہ اپنا دعاوی بے آسان پیرائے میں بیان کرتے ہیں۔ تقریر ہوا تحریر، ہوا ٹ سے پاک ہوتی ہے۔ ان کے سننے والے، ان کے پڑھنے والے، ان کے نام پر اترے چلے آتے ہیں۔ مختلف رسائل نے علامہ شرف صاحب کی تحریروں سے اپنی زینت بڑھائی ہے۔ قرب و جوار کے رسائل نے اپنے اپنے طبقہ کے قارئین کو فیش شرف سے فیش بابت کیا ہے۔ ملاحظہ کیجئے:

۶۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
۷۔ نوری کتب خانہ، لاہور
۸۔ مرکزی مجلس رضا، لاہور
۹۔ رضا اکیڈمی، لاہور
۱۰۔ رضا پبلی کیشنز، لاہور
۱۱۔ تنظیم نوجوان اہل سنت، لاہور
۱۲۔ المہتاز پبلی کیشنز، لاہور
۱۳۔ منہجۃ الدعوة الاسلامیہ، لاہور
۱۴۔ بزم رضویہ، لاہور
۱۵۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی، بدایاں
۱۶۔ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد
۱۷۔ مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر
۱۸۔ مکتبہ ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف
۱۹۔ خفیہ پہلی کیشنز، کراچی
۲۰۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی
۲۱۔ برکاتی پبلشرز، کراچی
۲۲۔ بزم قاسمی، برکاتی، کراچی
۲۳۔ ضیاء الدین، پہلی کیشنز، کراچی

اندرون ملک کے رسائل:

- ۱۔ نعت روزہ افق کراچی
- ۲۔ ماہنامہ ترجمان اہل سنت کراچی
- ۳۔ ماہنامہ آستانہ کراچی
- ۴۔ مجلہ محارف رضا کراچی
- ۵۔ ماہنامہ المعقدات حیدر آباد سندھ
- ۶۔ روزنامہ وفاق لاہور
- ۷۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور
- ۸۔ ماہنامہ نوائے انجمن لاہور
- ۹۔ ماہنامہ اخبار بحیث لاہور
- ۱۰۔ ماہنامہ عرفات لاہور
- ۱۱۔ ماہنامہ دلیل راہ لاہور
- ۱۲۔ ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور
- ۱۳۔ ماہنامہ نقوش لاہور
- ۱۴۔ ماہنامہ سونے حجاز لاہور
- ۱۵۔ ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور
- ۱۶۔ ماہنامہ مدارس خانچہ لاہور
- ۱۷۔ ماہنامہ حجاب لاہور
- ۱۸۔ سہ ماہی منہاج لاہور
- ۱۹۔ سہ ماہی لوح و قلم لاہور
- ۲۰۔ ماہنامہ نور اسلام شریفور شریف
- ۲۱۔ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ کوہِ جراتوالہ
- ۲۲۔ ماہنامہ خیائے قمر کوہِ جراتوالہ
- ۲۳۔ ماہنامہ دعوتِ عظیم الاسلام کوہِ جراتوالہ
- ۲۴۔ ماہنامہ سلطان العارفين ککھڑ منڈی
- ۲۵۔ ماہنامہ باطنیہ سیالکوٹ
- ۲۶۔ ماہنامہ انوارِ لائالی ناردوال
- ۲۷۔ مجلہ ترجمان لائالی ناردوال
- ۲۸۔ ماہنامہ خیائے کرم سرگودھا
- ۲۹۔ ماہنامہ جام عرفاں ہری پور ہزارہ
- ۳۰۔ روزنامہ جدت پشاور
- ۳۱۔ ماہنامہ زم زم بہاولپور
- ۳۲۔ ماہنامہ نور الحبيب بھیرپور
- ۳۳۔ ماہنامہ انوار الفریح ساہیوال
- ۳۴۔ ماہنامہ الجامعہ محمدی شریف بہنگ
- ۳۵۔ ماہنامہ سائنسی مظفر آباد
- ۳۶۔ ترجمان اویس مرید کے
- ۳۷۔ روزنامہ آفتاب ملتان

بیرون ملک کے رسائل

- ۱۔ ماہنامہ اشرفیہ مہارک پور
- ۲۔ ماہنامہ حجاز جدید دہلی
- ۳۔ ماہنامہ فیض الرسول براؤں شریف
- ۴۔ ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف
- ۵۔ ماہنامہ اشتیاق مکان پور
- ۶۔ سہ ماہی الکواثر سمرام (برار)
- ۷۔ ماہنامہ قاری دہلی

چند اہم تلامذہ:

آپ کی تدریسی زندگی میں بے شمار طلباء نے اکتساب فیض کیا۔ تاہم چند مشہور تلامذہ کے نام حسب ذیل ہیں:

- ☆ مولانا حافظ عطا محمد ہشتم مدرسہ خوشاب
- ☆ مولانا عزیز اللہ علیہ الرحمہ وسترک خلیفہ لاڑکانہ سندھ
- ☆ مولانا غلام نبی صدر مدرس مدرسہ خفیہ سراج العلوم کوہِ جراتوالہ
- ☆ مولانا احمد دین صدر مدرس کوئٹہ شریف (حال لاہور)
- ☆ قاری عبد الرشید ناظم اعلیٰ مدرسہ خفیہ شیراکوٹ لاہور
- ☆ قاری عبد الرسول کوٹ اوو
- ☆ مولانا محمد رفیق چشتی علیہ الرحمہ مولف "شرح کرمیا"
- ☆ مولانا محمد عصمت اللہ آزاد کشمیر۔ ۸۷

تلامذہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

شرف صاحب نے تدریس کے میدان میں بھی یادگار قسم کی خدمات انجام دی ہیں۔

ان کے علاوہ میں سے اکثر مختلف مدارس میں کام کر رہے ہیں۔ چند ایک یہ ہیں:

☆ مولانا عبدالرشید لاہور

☆ مولوی سید محمد آزاد کشمیر

☆ صاحبزادہ حمید الدین 'دواریاں' آزاد کشمیر ۸۸۔

علامہ شرف صاحب راوی ہیں:

تمام طلبہ کی تعداد تو محفوظ نہیں۔ البتہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور سے فارغ التحصیل ہونے والے علماء کی تعداد تقریباً آٹھ سو پچاس ہے۔ ان سب نے فقیر سے بھی حدیث شریف پڑھی۔ ۸۹۔ چند طلبہ کے نام یہ ہیں:

☆ مولانا مفتی محمد خان قادری، شیخ الجامعہ جامعہ اسلامیہ لاہور

☆ مولانا محمد صدیق ہزاروی، مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

☆ مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی، مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

☆ مولانا خادم حسین، مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

☆ مولانا غلام نصیر الدین چشتی، مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور

☆ مولانا حافظ عبدالغفور، ناظم جامعہ حنفیہ غوثیہ، چوہان روڈ لاہور

☆ مولانا حافظ محمد شاہد اقبال، مدرس جامعہ حزب الاحناف لاہور

☆ مولانا صاحبزادہ سردار احمد، ناظم جامعہ حبیب آباد (واں راوہا

رام)

☆ صاحبزادہ حبیب امجد، مدرس جامعہ امجدیہ رضویہ، فیصل آباد

☆ مولانا عبدالرشید قریشی، مدرس جامعہ رضویہ، میٹلاٹ ٹاؤن، راولپنڈی

☆ مولانا عبدالرزاق بھٹوالوی، مدرس جامعہ رضویہ، میٹلاٹ ٹاؤن،

راولپنڈی ۹۰۔

☆ مولانا محبوب احمد ملانی، مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور۔

☆ مولانا قادری محمد یوسف، دینہ ضلع، جلم

☆ مولانا اللہ دانا، بھابہ ضلع، سرگودھا

☆ مولانا محمد یونس لیکچرر عربی، گورنمنٹ کالج دھیرکوٹ، باغ، آزاد کشمیر ۹۱۔

برادران حقیقی:

علامہ شرف صاحب فرماتے ہیں کہ میرے تین بھائی ہیں:

☆ بڑے بھائی مولانا محمد عبدالغفار ظفر صابری

☆ چھوٹے بھائی احمد حسن ریلوے میں ملازم ہیں:

☆ اور سب سے چھوٹے فیض الحسن فرنیچر کا کام کرتے ہیں۔ انہوں نے شرح

جای تک کتابیں پڑھیں۔ ۹۲۔

یہاں ہم ان کے بڑے بھائی مولانا محمد عبدالغفار ظفر صابری صاحب کے حالات

قدرے تفصیل سے بیان کرتے ہیں:

غلام رسول سعیدی، علامہ، خدایہ صاحب تذکرہ انکب اہل سنت، مقیمہ لاہور ۱۹۷۶ء
یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ ماہنامہ سوئے حجاز لاہور میں مطلوبہ انٹرویو میں علامہ کی
تعداد تقریباً آٹھ سو پچاس تھی۔ ۸۸۔ جامعہ نظامیہ رضویہ کے حاضری رجسٹر سے پتہ چل گیا کہ
معلوم ہوا کہ آٹھ سو پچاس تو جامعہ نظامیہ کے قیام سے قبل ۱۹۹۷ء کے علماء کی تعداد ہے۔ جبکہ
علامہ شرف صاحب نے جامعہ نظامیہ میں ۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۳ء سے تدریس کا آغاز کیا۔ ان کے
طلبہ کا شمار بھی ۱۹۷۳ء ہی سے ہو گا۔ ضمیمہ ۲۰۱۰ء کی روایت کا تشریح ہے یا انٹرویو کر کے رائے کا
موقعہ ہر حال شرف صاحب کے طلبہ کی تعداد ۱۹۷۳ء تا ۱۹۹۷ء میں محدود پیمانی پر ہے۔ یہ تعداد
حدیث شریف پڑھنے والوں کی ہے۔ دیکھو ذیل دو سنی قبائلی جلسے۔۔۔ طاہر

۹۰۔ انٹرویو ماہنامہ سوئے حجاز لاہور شمارہ جنوری ۱۹۹۸ء

۹۱۔ روایت علامہ محمد عبدالغفار شرف راوی برکاتہ الحال

۹۲۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

☆ مولانا محمد حبیب اللہ نعمانی صاحب مؤلف ”تفسیر نعمانی“ نے بسم اللہ شریف پڑھائی۔
☆ محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سرور احمد علیہ الرحمہ سے حدیث شریف پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

☆ مفتی محمد امین نقشبندی (حال معتم جامعہ امینیہ رضویہ، لیصل آباد)
☆ مولانا ابوداؤد محمد صادق، مدیر ماہنامہ رضائے مصطفیٰ کو جزاوالہ، خطیب زمانہ الساجد دارالسلام کو جزاوالہ سے نحو میر پڑھی
☆ مولانا عمار احمد صاحب سے ہدایہ اولین و آخرین کا درس لیا
☆ مولانا ولی النبی سے شرح جانی دہرہ یہ سعید پڑھیں
☆ مولانا عبدالقادر شہید رحمہ اللہ تعالیٰ
☆ مفتی نواب الدین رحمہ اللہ تعالیٰ
☆ مولانا سید منصور حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ
☆ مفتی عزیز احمد بدایونی سے کتاب الصوف تہذیب عبدالرحمن امرتسری پڑھی۔
دورۂ حدیث کے ساتھیوں میں یہ نام ہیں:
☆ صاحبزادہ الوار حسین صاحب، جلوانہ
☆ مولانا رحمت اللہ، چک جھرو

۱۹۵۸ء میں فراغت کے بعد دورۂ قرآن میں داخلہ لینے کے سلسلے میں حضرت محدث اعظم سے عرض کیا

”مٹنے میں آیا ہے کہ وزیر آباد میں علامہ ہزاروی صاحب آپ کی مخالفت میں بھی بات کر جاتے ہیں۔ ارشاد ہو تو فلاں جگہ چلا جوں؟“۔۔۔۔۔ فرمایا
”جو کچھ تم سوچتے ہو وہ اس جگہ زیادہ ہے اس لئے وزیر آباد ہی چلے جاؤ۔“
چنانچہ حسب الارشاد وہاں چلے گئے۔۔۔۔۔

رمضان المبارک کے تیسرے جمعے کو محدث اعظم کی خدمت میں حاضری ہوئی تو انہوں نے فرمایا:

”علامہ ہزاروی صاحب تشریف لائے تھے ان کی کچھ خدمت نہ ہو سکی۔۔۔۔۔“

یہ کہہ کر کچھ رقم اور کنز الایمان کے دو نسخے دیتے ہوئے فرمایا:
”یہ علامہ ہزاروی صاحب کی خدمت میں پیش کر دینا۔۔۔۔۔ ساتھ ہی یہ بھی

فرمایا

”فلاں صاحب وزیر آباد جا رہے تھے لیکن یہ چیزیں ان کے ہاتھ اور مال نہیں کیں، تمہارے ہاتھ بھیج رہا ہوں تاکہ ہزاروی صاحب کو پتا چلے کہ تمہارا اس طرف تعلق ہے۔“
اسی موقع پر یہ بھی فرمایا:

”اب تم لاہوری نہیں بلکہ لاکل پوری ہو اور لاکل پور ہی (لفظ ”ہی“ کو خوب لہا کرتے ہوئے) رہو گے۔“

قلبی مراحل سے فراغت پر مولانا کو ان کے والد گرامی اور مفتی عزیز احمد صاحب نے لاہور قیام کرنے پر اصرار کیا لیکن باوجود اس کے کہ انہوں نے لاکل پور میں بڑا طعن اور کڑا وقت گزارا، لیکن اپنے استاد گرامی اور مرشد پاک کے اس ارشاد اور خواہش کے احترام کے پیش نظر آپ لاہور رہنے پر کسی طور آمادہ نہ ہوئے۔

دورۂ قرآن پاک کے سلسلے میں جن دنوں وزیر آباد مقیم تھے تو ایک روز اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے بڑے پر سوز انداز میں لے سے پڑھ رہے تھے۔

غاک طیبہ از دو عالم خوشتر است
علامہ ہزاروی گیلری میں کھڑے تھے۔ دریافت فرمایا:

”یہ کون ہے؟“

بتایا گیا کہ لاکل پور کے علماء میں سے مولوی عبدالغفار صاحب ہیں۔ انہیں بلایا اور فرمایا۔
”سنائو کیا پڑھ رہے تھے؟“

مولانا احتراماً خاموش رہے۔ اگلے روز کلاس میں حکم دیا تو مشغول شریف کے کچھ اشعار سنائے۔ جس پر انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔

ایک دفعہ خطیب پاکستان مولانا غلام الدین انجمن شیڈ لاہور والے وزیر آباد تشریف لائے تو علامہ ہزاروی سے فرمایا:

”یہ اپنا کچھ ہے اس کا خیال رکھیں“

مولانا عبدالغفار صاحب نے ۱۹۵۹ء کے اواخر میں یہ شعر لکھا:

مومن ظفر سردار احمد

من دوست و دامن سردار احمد

۱۹۶۰ء کے اوائل میں حضرت محدث اعظم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ کچھ دیر دیکھتے رہے پھر مسکراتے ہوئے فرمایا:

”بما شاء اللہ!“

۱۹۶۰ء میں حضرت محدث اعظم علیہ الرحمہ کی اجازت سے حضرت صوفی محمد حسین مراد آبادی کے مرید ڈاکٹر حبیب الرحمن برقی سے بیعت ہوئے۔ بیعت کے لئے ڈاکٹر برقی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دریافت فرمایا:

”کو میاں! کہاں سے آئے ہو؟ کیسے آئے ہو؟“

عرض کیا:

”ذریہ غازی خاں کے چیری فیاض احمد سے معلوم ہوا کہ آپ حضرت شاہ سراج الحق کے چیر بھائی ہیں زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔“

پھر دریافت فرمایا:

”کو کس سے بیعت ہو؟“

عرض کیا:

”محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب سے۔“

”ہاں جانتا ہوں ۱۹۲۳ء سے جانتا ہوں، کو سردار اچھا ہے؟“

(ڈاکٹر برقی صاحب حضرت محدث اعظم کے چیر و مرشد کے چیر بھائی جو تھے)۔۔۔۔۔

واپسی پر حضرت محدث اعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا تو فرمایا:

”ہاں ۱۹۲۳ء میں میں نے میٹرک کیا تھا۔۔۔“

ڈاکٹر برقی صاحب کی خدمت میں دو سری بار حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا:

”لکنا سردار سے کہ سردار ہے

”مگر برسر بالعمم نازاں بہ خرام آئی

جاں از سرلو یا ہم ہم تاب و توانی

گھبراؤ نہیں۔۔۔ ابھی تم سے کام لیتا ہے۔۔۔۔۔

پھر عرض کیا:

”کیا آپ کلام شجرے میں پڑھ سکتا ہوں؟“

فرمایا:

”سردار احمد بریلی چلا گیا، شجرہ سراج الحق کا پڑھنا پڑا۔۔۔۔۔ یعنی شجرہ سردار

احمد ہی کا پڑھو۔

علامہ شرف صاحب نے اپنے مقالہ ”حضرت مولانا مفتی عزیز احمد قادری

بدایونی“ میں لکھا ہے کہ برادر محترم مولانا محمد عبدالغفار ظفر صابری مدظلہ کو مفتی صاحب نے

خلافت و اجازت سے نوازا تھا۔ سند خلافت درج ذیل ہے:

”بسم اللہ الرحمن الرحیم

حادثہ ۱۳ میلاد و مسلماً“

المجید! فقیر سراپا تقصیر کو جو اپنے چیر طریقت حضرت امام

الہدایت بدر شریعت، سرکج عرفاء، محب اولیاء، مولانا وسیدنا شاہ

عاشق الرسول فرزند شاہ ولایت، حامی سنت، قانع بدعت، تاج

اللعول حضرت مولانا و مقتدا محب الرسول مولانا شاہ عبدالقادر

القادری العثماني البدایونی سے جو سلسلہ عالیہ قادریہ کی بیعت کی

اجازت حاصل ہے، وہ عزیز گرامی مولانا عبدالغفار صاحب ظفر

القادری کو دی جاتی ہے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ عزیز موصوف کو مدد صہب حقہ اہل

سنت پر قائم رکھے اور سلسلہ ہدای کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین، آمین، آمین! یا رب! بجاہ حبیبک رحمتہ للعالمین صلی اللہ

تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ اجمعین۔

۵/ شوال ۱۳۸۶ھ

۱۷/ جنوری ۱۹۶۷ء

بروز منگل

حررہ فقیر سراپا تقصیر خاکپائے بزرگان دین

عزیز احمد قادری المتقوری الہدایونی عفی عنہ

بانی الای صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وصحبہ اجمعین

سگ دربار غوثیہ عزیز احمد قادری

جب آپ فارغ التحصیل ہو گئے تو پہلے چل جامع مسجد مجددیہ مائی دی جنگلی میں

خطابت کا آغاز کیا۔

پھر دوبارہ شوز کوٹ مسجد حاجی محمد دین میں خطیب رہے۔ ۹۵۔

اس کے بعد مختلف جگہوں پر خطیب رہے۔ آج کل چلی گھر فیصل آباد کی مسجد میں امام ہیں۔ بڑے خود دار اور بے باک ہیں۔ اس کے ساتھ ہی صابر و شاکر بھی ہیں۔ حاضر جواب اسنے کہ اپنی خود حق عش عش کر اٹھتے ہیں۔ دین کے معاملے میں اس قدر سخت ہیں کہ ”ڈاڈا مولوی“ کے نام سے معروف ہر خاص و عام ہیں۔

شعر و شاعری سے لگاؤ رکھتے ہیں۔ بزرگان دین کے حضور نذرانہ سلام پیش کرنے اور غزل میں طبع آزمائی کرتے ہیں۔ اور خوب داد و تحسین دیتے ہیں۔ ۹۶۔

”نغمہ توحید“ کے نام سے ایک مجموعہ چھپ چکا ہے۔ جس میں مختلف شعراء کا حمد باری تعالیٰ سے متعلق عربی اردو اور فارسی کلام جمع کر دیا گیا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری محفل میں جہاں فضیلت پڑھی جاتی ہیں۔ نظم و نثر میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کو بھی پیش کیا جائے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا ایمانی اور ایمانی تعلیق مضبوط و مستحکم ہو۔

ان کا اپنا مجموعہ کلام ہنوز غیر مطبوعہ ہے۔۔۔ مناقب سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مختلف شعراء کے کلام پر مبنی مجموعہ مرتب کیا ہے جو ناچال غیر مطبوعہ ہے۔۔۔

۹۴۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: نور نور چرے، ص ۲۱۲-۲۱۳، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

۹۵۔ بروایت علامہ محمد عبدالحق ظفر صابری۔

۹۶۔ انژرویو علامہ شرف قادری، ماہنامہ اشعار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء ص ۵۳

۔۔۔ علاوہ ان میں مناقب خواجہ امیر علیہ الرحمہ میں بھی مختلف شعراء کے کلام کا مجموعہ مرتب کیا ہے، جو کہ غیر مطبوعہ ہے۔۔۔۔۔ مولانا علامہ اقبال کلونی، فیصل آباد میں رہتے ہیں۔ ۹۷۔

مولانا ظفر صابری صاحب نے اپنے والد گرامی کے چہلم کے موقع پر خطاب کیا تو دوران خطاب فرمایا:

”ایک دفعہ میں نے نعت کا ایک شعر کہا تھا اور وہ میرے لئے باعث فخر ہے۔۔۔۔۔“

امام الانبیاء، مقصود حق، پناہ دینا، ا
شہساری بارگاہ میں ملک عصیان کا امام آیا، ۹۸۔

آپ کی شادی مرزا پور کی قریبی بہتی موضع کھڈیالہ کے قاضی علی بخش صاحب کے ہاں ہوئی۔ قیام پاکستان سے پہلے ان کے اور حافظ جی (مولانا کے والد گرامی) کے برادرانہ تعلقات تھے۔ قیام پاکستان کے بعد وہ اوکاڑہ میں مقیم ہو گئے۔ اور باہم سابقہ تعلقات نہ صرف برقرار رہے بلکہ مزید پختہ ہو گئے۔ قاضی صاحب نے اپنی دو لڑکیوں کا نکاح حافظ جی کے دو لڑکوں مولانا محمد عبدالحق ظفر صابری اور محمد عبدالحکیم (شرف قادری) سے کر دیا۔ ۹۹۔ گو یادوں بھائی ہم زلف بھی ہیں۔

آپ کی اولاد میں دو لڑکیاں اور پانچ لڑکے ہیں:

۱۔ مختار احمد صابری، ۲۔ انوار احمد چشتی، ۳۔ محمد شفیع جیلانی، ۴۔ محمد عبدالغفور نقوی، ۵۔ محمد حبیب رضا قادری

نمونہ کلام:

تیری محفل ذکر تیرا سے خانہ رہے
میکدے کے طرف میں رانم یہ دیوانہ رہے

۹۷۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: حافظ جی مولوی اللہ دہ، شمارہ نور نور چرے ص ۵۳، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

۹۸۔ ایضاً، ص ۳۱

۹۹۔ ایضاً، ص ۶۵

سنگ باب بیکدہ ہو اور دیوانے کا سر
پائے ساقی پر ادا دائم یہ دو گانہ رہے
ہے یہی اعزاز اس کا اور یہی شان جنوں
”چچے چچے فوج خطاں آگے دیوانہ رہے“
آپا دے آج ساقی اپنی نظروں سے مجھے
نقیامت مست و بے خود تیرا دیوانہ رہے
آہ بریاں، نامرادی ہے یہ میراث جنوں
چشم گریاں اور تبسم پیش جاننا رہے
کچھ نہ پاؤں کچھ نہ دیکھوں جز ترے ساقی مرے !
یاد تیری کا مرے ہاتھوں میں دُر دانہ رہے
آ رہی ہے آج بھی آواز ساقی اے نظرا
ہے وہی میرا دو عالم سے جو بیگانہ رہے

☆

جب گماں دل سے دوئی کا ہم نفس جانا رہا
خود کو کھو کر بے نشان کو میں سدا پانا رہا
اس جنون بے خودی میں میں جانا رہا
گو ہر مقصود میں دل میں نہاں پانا رہا
کیا گلہ شکوہ کروں کس کا کروں کس سے کروں؟
دل سے حرف آشنا نا آشنا جانا رہا
شش جہات سے مادرا بھی ایک رستہ ہے جہاں
عشق ہی اس راہ ہے آنا رہا جانا رہا
مرجا اے عشق تیری پڑھ گئی جس پر نظر
ہے خبر وہ راہرو منزل ، سدا جانا رہا

شارہ ہاش اے رہرو راہ جنوں اے شارہ ہاش
میں سدا چھ کو خلیل سے دریا پانا رہا
نامرادی مر بر لب واسر دل تدر تدر
ہر گاہ عشق سے تجھے غمر پانا رہا۔۔۔

☆

فروغ رضویت میں شرف صاحب کا کردار:

علامہ صاحب کی زندگی پر اگر ہم ایک طائرانہ نظر ڈالیں تو یہ بات واضح ہوگی کہ
ان کے علمی سفر کا آغاز رضویت کے حوالے سے ہوا۔ امام احمد رضا خاں بریلوی سے ان کی
دلی، فکری و نظریاتی وابستگی اس بات کا منظر ہے کہ انہوں نے راہ طریقت کے لئے بھی ایک
ایسی ہستی کا انتخاب کیا جو امام احمد رضا کی منظور نظر تھی، جیسا کہ شرف صاحب روایت کرتے
ہیں:

”حضرت مفتی اعظم پاکستان کو امام احمد رضا بریلوی سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ سید
صاحب سے بیعت ہونے کی بڑی وجہ یہ تھی۔۔۔“

انہوں نے سب سے پہلے ۱۹۶۸ء میں امام احمد رضا بریلوی کے حب خاص مولانا
احمد حسن کانپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا شرح سلم ”محمد اللہ“ پر نایاب حاشیہ مکتبہ رضویہ لاہور
سے شائع کیا۔ شرف صاحب نے مکتبہ رضویہ لاہور امام احمد رضا کی کے نام پر اسی غرض سے
قائم کیا تھا کہ اس پلیٹ فارم سے امام احمد رضا کی کتب و رسائل اور ان کے بارے میں
تکذرات کی اشاعت کی جائے۔ چنانچہ مکتبہ رضویہ لاہور نے امام احمد رضا کی متعدد کتب
شائع کیں۔

جن دنوں آپ جامعہ اسلامیہ رحمانیہ، ہری پور میں خدمات انجام دے رہے

۱۰۰۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ درج اعظم کی کائنات میں جلوہ گری، ملبورن ۱۹۹۳ء میں
آخری

۱۰۱۔ حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری حضرت شاہ سید علی حسین اشرفی
کچھ بھائی شاہ احمد سے شرف بیعت رکھتے ہیں۔

تھے، تب وہاں کے بکھرے ہوئے علماء کو ایک پلیٹ فارم پر یکجا کیا اور جمعیت علمائے سرحد پاکستان قائم کی۔ وہاں سے انہوں نے امام احمد رضا کے رسائل ترجمہ کر کے شائع کیے جن میں سر فہرست "الحیضۃ الفاحشہ" اور "ایقان الارواح" ہیں۔ ان کے علاوہ بھی کئی رسائل "بذی الجواز"۔۔۔ "شرح الحقوق" اور "یاد اعلیٰ حضرت" شائع کیے۔۔۔ علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

"مولانا نے اپنے طرز تبلیغ سے لوگوں کے دلوں میں مسلک رضوی سے محبت پیدا کی۔ اعلیٰ حضرت کی علمی اور تحقیقی خدایت سے انہیں متعارف کرایا اور پہلی مرتبہ ہری پور میں مولانا کی قیادت میں "یوم رضا" منایا گیا۔

چار سال بعد دسمبر ۱۹۸۷ء میں مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم، چکوال چلے گئے۔۔۔ دہار کا ماحول بہت حوصلہ شکن اور مایوس کن تھا۔۔۔ تبلیغ و اشاعت کے ذرائع اور وسائل نہ تھے۔۔۔ لیکن مولانا حوصلہ ہارنے والوں میں سے نہیں تھے۔ ان کی ڈرف نگاہی نے وہاں بھی جذبہ اور لگن رکھنے والے نو دان اور فعال کارکنوں کو ڈھونڈ نکالا۔ وہاں بھی جماعت اہل سنت کی تنظیم قائم کر دی۔ اور اشاعت دین کا کام شروع کر دیا۔۔۔

مولانا نے اگرچہ چکوال میں تھوڑا عرصہ قیام کیا۔ لیکن اس عرصہ میں انہوں نے وہاں کے لوگوں میں سنت اور رضویت کی روح پھونک دی مولانا نے وہاں بھی دھوم دھام اور جوش و خروش سے "یوم رضا" منایا۔ جماعت کی طرف سے دو رسائل "راوا القحط والوہاب" اور "لا یتکلم" (اذا امام احمد رضا) شائع کئے۔۔۔ ۱۰۲

تبلیغ و اشاعت کو وسعت دینے کے ارادے سے مولانا لاہور آئے اور جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں دسمبر ۱۹۸۳ء میں "مکتبہ قادریہ" قائم کیا۔ اور مسلک اہل سنت کی ترجمان کتب شائع کی۔

مرکزی مجلس رضا لاہور سے قادری کی حیثیت سے منسلک ہوئے۔ دسمبر ۱۹۸۶ء تک ان کا مجلس رضا سے ہر طرح سے قلمی تعاون رہا۔۔۔ مرکزی مجلس رضا لاہور نے ان

کی مشہور تحقیقی کتب شائع کیں۔ ۱۹۸۶ء کے اواخر میں۔۔۔ "البریلویہ" کے رد میں عمرہ بن کی دو تحقیقی کتابیں شائع ہوئیں۔

بہار اندھیرے سے اجالے تک

ہوشیہ کے گھر

ان دونوں کتابوں کو علمی حلقوں میں بڑی زبردست پذیرائی حاصل ہوئی۔ اور ان کی ان مخلصانہ مساعی کو اندرون ملک و بیرون ملک خوب سراہا گیا۔

فروع رضویات کے ہی سلسلے میں انہوں نے ۱۹۸۷ء میں رضا اکیڈمی لاہور کی سرپرستی قبول فرمائی۔ ان کی سرپرستی میں رضا اکیڈمی ایک سو سے زائد کتب شائع کر چکی ہے۔۔۔ بعد ازاں رضا ادارہ اشاعت لاہور کے نام سے بھی ایک ادارہ وجود میں آیا۔ ان اداروں سے بھی علمی و قلمی سلسلہ تعاون جاری و ساری ہے۔

علامہ اقبال احمد فاروقی صاحب لکھتے ہیں:

"اعلیٰ حضرت کے رسائل کو بڑی نفاست سے چھپوایا۔" ۱۰۳

علامہ شرف صاحب نے امام احمد رضا پر متعدد مقالات لکھے ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ان مقالات کو مجموعی صورت میں منظر عام پر لانا وقت کا ایک اہم تقاضا ہے۔

۱۔ اعلیٰ حضرت بریلوی	ماہنامہ خیانت حرم لاہور	مارچ ۱۹۷۳ء
۲۔ دو قوی نظریے اور اعلیٰ حضرت	ماہنامہ فیض رضا لیل آباد	مارچ ۱۹۷۵ء
۳۔ بان و دل ہوش و خرد سب لہجے پہنچے	ماہنامہ فیض رضا لیل آباد	فروری ۱۹۷۶ء
۴۔ حیات اعلیٰ حضرت: چند آج تک کوئی	ماہنامہ منار القرآن لاہور	فروری ۱۹۷۶ء
۵۔ امام احمد رضا علی بریلوی: عشق و محبت رسول	ماہنامہ رشوان لاہور	فروری ۱۹۷۹ء
۶۔ دہل عقیم	ماہنامہ نور الحبیب بمبئی پور	دسمبر ۱۹۸۰ء
۷۔ حضرت مولانا احمد رضا علی بریلوی	ماہنامہ خیانت حرم لاہور	دسمبر ۱۹۸۰ء
۸۔ قادری رضویہ کی انفرادی خصوصیات	ماہنامہ ترجمان اہل سنت کراچی	جولائی ۱۹۸۳ء

- ۱۔ کیا احمد رضا خاں انگریزوں کے ایجنٹ تھے؟ ماہنامہ ترجمان اہلسنت کراچی جولائی ۱۹۸۳ء
- ۱۰۔ امام احمد رضا اور روز مرزائیت ماہنامہ فیضانِ حرم لاہور جولائی اگست ۱۹۸۳ء
- ۱۱۔ لوسب نظیر "البریل" کا تنقیدی جائزہ ماہنامہ نور العیوب بھیمپور فروری ۱۹۸۵ء
- ۱۲۔ امام احمد رضا بریلوی بحیثیت اسلامی مفکر ماہنامہ فیضانِ حرم لاہور اکتوبر ۱۹۸۵ء
- ۱۳۔ حسبِ تعلیم کی دنیا سے تھیں روزنامہ جدت پشاور ۸ نومبر ۱۹۸۵ء ۱۲۳
- ۱۴۔ علمی تحریک میں اعلیٰ حضرت کے خلفاء کا کردار ماہنامہ فیضانِ حرم لاہور دسمبر ۱۹۸۵ء
- ۱۵۔ لکھنات رضا ماہنامہ فیضانِ الرسول "برادری شریف" ستمبر ۱۹۸۹ء
- ۱۶۔ امام احمد رضا اور انگریز بائبل ترجمان جدید (امام اہلسنت فیروز) ستمبر اکتوبر ۱۹۸۹ء
- ۱۷۔ امام احمد رضا اور فقہ قادریان ماہنامہ تجلّٰی جدید (امام اہلسنت فیروز) ستمبر اکتوبر ۱۹۸۹ء
- ۱۸۔ اصول ترجمہ قرآن کریم ماہنامہ دیکل راہ لاہور اگست ستمبر ۱۹۸۹ء
- ۱۹۔ یاد اعلیٰ حضرت جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ۱۹۷۰ء
- ۲۰۔ امام احمد رضا انہوں اور بچوں کی نظر میں مکتبہ قادریہ لاہور ۱۹۸۵ء
- ۲۱۔ اندھیرے سے اچالے تک مرکزی مجلسِ رضا لاہور ۱۹۸۵ء ۱۰۵
- ۲۲۔ چشمے کے کمر مرکزی مجلسِ رضا لاہور ۱۹۸۶ء
- ۲۳۔ تقدیر الہیہ اور امام احمد رضا ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی ۱۹۹۳ء
- اسی طرح سے رضویات کے حوالے سے تحریرہ نقدیہات بھی اسی مجموعہ میں شامل کر دی جائیں۔ یا علیحدہ مجموعہ مرتب کیا جانا چاہئے۔ ۱۰۶
- چند نقدیہات یہاں درج کی جاتی ہیں۔
- ۱۔ المصنعة الفاضلة انتان الارواح امام احمد رضا خاں بریلوی ہری پور ۱۹۶۹ء

۱۰۳۔ زمین الدین ڈیرہ دی: اعلیٰ حضرت پر کام کرنے والے ماہنامہ ترجمان رضا لاہور

۱۰۵۔ محمد مسعود احمد: "الترغیبات امام احمد رضا اور اعلیٰ حضرت کی سعادت ص ۳۰۲" مطبوعہ صادق آباد ۱۹۹۰ء

۱۰۶۔ راجہ الشکور نے علامہ شرف صاحب کے مقالات، مضامین اور مقدمات رضویہ بھی مرتب کر دیئے ہیں۔ طاہر

- ۱۔ شرح الحقوق امام احمد رضا خاں بریلوی ہری پور ۱۹۷۰ء
- ۲۔ راول القحط والوایہ خاں ابراہیم امام احمد خاں بریلوی چکوال ۱۹۷۲ء
- ۳۔ علم حق کے مختلف مسائل امام احمد رضا خاں بریلوی لاہور ۱۹۷۳ء
- ۵۔ دو اہم نکتے علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری لاہور ۱۹۷۷ء
- ۶۔ اعلیٰ المعطای امام احمد رضا خاں بریلوی لاہور ۱۹۸۳ء
- ۷۔ قادیانی مرتد پر خدا کی تلواریں امام احمد رضا خاں بریلوی لاہور ۱۹۸۳ء
- ۸۔ فیصلہ مقدمہ مولانا غریب الرحمن لاہور ۱۹۸۳ء
- ۹۔ سلام رضا امام احمد رضا خاں بریلوی لاہور ۱۹۸۳ء
- ۱۰۔ اندھیرے سے اچالے تک علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری لاہور ۱۹۸۵ء
- ۱۱۔ امام احمد رضا انہوں اور بچوں کی نظر میں علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری لاہور ۱۹۸۵ء ۱۰۷
- ۱۲۔ چشمے کا کمر علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری لاہور ۱۹۸۶ء
- ۱۳۔ قادیانی رضویہ جلد اول از امام احمد رضا خاں بریلوی لاہور ۱۹۹۰ء
- ۱۴۔ القول العجلی کی بازگشت حکیم سید محمود احمد برکاتی لاہور ۱۹۹۱ء
- ۱۵۔ شرح سلام رضا مفتی محمد خان قادری لاہور ۱۹۹۳ء

زیارت حرمین شریفین کی سعادت باکرامت:

اس اعلیٰ و ارفع سفر کے بارے میں علامہ صاحب فرماتے ہیں:

۱۳۰۱ھ / ۱۹۸۱ء میں پہلی مرتبہ حج و زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔۔۔
 دو سری مرتبہ ۱۳۰۳ھ / ۱۹۹۳ء میں والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حج (بدل) و زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس سال حج اکبری تھا۔ ۱۰۸

روزانہ کے معمولات:

- ۱۰۷۔ انٹرویو ماہنامہ اشعار سنت لاہور شمارہ اگست ۱۹۸۷ء
- ۱۰۸۔ نظام رسول سعیدی: علامہ: تحارف صاحب "تذکرہ اکابر اہلسنت" مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

اب جبکہ علامہ شرف صاحب عمر نے اس حصے میں ہیں کہ انہیں پہلے کی نسبت آرام کی زیادہ ضرورت ہے۔ ہواں عمری کی نسبت بیری میں انسان کے قوی اسنے فعال نہیں رہتے لیکن گذشتہ ربع صدی سے ان کے جو معمولات ہیں کج بھی ان کی وہی ذکر ہے۔ علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کہتے ہیں۔

”شرف صاحب بڑی مصروف زندگی گزارتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے وقت میں برکت رکھی ہے۔ اتنی مصروفیات کے باوجود وہ تعظیفاً و تالیف کا کام بھی کرتے ہیں۔“ ۱۰۹

اب جبکہ عمر پچاس برس سے تجاوز کر چکی ہے۔ علم دین کی خدمت کا جذبہ اور ولولہ اپنی جگہ مسلم لیکن ایک عیال دار شخص کے قیاد اور بھی بہت سے مسائل ہوتے ہیں۔ یہ سب خدمت ایمار اور قریانی کے بغیر ممکن نہیں۔ اس کار خیر میں ان کے اہل خانہ برابر کے شریک ہیں۔ اور سب سے فزون تاکید ایزدی ہے جس کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ علامہ صاحب کہتے ہیں:-

”حساس ذمہ داری پکی لگن اور عزم مصمم ہو تو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور نصرت شامل حال ہو جاتی ہے۔ درس و تدریس احباب کی ملاقات آنے والے خطوط کے جوابات مکتبہ قادریہ کی مصروفیات اور خطابت کے باوجود اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ چند سطریں ہی سہی کچھ نہ کچھ لکھ لیتا ہوں۔“ ۱۱۰

اپنی روزانہ کی مصروفیات کے بارے میں یوں گویا ہیں:-

”آج کل صبح ساڑھے سات بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک بخاری شریف اور درس نظامی کی دوسری کتابیں پڑھتا ہوں۔ اس کے بعد دوپہر کا کھانا کھاتا ہوں۔ ملاقات کرنے والے احباب سے ملاقات کرتا ہوں۔ ظہر کے بعد عصر تک آرام کرتا ہوں۔ عصر کی نماز کے بعد

۱۰۹۔ غلام رسول سعیدی صاحب تذکرہ اشعار اہل سنت، مکتبہ لاہور ۱۹۷۶ء
۱۱۰۔ انجمن مآثرات اشعار اہل سنت، لاہور، شمارہ اگست ۱۹۹۷ء

جامعہ نظامیہ رضویہ میں قائم مکتبہ قادریہ میں کام کرنا ہوں۔ ملک اور بیرون ملک سے آنے ہوئے خطوط کے جواب لکھتا ہوں۔ پھر دوبارہ مارکیٹ زد دستا ہوش مکتبہ قادریہ میں عشاء کی نماز تک بیٹھتا ہوں۔ پھر واپس آکر کچھ لکھنے پڑھنے کا کام کرنا ہوں جو آج کل بہت محدود ہو گیا ہے۔ اس مشغلے میں روزانہ تقریباً بارہ بج جاتے ہیں۔ الحمد للہ کہ دین و مسک کا تھوڑا بہت کام کر ہی لیتا ہوں۔۔۔۔۔ ۱۱۱

صاحب دل کی چند درد مندانه تجاویز:

حضرت ممدوح دین و مسک کے لئے گہری تڑپ اور سوڑ بھرا دل رکھتے ہیں۔ وہ بکھرے ہوئے افراد کی اجتماعیت کے قائل ہیں۔ ایک درد مند، ایک عالم دین، ایک مفکر، ایک مدرس کی حیثیت سے چند قابل عمل تجاویز پیش فرماتے ہیں:

۱۔ دینی مدارس کے نظام تعلیم کو فعال بنایا جائے اور اس سلسلے میں پائی جانے والی رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔

۲۔ خانقاہوں میں رشد و ہدایت، ذکر و فکر اور اجہار شریعت کا نظام بحال کیا جائے۔

۳۔ تبلیغ برائے تبلیغ دین کے جذبے کو فروغ دیا جائے۔

۴۔ محلہ دار، امیر بریاں قائم کی جائیں، جہاں اہل سنت کا اثر پھر برائے مطالعہ فراہم کیا جائے۔

۵۔ ہر آلے میں تربیتی اجتماعات منعقد کئے جائیں، جہاں عوام الناس کو دینی اعتقادی، عملی، اخلاقی اور سیاسی مسائل سے آگاہ کیا جائے۔

۶۔ یہ سب امور ایک تنظیم کے ماتحت ہوں۔ چونکہ کوئی عظیم فنڈ سے بغیر اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکتی، اس لئے فنڈ کی فراہمی کامضبوط (مربوط) انتظام کیا جائے۔

۷۔ علماء دین کا عمل کام یہ ہے کہ دین اسلام کا پیغام آسان اور مدلل انداز میں عوام

و خواص تک پہنچائیں۔ بلاشبہ موجودہ درس نظامی صحیح طور پر پڑھ کر فراغت حاصل کرنے والا عالم اس مقصد کو بحسن و خوبی پورا کر سکتا ہے۔

فارغ التحصیل علماء میں سے ایسے علماء منتخب کیے جائیں جو ملکی اور بین الاقوامی سطح پر تبلیغ اور تصنیف کا فریضہ انجام دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ انہیں جدید عربی اور انگریزی لکھنے اور پڑھنے کی تعلیم دی جائے۔

قتل اديان، تاریخ اسلام اور جزل معلومات ایسے مضامین پڑھائے جائیں اور ان کے مستقبل کا ایک لائحہ عمل تیار کیا جائے تو اس کے بہت اچھے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

موجودہ حالات میں ضروری ہے کہ یا تو طلباء میں اخلاص اور لگن کا جذبہ اس طرح کوٹ کر بھردیا جائے کہ وہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو کر علم دین کے حاصل کرنے میں محو ہو جائیں یا پھر ان کے خوشحال مستقبل کے لئے منصوبہ بندی کی جائے تاکہ طلباء ذوق و شوق سے پڑھیں اور کھاتے پیتے گھراؤں کے لوگ بھی اپنے صحت مند بچوں کو دینی مدارس میں بھیجیں۔

خانقاہیں ہوں یا دینی مدارس یہ قوی ادارے ہیں۔ انہیں چلانے کے لئے قاتل افراد کا انتخاب کرنا چاہیے۔ خواہ بیٹا ہو یا مرید اور شگروہ ہو یا کوئی دوسرا فرد۔ موردی نظام کا نتیجہ ہے کہ خانقاہوں میں ذکر و فکر اور رشد و ہدایت اور مدارس میں تعلیم و محکم کا سلسلہ ختم ہوتا نظر آ رہا ہے۔ معاشرے کے بگاڑ کو دور کرنے اور نظام مصطفیٰ کی راہ ہموار کرنے کے لئے ہمیں اسلاف کا وہی خانقاہی اور تعلیمی ماحول واپس لانا پڑے گا۔

کسی کو پیر ماننے کا مقصد یہ ہے کہ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرباں بردار اور مقرب بنا دے۔ جو شخص خود شریعت مبارکہ پر عمل نہیں کرتا وہ تو صحیح مرید بھی نہیں ہے۔ پیر بنانا تو بہت دور کی بات ہے۔

پیر اپنی مرید عورت کا محرم نہیں ہے۔ اس لئے عورت اپنے پیر کے ساتھ نہ تو تنہائی میں ملاقات کر سکتی ہے اور نہ ہی بغیر پردے کے اس کے سامنے جاسکتی ہے

۔۔۔۔۔ البتہ ذکر و فکر اور اراد و وظائف سیکھنے کے لئے عورت اپنے شوہر کی اجازت سے صحیح العقیدہ سنی اور صاحب علم و عمل پیر کی بیعت کرے تو جائز ہے بلکہ اہم امور میں سے ہے۔

سب سے بڑے پیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ نبی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ کے لئے ہوئے احکام کو دل و جان سے تسلیم کرے اور ان پر عمل کرے، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

عورتوں کو اگر مزارت پیر جانا ہی ہے تو پردے کی پابندی کریں اور موت کو یاد کریں کہ زیارت قبور کا ہم مقصد یہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ نمود و نمائش کا شوق پورا کیا جائے۔ ۱۱۲۔

اہل سنت و جماعت ذاتیات کے خول سے نکل کر دین اسلام کی بالادستی کے لئے متحد ہو جائیں۔

میلاد شریف، عید یسویں شریف اور ایصال ثواب پر کیے جانے والے اخراجات صرف کھانے پینے پر صرف نہ کریں بلکہ ان اخراجات کا مقصد یہ حصہ علماء اہل سنت کے لڑیچہ کی تقسیم میں صرف کریں۔۔۔۔۔ تحریک کے طور پر صرف ملٹائی ہی نہیں ملٹائیں بھی تقسیم کی جاسکتی ہیں۔

اپنے مدارس اور لڑیچہ فری تقسیم کرنے والی تنظیموں کی بھرپور سرپرستی کریں۔ ۱۱۳۔

فرائض و واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اسی طرح حرام اور مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

فریضہ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام ترکوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔

خوش اخلاقی، حسن معاملہ اور وعدہ وفا کی کو اپنا شعار بنائیے۔

- ☆ قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا۔
- ☆ قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کے لئے کلام پاک کا بہترین ترجمہ "تکذوالایمان" از امام احمد رضا بریلوی پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔
- ☆ دین متین کی صحیح شناسائی کے لئے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی اور دیگر علماء اہل سنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے بڑے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔
- ☆ ہر شر اور بر ختمہ میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماء اہل سنت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ترین ذریعہ ہے۔
- ☆ ہر شہر میں سنی لٹریچر فراہم کرنے کے لئے کتب خانہ قائم کیجئے۔ یہ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔ ۱۱۲

اولاد امجاد:

آپ کی اولاد میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں۔ تمام بیٹے خیر سے اپنے خاندان کے علمی ورثہ کے صحیح معنوں میں وارث و جانشین ہیں۔

☆ مولانا ممتاز احمد سیدی

☆ مولانا مشتاق احمد قادری

☆ حافظ شہار احمد قادری

آپ کے علامہ شرف صاحب کی فریاد اولاد کے بارے میں قدرے تفصیل بیان کرتے ہیں:

مولانا — ممتاز احمد سیدی

تعارف:-

آپ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب کے بڑے بیٹے ہیں۔ دینی شرف

اقبال مرکزی مجلس رضا اور رضا اکیڈمی لاہور

صاحب جن کی عربی میں مہارت دیکھ۔ آج سے اٹھارہ انیس سال پہلے علامہ ارشد القادری صاحب نے ان کو امام قرار دیتے ہوئے ان کے جانشین کی خواہش کی تھی۔ جیسا کہ علامہ کا پیش قصوری صاحب کے نام محررہ ان کے ایک خط سے ظاہر ہے۔

"کل الحمد للہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے لگاؤں شاداب ہوئیں، دل

سرور ہوا۔ مولانا شرف صاحب قادری کا کلمہ تقدیم اپنے معاصرین

کے لئے بھی کلمہ تقدیم ہے۔ خدا پرورد غیب سے اس امام کا مقتدی

پیدا کرے۔ ہوائی پر مغز چاندرا، فکر انگیز اور معلوماتی مقدمہ ہے۔

زبان سے بھی عظمت نہیں چھٹی۔" ۱۱۵

یہ تو گویا علامہ شرف صاحب کے ابتدائی دور کا عالم ہے، جس کا آغاز اس قدر آٹھ

ہے کہ پڑھنے والا بے ساختہ ان کے وارث کے لئے متحشی ہوا۔۔۔۔۔ انھیں برس بعد پھر بین

الاقوامی سطح کا ایک دانشور و مفکر بے اختیار یہ کہہ لگتا ہے:

"ان سے اختلاف اپنی جگہ لیکن عربی زبان میں ان کے پایہ کا دوسرا

آدمی ملک میں نہیں ہے۔" ۱۱۶

خواجہ رضی حیدر صاحب لکھتے ہیں:

"آپ نے اپنے تمام صاحبزادگان کو چشمہ علم دین سے سیراب کرنے

کا عزم ہی نہیں رکھتے بلکہ آپ نے عملی مثال قائم کی ہے۔" ۱۱۷

مولانا مفتی علی احمد سندیلوی رقم طراز ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے مولانا کی اولاد کو تو ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دیا

ہے۔۔۔۔۔ ایک مرتبہ حضرت مولانا اور راقم الحروف استاذی

مکرم ملک العلماء کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے مولانا شرف

ارشد القادری، علامہ، کتاب تمام علامہ محمد عثمانی قصوری، عمرہ ۱۳، فروری ۱۹۷۹ء، لاہور

۱۱۸ بروایت حافظ فیاض احمد صاحب، ناظم ادارہ "معارف صحافیہ" لاہور۔ جب انہوں نے علامہ شرف

صاحب کی عربی کتاب "ممن مکتو اصل" ۱۱۸، حکیم محمد سوحی امرتسری مدظلہ کو پیش کی تو کتاب کی

دروازہ دہلی کے بعد حکیم صاحب نے یہ اکتھار خیال قبول کیا۔

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا:

”آپ کا بیٹا بڑا لائق ہے۔ اگر گستاخی نہ سمجھیں تو وہ علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری صاحب سے بھی بڑھ کر ہے۔۔۔۔۔ یعنی وہ اپنے والد کے ایسے جانشین نہیں بنے جیسے تمہارا بیٹا تمہارا جانشین ہے۔۔۔۔۔“ ۱۸

ولادت:

مولانا ممتاز احمد کی ولادت ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ / ۸ دسمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعرات لاہور میں ہوئی۔ ان کا نام ان کے دادا حافظ جی مولوی ابدلہ رحمہ اللہ نے رکھا تھا۔ جیسا کہ علامہ شرف صاحب نے لکھا ہے:

”۱۹۶۳ء میں راقم الحروف کچھ عرصہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیڑہ شریف میں معلم و مدرس رہا۔ اس دوران اللہ تعالیٰ نے راقم کو فرزند عطا فرمایا۔ قبلہ حافظ صاحب نے اپنے پوتے کی پیدائش کی خبر اشعار کے سانچے میں ڈھال کر اسی طرح دی:۔

فرزند! فرزند عطیہ رب عطا فرمایا
صدق سرور دوہاں جہاں میں پر کرم کھلایا
نام اسدا ممتاز احمد میں رکھیا شوق کمالوں
حضری عمر سکھدری طالع بخشے رب سرکاروں ۱۹

تعلیم:

پرائمری کا امتحان لاہور میونسپل کالج پوریشن لوہاری گیٹ سے ۳۱ مارچ ۱۹۷۸ء کو پاس کیا۔ پھر لاہور سیکنڈری بورڈ سے فاضل عربی کا امتحان ۱۹۸۶ء میں درجہ دوم میں پاس کیا

۱۸۔ علی احمد سندیلوی، مفتی: حاشیہ ”مکمل العلماء اپنے خطوط کے آئینے میں“، محرمہ ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۷ء
۱۹۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: حافظ جی مولوی رحمہ اللہ، نور نور پھرے، ص ۳۸ مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

۔۔۔۔۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں درس نظامی کی تکمیل کی اور عظیم المدارس کے درجہ عالیہ کے امتحان میں شعبان ۱۴۰۷ھ / اپریل ۱۹۸۷ء میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اور رتبی مدارس کے مروجہ درجات میں سے درجہ ”ممتاز“ حاصل کیا۔۔۔۔۔ اور کل ۸۰۰ نمبروں میں سے ۵۳۰ نمبر لے۔

انہوں نے اس امتحان میں ”امام احمد رضا اور عیسائیت“ کے عنوان سے تحقیقی مقالہ تصنیف کیا۔۔۔۔۔ ۱۴۰۷ھ۔۔۔۔۔ پھر عظیم المدارس کی جاری کردہ سند الشہادۃ العالیہ (جو کہ ایم۔ اے کے برابر تصور کی جاتی ہے) کی بنا پر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد سے ایم۔ اے عربی کیا۔ ۱۴۱۰ھ

ان دنوں عالم اسلام کی عظیم یونیورسٹی جامعہ الازہر شریف، مصر میں ایم۔ فل کا مقالہ لکھ رہے ہیں۔ جس کا عنوان ہے:

”الشیخ احمد رضا شاعر عربیہ“۔ ۱۴۲۰ھ

ایم۔ فل کا یہ مقالہ دو الکترن ذوق مرسی ابو العباس (استاذ کلیۃ الدراسات الاسلامیۃ والعربیۃ، قسم اللغۃ العربیۃ و آدابہا، جامعہ الازہر) کی نگرانی میں لکھ رہے ہیں۔ ۱۴۲۰ھ

انہوں نے مولانا ممتاز احمد سیدی کے مقالہ پر مقدمہ تحریر کروایا ہے جس میں پہلے امام احمد رضا ربیلوی کے بارے میں پھر سیدی صاحب کے بارے میں تاثرات لکھوائے ہیں، آخر میں اپنا تعارف کروایا ہے سیدی صاحب کے بارے میں انہوں نے ۲۸ اپریل ۱۹۹۸ء کو فرمایا:

”دوسری شخصیت اس طالب علم کی ہے جو شیخ احمد رضا خاں کے شعر و ادب سے گہری محبت رکھتا ہے، اس کی اس محبت نے ہمیں اس امر پر ابھارا ہے کہ ہم اپنی توجہ شیخ احمد رضا خاں کے عربی کلام پر مرکوز کر

۲۰۔ محمد مسعود احمد، ”الکترن“، امام احمد رضا اور عالمی جامعات، ص ۳۱ مطبوعہ ”صداق کھار“ ۱۹۹۰ء
۲۱۔ انور بیگ، ”ماہنامہ اخبار اعلیٰ سنت“، لاہور شمارہ اگست ۱۹۹۷ء
۲۲۔ ”ماہنامہ نور العقب“، بیسویں دور، ص ۶۲، شمارہ مئی ۱۹۹۸ء
۲۳۔ جلیلہ امام احمد رضا کالفرس، ”انارچی“ ص ۱۵ شمارہ ۱۹۹۸ء

دیں، اس طالب علم نے کلمۃ الدرامات الاسلامیۃ والعربیۃ کا حصہ عربی میں ایم فل کا مقالہ رجسٹر کروایا ہے۔

ہم نے دیکھا ہے کہ وہ پوری مستعدی اور جدوجہد کے ساتھ علم کی طرف متوجہ ہے، مجھے امید ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے ذوق و شوق کی بدولت بہت جلد اپنی تحقیق کا کام مکمل کر لے گا۔ اس طالب علم نے صرف شخصیت پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ وہ ذوق شعری کا حامل بھی نظر آتا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو؟ جب کہ ہمارے شاعر کا دیوان عربی ”ہاتین الغلوں“ تین سو پچاس صفحات پر مشتمل ہے، ہمارے شاعر نے متعدد اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی ہے اور ان اصناف میں انہوں نے عقل کو حکم دیا ہے، خواہش نفسانی کو مسابہ نہیں ہونے دیا، ان کی خواہش ان کی عقل ہے اور عقل خواہش ہے اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ ان کے نزدیک دین ہی سب سے بڑا پیمانہ اور معیار ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کا لکھنا پڑنا ہے، حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب ہی ان کی مراد اور کرزو ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی ان کی زندگی کا مقصد و محور ہے۔

وطن (پاک و ہند) نے دونوں شخصیتوں کو جمع کر دیا ہے، لغت عربی اور اس کے آداب کے شعبے سے متعلق پاکستانی طالب علم ممتاز احمد ہیں جو ہمارے شاعر کے کلام پر پوری توجہ صرف کر رہے ہیں، انہوں نے نہ صرف ہمارے شاعر کا عربی کلام جمع کیا ہے بلکہ اس کے مطالب، اغراض اور فنی خوبیوں کو بھی جمع کر رہے ہیں اور عقوبت اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے، انہوں نے عربی دیوان کے ہر شعر پر بحث کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی دفعہ دیوان کے محقق (شیخ سید حازم) سے بھی مدد حاصل کی ہے۔

ہم نے اس طالب علم میں اخلاقی درستی پائی ہے، اگر اس درستی کو علم

کے شوق کے ساتھ جمع کر دیا جائے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں تو ہم اس محقق طالب کو وہ علمی اور تحقیقی مقام دے سکتے ہیں جس کے وہ لائق ہیں، ہمیں بتایا ہے کہ وہ خلیل القدر علماء کی نیک اولاد سے تعلق رکھتے ہیں اور جس گھر میں انہوں نے پرورش پائی ہے وہ علم اور تقویٰ کا گھر ہے، میری ان سے کئی دفعہ ملاقات ہوئی ہے، ہر ملاقات میں وہ اپنا جدوجہد اور تحقیق کا نتیجہ پیش کرتے ہیں، جن سے اس محقق کی جدوجہد اور دلچسپی کا پتا چلتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا مجھ پر یہ بڑا احسان ہے کہ اس نے مجھے تحقیق کا وہ دلدارہ فاضل عطا کیا ہے جو علم سے سیر نہیں ہوتا، بلکہ وہ ہمیشہ مزید کی طلب میں رہتا ہے اور وہ علما تک ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں سکھائی ہے ارشاد رہائی ہے:

وَقُلْ دَبَّ زَيْنِي عِلْمًا

سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپ کا ارشاد برحق اور آپ کی خبر سچی ہے:

منہو مان لہا شبعان و طالب ہیں جو سیر نہیں ہوتے

میری رائے میں یہ محقق پہلی قسم کا طالب (یعنی غالب علم) ہے، میں اپنی جگہ سوچا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے پہلی قسم کا طالب مل گیا ہے، جو کچھ میں بول رہا ہوں اسے یہ محقق صاحب لکھ رہے ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں ان کی وہ صفات بیان کرتا جن کے بیان کی انہیں حاجت نہیں ہے، ہم نے ان میں ایفائے عہد اور اچھے اخلاقی پائے ہیں۔ حسنِ اخلاق طالب علم اور اس کے مطلوب یعنی علم کے درمیان رابطہ کو مکمل کرتا ہے۔

اس وقت جو بات میرے ذہن میں آ رہی ہے وہ یہ ہے کہ حسنِ اخلاق اور خاندانی فضیلت جو ہمارے شاعر میں پائی جاتی ہے وہ ان کے طالب

میں بھی پائی جاتی ہے اور اگر آپ چاہیں تو یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ شاعر اور محقق میں ایک کشش پائی جاتی ہے۔ فاضل محقق کے خاندان کی عمدگی کو ذہن میں رکھئے

مشہور مقولہ ہے: النفس من معدنہ لا یستغرب

شے اپنی کان سے اجنبی نہیں ہوتی۔

کتنے لطیف معانی والے اشعار ہیں، میں جن کے پاس غصہ بے بغیر مگر کیا، لیکن فاضل محقق اس خصوصی تعلق کی بنا پر جو طالب علم اور عالم کے درمیان ہے عالم سے میری مراد شاعر احمد رضا خاں ہیں جن کے اشعار محقق کو روک لیتے ہیں، چنانچہ فاضل محقق شعر کا جو مطلب سمجھتے ہیں دو میرے سامنے بیان کرتے ہیں تو میرے فہم کی مدد سے مطلب ان کے ذہن میں زیادہ واضح ہو جاتا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مستعد، چہرہ وادب و واضح والا اور شعری ذوق رکھنے والا طالب علم عطا فرمایا ہے تیسری صفت (شعری ذوق) اس طالب علم کے لئے ضروری ہے جو ادبی تحقیق کرنا چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ خیریت کے ساتھ انہیں تحقیق مکمل کرنے اور ہمیشہ علم کی طرف متوجہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور جس طرح ہمارے شاعر (امام احمد رضا بریلوی) کو بلند مقام عطا فرمایا ہے انہیں بھی عطا فرمائے۔

بیعت و ارادات:

مولانا ممتاز احمد سیدی ۱۹۸۷ء میں خواجہ غلام سدید الدین علیہ الرحمہ معظم آباد (سولہ شریف) کے ہاتھ پر سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ میں بیعت ہوئے۔۔۔۔۔ انہیں مکہ معظمہ کے نامور عالم شیخ سید محمد علوی مالکی مدظلہ سے حدیث شریف روایت کرنے کی اجازت

اصل ہے، ۲۷ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۹ھ / ۲۰ / نومبر ۱۹۹۵ء کو جاری کی گئی۔ ۱۴۳

علمی خدمات:

اپنے والد گرامی کی طرح مولانا ممتاز صاحب بھی عربی زبان سے خصوصی شغف رکھتے ہیں۔ انہوں نے بیشتر عربی مقالات کا اردو ترجمہ کر کے عرب قلم کاروں اور ان کی کارشات سے اہل اردو کو مستفیض کیا ہے۔ عرب ممالک میں ہونے والے کام کے انداز اور تحقیق کو شعارف کرایا ہے۔ اسی طرح اردو تصانیف اور مقالات کا جدید عربی میں ترجمہ کر کے اہل سنت کا پیغام عالم عرب تک پہنچانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔۔۔۔۔ عربی زبان کا تو جیسے انہیں جنون ہے، عربی زبان سے جیسے انہیں عشق ہے۔۔۔ آپ اپنے والد گرامی کا پر تو ہیں۔۔۔ ذیل میں ہم ان کی علمی کاوشوں کا جائزہ پیش کر رہے ہیں۔

اردو سے عربی تراجم:

عنوان	مصنف	مقام اشاعت سن اشاعت
۱۔ امام رضا خاں بریلوی۔۔۔ (مقالہ برائے)	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد عمان	۱۹۹۱ء
مجمع المکمل لبحوث الحضارة الاسلامیہ (عمان)		
۲۔ امام احمد رضا اور رد بدعات۔۔۔ بعنوان	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد لاہور	۱۹۹۳ء
"دور الشيخ امام احمد رضا البندی البریلوی"		
۳۔ امام احمد رضا بریلوی کی شخصیت۔۔۔ بعنوان	مولانا کوثر نیازی لاہور	
"الامام احمد رضا البندی البریلوی وشخصيته المتواضعة"		
۴۔ سید الادبیاء	علامہ جلال الدین احمدی بھارت	
۵۔ اکامات القیامہ	امام احمد رضا خاں بریلوی لاہور	۱۹۹۸ء
۶۔ طرد الافاق من محی حادہ رفع الرقاعی	امام احمد رضا خاں بریلوی لاہور	۱۹۹۸ء

عربی سے اردو تراجم:

۴۳۳۔ بروایت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری ۲۳ محرم ۱۳۱۹ھ / ۲۱ مئی ۱۹۸۸ء بروز جمعرات

۱۔ دینی کے مسائل، ماضی اور حال کے جائزہ

علی گڑھ اسلامی

۱۹۷۷ء

۲۔ عالمی اسلام کا دور

عالمی اسلام

۱۹۷۸ء

۳۔ جنت معلیٰ علیہ السلام، جنت النبی

۱۹۷۹ء

۱۹۸۰ء

۴۔ جنت کی صورت، جنت النبی علیہ السلام

۱۹۸۱ء

۱۹۸۲ء

۵۔ جنت کی صورت، جنت النبی علیہ السلام

۱۹۸۳ء

۱۹۸۴ء

۶۔ جنت کی صورت، جنت النبی علیہ السلام

۱۹۸۵ء

۱۹۸۶ء

۷۔ جنت کی صورت، جنت النبی علیہ السلام

۱۹۸۷ء

۱۹۸۸ء

۸۔ جنت کی صورت، جنت النبی علیہ السلام

۱۹۸۹ء

۱۹۹۰ء

۹۔ جنت کی صورت، جنت النبی علیہ السلام

۱۹۹۱ء

۱۹۹۲ء

۱۰۔ جنت کی صورت، جنت النبی علیہ السلام

۱۹۹۳ء

۱۹۹۴ء

فارسی سے اردو تراجم

۱۔ جنت کی صورت

عزت علیہ السلام

۱۹۷۷ء

تحقیقی مقالات:

۱۔ امام احمد رضا اور روایت

لاہور

۱۹۸۷ء

۲۔ ادوات الفہم فی القرآن

اسلام آباد

۱۹۹۳ء

عربی میں مقدمات:

عنوان

مصنف

مطبوعہ

سن اشاعت

۱۔ تراجم المحدثین

مولانا غلام نصیر الدین

لاہور

۱۹۹۳ء

عربی میں تعارف شخصیات:

۱۔ علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری

مشمولہ "من عقائد اہل السنہ" لاہور

۱۹۹۰ء

۱۔ علامہ محمد جلال الدین امجدی مشمولہ "تعلیم النبی" لاہور

اردو مضامین و مقالات:

۱۔ دیواریں میرے وطن کی

ہفت روزہ "اسلام آباد"

۵ دسمبر ۱۹۹۱ء

۲۔ جنت کی صورت، جنت النبی علیہ السلام

ہفت روزہ "اسلام آباد"

۳ اگست ۱۹۹۳ء

۳۔ خون خونِ تعلیم امن

ہفت روزہ "اسلام آباد"

۳ مارچ ۱۹۹۴ء

۴۔ جامعہ تاج محل کی سرگزشت ہے

ہفت روزہ "اسلام آباد"

۳ مارچ ۱۹۹۴ء

۵۔ "۱۲" حیرت سے ابالے تک "اور "پیشہ کے گھر"

ہفت روزہ "اسلام آباد"

۲۹ ستمبر ۱۹۹۴ء

مشمولہ "تعلیم النبی" لاہور

۲۹ ستمبر ۱۹۹۴ء

۶۔ جنت کی صورت، جنت النبی علیہ السلام

ہفت روزہ "اسلام آباد"

۲۹ ستمبر ۱۹۹۴ء

۷۔ جنت کی صورت، جنت النبی علیہ السلام

ہفت روزہ "اسلام آباد"

۲۹ ستمبر ۱۹۹۴ء

۸۔ جنت کی صورت، جنت النبی علیہ السلام

ہفت روزہ "اسلام آباد"

۲۹ ستمبر ۱۹۹۴ء

۹۔ جنت کی صورت، جنت النبی علیہ السلام

ہفت روزہ "اسلام آباد"

۲۹ ستمبر ۱۹۹۴ء

۱۰۔ جنت کی صورت، جنت النبی علیہ السلام

ہفت روزہ "اسلام آباد"

۲۹ ستمبر ۱۹۹۴ء

مولانا مشتاق احمد قادری

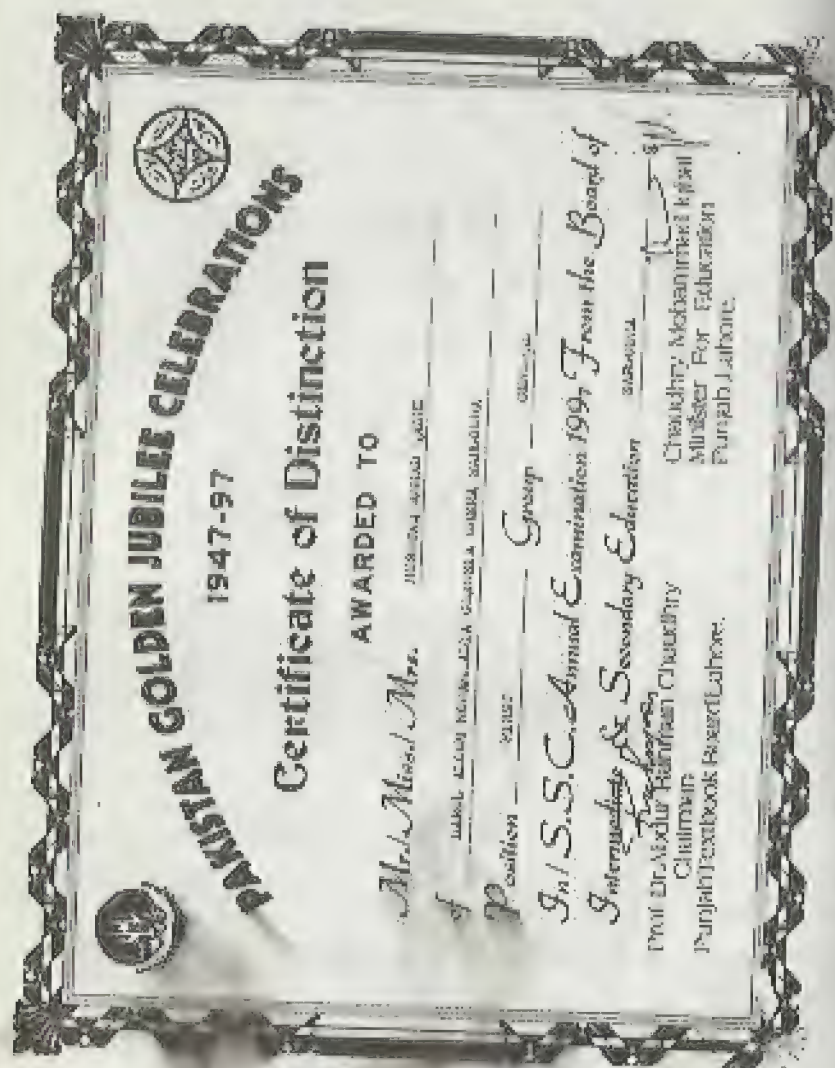
آپ علامہ شرف صاحب کے ننھے صاحبزادے ہیں۔

ولادت:

مولانا مشتاق صاحب کی ولادت ۱۸ دسمبر ۱۹۷۷ء بروز اتوار لاہور میں ہوئی۔

تعلیم:

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، پشاور شریف میں زیر تعلیم ہیں۔ گذشتہ سال ۱۹۹۷ء میں انہوں نے میٹرک (آرٹس) میں سرگودھا پور میں ٹاپ کیا۔ اور دو گولڈ میڈل حاصل کئے۔



No 430



BOARD OF INTERMEDIATE & SECONDARY EDUCATION, SARGODHA
MERIT CERTIFICATE

SECONDARY SCHOOL (ANNUAL) EXAMINATION, 1997
(GENERAL GROUP) (AMONGST BOYS)

This is to Certify that Mushtaq Ahmad Qadri
Son/Daughter of Muhammad Abdul Hakeem Sharaf Qadri
Registered No. 9119-a-97 Roll No. 9119
of the Bazui-Ahmad Muhammadiya Ghousia, Bhera (Sargodha)
Passed in Grade A-One the Secondary
School Examination, of the Board of
Intermediates and Secondary Education, Sargodha, held
in March-April, 1997 obtaining 720 marks.

He/she secured First position in order of merit.

Muhammad Rafiq

SARGODHA
Dated ...26 June, 1997

Secretary,
Board of Intermediate & Secondary Education, Sargodha.
M. H. Khan

ماہنامہ ضیائے حرم لاہور نے ان کی اس نمایاں کامیابی کو یوں خراج تحسین پیش کیا:
مدیر ماہنامہ ضیائے حرم لاہور نے اپنے ادارہ میں بھرتی کیا:

”آئے زمانہ ہمارے ساتھ چلے“

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بمبھیرہ ضلع سرگودھا کی نصابی سرگرمیوں کو سراہا ہے۔۔۔ اس ادارہ کے طلبہ تقریباً ۵۰ کے قریب گولڈ میڈل حاصل کر چکے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔

”اس سال بھی میٹرک کے امتحان میں اسی ادارہ کا ہونمار طالب علم

اول رہا۔۔۔۔۔ گولڈن جوبلی کے موقع پر اس ادارہ کے طالب علم

مشتاق احمد قادری کو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی طرف سے طلائی تمغہ

بھی دیا گیا۔۔۔۔۔ اور ساتھ ہی ادارہ کو حسن کارکردگی کی ضمیمہ بھی

پیش کی گئی۔۔۔۔۔ ادارہ ضیائے حرم دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے بانی اور

پرنسپل پیر محمد کرم شاہ الاذہری ذیہ مجدد، جملہ اساتذہ و طلبہ و ادارہ

کے معاونین کو اس گراں قدر کامیابی پر ان ادارتی سطور میں مبارکباد

پیش کرتا ہے۔“ ۱۲۶

واضح رہے کہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بمبھیرہ شریف کے ہونمار طلبہ یوں تو ہر سال امتیازی حیثیت میں کامرانی سے ہمکنار ہوتے رہتے ہیں، لیکن مولانا مشتاق احمد قادری کی کامیابی پر جو اہتمام کیا گیا اس سے قبل کسی طالب علم کے اعزاز میں نہیں کیا گیا۔

اسی طرح ماہنامہ ”مدارس چانکز“ لاہور نے بھی اس امتیازی بھکردگی کو سراہا ہے۔

”دنیاے تحقیق میں شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کا نام

ایک معجزہ حوالہ ہے۔ ان کی شخصیت ہمہ جہت ہے۔ وہ اسلاف کے

حقیقی روپ کی صورت میں روشن مثال بن کر ہمارے درمیان جلوہ

افروز ہیں۔

ان کے صاحبزادے محمد مشتاق احمد قادری عظیم علمی و روحانی درسگاہ مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بمبھیرہ شریف میں زیر تعلیم ہیں۔ میٹرک کے گذشتہ امتحان میں انہوں نے سرگودھا بورڈ میں امتیازی نمبروں سے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ جس کے اعتراف میں وزارت تعلیم کی طرف سے انہیں خصوصی سرٹیفکیٹس دیئے گئے۔ ان کے تعارف کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے۔ کہ وہ قبلہ شرف قادری صاحب جیسے عظیم باپ کے بیٹے ہیں۔“ ۱۲۷

بیعت و ارادت:

مولانا مشتاق صاحب مولانا اختر رضا خاں قادری رضوی بریلوی کے دست حق

پرست پر سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت ہوئے۔

علمی خدمات:

اپنے والد گرامی اور برادر محترم کے تقیج میں مولانا مشتاق صاحب نے بھی قریطاس و

قلم سے رشتہ استوار کیا۔ انہوں نے مختلف عنوانات کے تحت لکھا۔ فکر انگیزی اور درد

مندی ان کی تحریروں کا خاص عنصر ہے۔ ان کے ایک مقالہ خصوصی ”علمی زوال۔۔۔۔۔

فکر اقبال کی روشنی میں“ کو مدیر ”دلیل راہ“ نے خواب سراہا۔ وہ صاحب مقالہ کے جواہر

واقف کے ہائے میں یوں رطب اللسان ہیں۔

”محراب میں بیٹھ کر جن عظیم لوگوں نے علم، ادب اور صحافت کی دنیا

میں تحقیق اور ادراک کی خوشبو بانی“ ان میں عبدالحکیم شرف قادری

کا نام بڑا محترم اور محبت کے لائق ہے۔ ان کی شخصیت کا ایک جگہ لانا پہلو

یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کو حسن تربیت کا شاہکار بنا رہے ہیں۔ پچھلے

دنوں شرف نے اپنے بیٹے کی ایک تحریر ”دلیل راہ“ کے نام بھیجی جس

غير مطبوعه שתילא:

۱۔ مجدد ملت اور حکیم الامت
۲۔ اقبال اور قرآن
۳۔ ضیاء الامت کی شخصیت کے تعمیری عناصر

حافظ غلام احمد علامہ صاحب کے سب سے چھوٹے بیٹے ہیں۔ ان کی ولادت ۱۹۸۸ء ۱۰/ ستمبر ۱۹۸۸ء بروز اتوار کو لاہور میں ہوئی۔ ان کے مشاغل کے بارے میں علامہ صاحب لکھتے ہیں:

عافتہ شمار احمد قادری صاحب مولانا روحان رضا خاں سے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت ہیں۔ ان کے والد گرامی نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے سلوک کے مراحل بھی طے کرائے۔

۱۹۹۔ انگریزی ماہنامہ نیو نے اپریل ۱۹۱۰ء - شمارہ نمبر ۱۱۹ء

”ہائی ہندوستان“ کا چوتھا ایڈیشن انڈیا سے شائع ہوا تو مولانا عبدالشاہد خاں شروانی نے اس میں ایک باب ”مقدمہ اور اس کے متعلقات“ کا اضافہ کیا تھا۔ اس میں نہ صرف علامہ فضل حق خیر آبادی کے خلاف قائم کئے گئے مقدمہ کی تفصیل درج ہے بلکہ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں علامہ کی شمولیت پر اٹھائے گئے شبہات کا بھی ازالہ کیا گیا ہے۔۔۔۔۔ حافظ غلام احمد قادری نے نہ صرف یہ باب پاکستان ایڈیشن میں شامل کر دیا ہے بلکہ امام احمد رضا خاں بریلوی کی مشہور زمانہ نعت

لم یات ظہیرک فی نظر

پر علامہ فضل حق خیر آبادی کی صاحبزادی حرم خیر آبادی کی تصنیب بھی شامل کر دی ہے۔ اس طرح اس ایڈیشن کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔

وہ مختوب علامہ محمد عبدالکیم شرف قادری صاحب کی عربی تصنیف ”من عقائد اہل السنۃ“ کا اردو ترجمہ شائع کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ نیز حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی تار زمانہ تصنیف لطیف ”تحصیل التعارف فی معرفۃ الملک والصفوف“ کا اردو ترجمہ بھی شائع کر رہے ہیں یہ ترجمہ علامہ محمد عبدالکیم شرف قادری صاحب نے کیا ہے۔۔۔۔۔ حافظ صاحب درس نظامی کی مختصر اور ابتدائی کتب کے تراجم اور حواشی شائع کرنے کا بھی پروگرام رکھتے ہیں۔

بھوہ تعالیٰ ان کے عزائم بڑے بلند ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر وہ غیب سے وسائل کی قزوائی عطا فرمادے تو یہ نثر و نثر کی دنیا میں انقلاب برپا کر دینے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دین متین کی مثالی خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور اشاعت دین کے راستے میں حائل ہونے والی مشکلات دور فرمائے۔ آمین!

باب

چند ادارے
وابستگی — تناظر

نگری اور نظری اعتبار سے مرکزی مجلس رضا لاہور اہل سنت و جماعت کالینک
مستتر مشنری ادارہ رہا۔۔۔۔۔ غالباً ۱۹۶۸ء میں اس کا قیام عمل میں آیا اور دسمبر ۱۹۸۶ء میں
منسوخ ہوا۔۔۔۔۔ منسوخ کے وقت مجلس رضا کی مقبولیت ہم عروج پر تھی۔۔۔۔۔

مرکزی مجلس رضا لاہور نے اہل سنت و جماعت کو لٹریچر کی اہمیت کا شعور دیا۔ اس کی بھرپور کوششوں سے ملک بھر میں بیداری کی ایک نئی لہر دوڑ گئی۔ گویا ایک فکری انقلاب آ گیا۔

مرکزی مجلس رضا لاہور نے نشاۃ ثانیہ کے طور پر کچھ عرصہ قبل پھر کام شروع کیا ہے۔ اسے ہنگامہ بھی رابٹل کے لئے بہنامہ ”جہانِ رضا“ بھی جاری کیا ہے۔

مرکزی مجلس رضا لاہور اہل سنت کی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ اس کی تاریخ مرتب ہونی چاہیے۔۔۔ علامہ شرف صاحب کی مرکزی مجلس رضا سے دیرینہ وابستگی دینی۔۔۔ بلکہ یوں کہہ لیں کہ ان کی شخصیت بھی اسی تاریخ کا ایک اہم ترین حصہ ہے۔۔۔ آئیے ان کے حصے کی باتیں انہی سے سنتے ہیں۔

مرکزی مجلس رضا، لاہور

غالباً ۱۹۷۸ء کی بات ہے، اس وقت راقم دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور

۱۔ جیسا کہ روزنامہ پاکستان ۱۱ اور شمارہ ۲۳ اپریل ۱۹۸۱ء میں یہ خبر شائع ہوئی تھی: ”مرکزی مجلس رضا“ اور نے چار سال کے قتل کے بعد اس روزنامہ اشاعتی کام شروع کر دیا ہے۔“

میں مدرسہ مجلس رضا نے پہلے پہل رسالہ "تجلی السعۃ بخیرۃ" از امام احمد رضا بریلوی شائع کیا تھا۔ مجھے شوق پیدا ہوا کہ مجلس کے بانی اور اس کے روح رواں جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ کی ملاقات اور زیارت کروں۔ "یاد اعلیٰ حضرت" نئی چھپی تھی۔ اس کا ایک نسخہ لے کر حکیم صاحب کے مطب واقع ۵۵۔ ریلوے روڈ لاہور حاضر ہوا۔

علامہ تاجش قصوری "مہمد اسلام" مولفہ علامہ نسیم مستوی مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور ۱۹۹۸ء کے "مکمل سہول" میں مرکزی مجلس رضا لاہور کے قیام کا پس منظر بیان فرماتے ہیں:

"مہمد اسلام بریلوی" سے مکمل سہولیت اعلیٰ حضرت "ازنگاہ العبد المذنب مولانا محمد ظفر الدین احمد ہمدانی رحمہ اللہ۔۔۔۔۔" سوانح امام احمد رضا "از مولانا بدر الدین احمد قادری رحمہ اللہ تعالیٰ یا پھر خطیب مشرق علامہ شقائق احمد نقاشی فیض الرحمن کے ماہنامہ "پاسپن" کا امام احمد رضا نمبر ہی امام اہل سنت کی حیات مبارکہ پر موجود تھا ان کے علاوہ اور کوئی قابل ذکر کتاب موجود نہ تھی۔ جس سے فاضل بریلوی کے ملاقات سے استفادہ کیا جاسکتا۔

البتہ پاکستان میں حضرت الحاج جرسید محمد معصوم شہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ پہلی نوری کتب خانہ لاہور نے اعلیٰ حضرت کے رسائل کی اشاعت پر توجہ فرمائی اور متعدد رسائل سے ان کا تعاون ہوا۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت سید ابوالخیر کاتھوری رحمہ اللہ تعالیٰ امام اعلیٰ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور نے بھی اشاعت رسائل میں خوب کام کیا۔ اسی انجام میں علامہ محمد عبدالکیم شرف قادری مدظلہ نے "یاد اعلیٰ حضرت" کے نام سے ایک خوبصورت رسالہ مرتب فرمایا۔ نیز بہت سے رسائل کو جدید کتابت و طباعت سے کراست کیا۔ جن کے ذریعہ امام اہل سنت کی زندگی کے مختلف گوشوں کو عیاں کرنے کی طرح ڈاکیومنٹ "مہمد اسلام بریلوی" کو ہی اس سلسلہ کا اولین ماخذ قرار دیا جاسکتا ہے۔ گو اعلیٰ حضرت کی ذات والاثر کتب پر اب تک اتنا وسیع کام ہوا اور ہو رہا ہے جس کی مثال ہمیں ملتی اس اکیلی ذات پر پاک دہند میں چھوٹے بڑے اچھے اچھے اشاعتی ادارے قائم ہو چکے ہیں جن کا شمار کاغذ اور!

مجلس رضا لاہور کے چیلٹ فارم پر بہت ہی عمدہ اور تاریخی کام کا آغاز ہوا۔ پھر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا گراپی کا قیام مکمل میں آیا۔ مجلس رضا لاہور بنگالوں اور بیگانوں کی فکر کا شکار ہوئی تو رضا اکیڈمی ڈارچے کو نکلنے کا سہارا ثابت ہوئی۔

اگر طرفوں میں ہو کشمی تو ہو سکن ہیں تدبیریں
اگر کشمی میں طرفوں ہو تو کیا تدبیریں کام آئیں

کشمی رضا کو طرفوں کی زد سے بچانے کے لئے چند اہل درد و محبت آگے بڑھے۔ جن میں ماہر وضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی نقشبندی "علامہ حضرت مفتی محمد عبدالقیوم بزاز دہلوی" علامہ محمد عبدالکیم شرف قادری "الحاج محمد مقبول احمد ضیائی کھڑکی نے سہارا دیا اور کام رکھنے نہ پایا بلکہ پہلے سے بھی زیادہ ہونے لگا۔ یہ غلام بھی ان بزرگوں کے ساتھ چل رہا ہے۔"

حکیم صاحب اس وقت موجود نہیں تھے۔ واپس ہری پور پہنچا۔ "یاد اعلیٰ حضرت" کے اگلے سے حکیم صاحب کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ یہ تھا پہلا رابطہ!

پھر سترہ اٹھارہ سال قیامت میں گزارے۔ ہری پور کے بعد دو سال پکواں رہا۔ وہاں اعلیٰ خط کتابت کا رابطہ بدستور رہا۔ اسی دوران "ترجمان اہل سنت" نکراچی نے ایک مقالہ شائع کر دیا جس میں کچھ غلط باتیں درج تھیں۔ حکیم صاحب اس سے اس قدر دل برداشتہ ہوئے کہ مجلس کو توڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ راقم اس وقت محض انہیں مطمئن کرنے کے لئے لاہور آیا۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ اس وقت حکیم صاحب نے درخواست قبول کر لی اور مجلس کا نام جاری رکھا۔

۲۱ مارچ ۱۹۷۲ء کے تحریر کردہ مکتوب میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب نے تحریر فرمائی:

"آپ کے تشریف لے جانے کے بعد علامہ عبداللطیف ازہری کا خط موصول ہوا۔ جسے پڑھ کر حوصلہ بڑھا کہ ابھی کچھ لوگ موجود ہیں جن میں مسلک کی حیثیت و غیرت موجود ہے اور اپنی غلطی کو تسلیم کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی آپ کی دعا اور غلوس کا نتیجہ ہے۔ بہر حال اب یہ خوشخبری سنئے کہ میں پورے طور پر مجلس سے وابستہ رہنے کا عہد کرتا ہوں، فکر نہ کیجئے۔"

مجلس رضا سے رابطہ کسی مادی اور دنیاوی فائدے کے لئے نہیں تھا، صرف مسلک اہل سنت کی خدمت اور اشاعت مطلوب تھی۔ پھر حکیم صاحب کی شفقت و محبت اور نگہن باعث کشش تھی کہ مولانا محمد خٹناش قصوری (مرید کے) مولانا الحاج محمد مقبول احمد قادری ضیائی اور راقم ایسے لوگ اپنی توانائیاں اور اپنے اوقات مجلس کی نذر کرنے میں خوش محسوس کرتے تھے۔

حکیم صاحب مدظلہ کے ایماء پر کہیں کوئی کتاب لکھی جا رہی تھی۔ کسی کتاب کا ابتدا اپنے کھٹا جا رہا تھا کسی کتاب کی ترمیم اور پروف ریڈنگ کا کام انجام دیا جا رہا تھا۔ آج پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی عنایات پر جبین نیاز جھک جاتی ہے کہ اس کریم نے مجھ

ایسے بے بضاعت سے کتاب لے لیا۔

درج ذیل سطور میں ان کتابوں کی فہرست پیش کی جاتی ہے جن کے ساتھ راقم کا کسی نہ کسی نوع کا تعلق رہا۔

۱۔ فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں (۱۹۷۱ء)

مرتب پروفیسر انور محمد مسعود احمد

راقم نے اس تحقیقی کتاب پر نظر ثانی کا اعزاز حاصل کیا۔

۲۔ سوانح سراج الفقہاء (۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء)

حضرت سراج الفقہاء مولانا سراج احمد کھن بیلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا تذکرہ نیز ان کا استفادہ اور امام احمد رضا بریلوی کا نواب ضروری وضاحتی حواشی کے ساتھ راقم کی تحریر۔

۳۔ المعجم المصنفات المتعبد (اپریل ۱۹۷۳ء)

تالیف ملک اعداء مولانا محمد عفر الدین قادری رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ امام احمد رضا بریلوی کی ۱۳۲ھ تک کی ساری تین سو تصانیف کی فہرست 'راقم نے اس کی پروف ریڈنگ کی۔

۴۔ اجلی الاعلام ان الفتویٰ مطلقاً علی قول الامام (۱۹۷۵ء)

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کا یہ رسالہ بھی مجلس رضا نے شائع کیا تھا۔ اور اس پر راقم نے عربی میں تعارف لکھا تھا۔ بعد میں یہ رسالہ منظمۃ الدعوة الاسلامیہ کی طرف سے بھی شائع ہوا۔

حقیقت یہ ہے کہ محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ نے مجلس رضا قائم کر کے اہل سنت و جماعت کے عوام و خواص کو پڑھنے لکھنے کا شعور عطا کیا اور مجھ ایسے نو آموز قلم کاروں کی حوصلہ افزائی ہی نہیں راہنمائی بھی کی۔ یہی وجہ تھی کہ ہم جیسے لوگ ان کے بست فزک تھے اور بڑے بڑے علماء مشائخ ان کی زیارت کے لئے آ پا کرتے تھے۔

۵۔ تذکرہ اکابر اہل سنت (۱۹۷۶ء)

جب مولانا شاہ محمود احمد قادری مدظلہ کلن پور میں "تذکرہ علماء اہل سنت" لکھ رہے تھے اس وقت راقم جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور میں مدرس تھا۔ حکیم صاحب کے پاس پر راقم نے کچھ علماء اہل سنت کے حالات انہیں کانپور بھجوائے۔ مولانا شاہ محمود احمد قادری نے اس امر کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا:

"حکیم صاحب کے توجہ دلانے پر حضرت مولانا عبدالحکیم شرف

لاہوری صدر المدر سین دارالعلوم رحمانیہ اسلامیہ ہری پور ضلع

ہزارہ نے صوبہ سرحد کے علماء کے احوال اور مسائل فرمائے احقر ان کا

بھی شکر گزار ہے۔"۔ ۳۔

یہ تذکرہ ۱۹۷۲ء میں کانپور سے شائع ہوا۔ ایک دن حکیم صاحب کے مطلب پیشے ہوئے ماہنامہ ضیائے حرم لاہور کے ایڈیٹر ڈاکٹر عابد نظامی نے یہ تذکرہ دیکھا تو کہنے لگے کہ اس میں سے پاکستان کے علماء کے حالات و سوانح لے کر ضیائے حرم میں شائع کر دیے جائیں۔ حکیم صاحب نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ "پاکستان کے علماء و مشائخ پر لکھوانا ہے تو ان سے لکھوا لیں۔" انہوں نے کہا "صحیح ہے۔" مجھے کہا کہ "آپ لکھیں۔"

میں نے لکھنا شروع کر دیا۔ دو سو صفحے لکھ کر انہیں دکھائے تو نظامی صاحب نے کہا کہ پیر صاحب (پیر کرم شاہ الازہری رحمہ اللہ تعالیٰ۔ متوفی ۱۰ ذی الحجہ ۱۴۱۸ھ / ۱۸ اپریل ۱۹۸۸ء) اس مسودے کو ملاحظہ فرما کر پاس کر دیں گے تو ہم ضیائے حرم کا نمبر نکال دیں گے۔ مسودہ پھیرہ شریف بھیج دیا۔ ضیائے حرم میں ایک دو ماہ اشتہار بھی آیا کہ ہم عنقوبت علماء اہل سنت نمبر "شائع کر رہے ہیں۔ یہ اطلاع بھی ملی کہ پیر صاحب نے مسودہ پاس کر دیا ہے اس کے باوجود نامعلوم وجہ کی بنا پر نظامی صاحب نے خاموشی اور بے تعلقی کی چادر اوڑھ لی۔ اس طرح فہرست کی نوبت نہ آئی۔

لیکن حکیم صاحب کے مسلسل تعاون اور حوصلہ افزائی نے آخر وہ دل اور شکستہ قلم نہ

ہونے دیا۔ آبرو کے اہل سنت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ نے نہ صرف تمام مسودہ ملاحظہ کیا بلکہ اس پر مقدمہ بھی لکھا۔ حکیم صاحب نے بھی تقویٰ لکھی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سن ۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۶ء میں چھ صد صفحات پر مشتمل ”مذکرہ اکابر اہل سنت“ منظر عام پر آگیا۔ اس وقت تک اس کے چار ایڈیشن پاکستان میں اور ایک ایڈیشن ہندوستان میں چھپ چکا ہے۔ فانحمد للہ علی ذلک۔

۶۔ رسالۃ فی علم الجعفریہ (۱۳۰۰ھ / ۱۹۸۰ء)

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کا مختصر رسالہ بزبان عربی جس پر راقم نے عربی زبان میں مختصر تعارف لکھا۔

۷۔ تمہید ایمان، بزبان پشتو (۱۳۰۱ھ / ۱۹۸۱ء)

مولانا خورشید احمد شاہد قادری، مالکنڈ ایجنسی مردان نے راقم کے ایماء پر پشتو میں ترجمہ کیا اور اس کا انتساب بھی راقم کے نام کیا۔

۸۔ الوسائل الرضویۃ للمسائل الجعفریۃ (۱۳۰۳ھ / ۱۹۸۲ء)

۹۔ الجداول الرضویۃ للمسائل الجعفریۃ (۱۳۰۳ھ / ۱۹۸۲ء)

یہ دونوں رسائل امام احمد رضا بریلوی کی تصنیف ہیں۔ راقم نے ان پر عربی زبان میں مختصر تعارف لکھا۔

۱۰۔ اعالی العظایا فی الاضلاع والزاویا (۱۳۰۴ھ / ۱۹۸۳ء)

ثالث کردی کے موضوع پر بزبان فارسی امام احمد رضا بریلوی کے چار رسائل ”تیز ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری کی تصنیف ”الجواہر والیوایت“ سے سمت قبلہ معلوم کرنے کے دس قواعد جو انہوں نے امام احمد رضا بریلوی کے رسالہ مبارکہ ”سمت قبلہ“ کے دو سرے ہاپ سے لئے تھے، ان پانچ رسائل کو راقم نے مرتب کیا اور ان پر تعارفی مقدمہ

۲۔ مولانا محمد شفیق شریفی، ایڈا نے بھی اسی نام سے کتاب لکھی ہے پہلی جلد چھپ گئی ہے دوسری زیر ترتیب ہے۔

۱۔ فیصلہ مقدمہ (۱۳۰۴ھ / ۱۹۸۳ء)

ترتیب: مولانا محمد عزیز الرحمن بہاولپوری

تقدیم: محمد عبدالکیم شرف قادری

دیوبندی حلقوں کی طرف سے ”جدا حق بحثیں“ حصہ سوم کے حوالے سے آئے دن امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے خلاف زبان درازی کی جاتی تھی۔ جناب پروفیسر بشیر احمد قادری (فیصل آباد) کی عنایت سے ”فیصلہ مقدمہ“ کا ایک نسخہ میسر ہوا۔ اس پر راقم نے مقدمہ لکھا۔ اس وقت سے آج تک اعلیٰ مخالفین کو ٹھنڈی ہوئی ہے۔

۱۱۔ الجواز الدینی علی المرتد القادیانی (۱۳۰۴ھ / ۱۹۸۳ء)

امام احمد رضا بریلوی کی آخری تصنیف، حضرت مولانا قدس علی خاں رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۹۸۲ء میں جب اعلیٰ حضرت کے عرس پر بریلی شریف گئے تو صرف یہ رسالہ حاصل کرنے کے لئے بریلی سے پہلی بھیت گئے اور واپسی پر یہ رسالہ راقم کو دیتے گئے۔ راقم نے اس پر مقدمہ لکھا جس کا عنوان تھا۔

”امام احمد رضا بریلوی اور رد مرتدائیت“

مخالفین پر دیکھتے کرتے تھے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بڑا بھائی امام احمد رضا کا استاد تھا۔ یہ مقالہ صرف اس لئے دیتے تھے کہ مرزا کے بھائی کا نام بھی غلام قادر اور امام احمد رضا کے ابتدائی استاد اور بعد کے شاگرد کا نام بھی غلام قادر تھا۔ راقم نے مقدمہ میں مقالہ کو طشت از یام کر دیا۔ فانحمد للہ تعالیٰ علی ذلک۔

۱۲۔ امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم (اشاعت ۱۳۰۵ھ / ۱۹۸۳ء)

تصنیف مولانا محمد جلال الدین قادری مدظلہ (کھاریاں)۔ راقم نے اس کے مسودہ پر نظر ثانی کی۔

مرتبہ مرید کے سے لاہور آئے اور کئی مرتبہ رات بھی مکتبہ قادریہ میں قیام کرتے۔ کسی کتاب کی تصحیح کی جاتی کسی کی کاپیاں جوڑی جاتیں، آئندہ شائع کی جانے والی کتابوں کے بارے میں صلاح مشورہ ہوتا۔ سرگرمی اور فعالیت کے اعتبار سے وہ دور مکتبہ قادریہ کا زریں دور تھا، کاش! کہ وہ دوبارہ لوٹ آئے۔^۶

آپ کی سوانح کے ذیل میں متعدد حضرات نے اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے مثلاً "مدیر ماہنامہ عرفات لاہور" مولانا غلام رسول سعیدی، مولانا محمد صدیق ہزاروی، مولانا علی احمد سندیلوی، علامہ محمد فٹانہ نقاش قصوری، سید محمد عبداللہ قادری، مولانا محبوب احمد چشتی، زاہد حسین انجم وغیرہ۔

اب ہم مکتبہ قادریہ لاہور سے گاہے بگاہے شائع ہونے والی کتب کا جائزہ پیش کرتے ہیں۔ اس سے ادارہ کی فکری سرچ اور رفتار کار کا بھی بخوبی اندازہ ہو سکے گا۔

ماہنامہ عرفات لاہور میں مکتبہ قادریہ کی طرف سے اعلیٰ حضرت کے ان رسائل کی اشاعت کا ذکر ہے:

- ۱۔ الجمعۃ القاۃ
- ۲۔ ایقان الادواح
- ۳۔ ایقان الابرار
- ۴۔ قامت القیام
- ۵۔ شرح الفتوح
- ۶۔ غایت العرفۃ
- ۷۔ بذل الجواز
- ۸۔ راد القحط والوباء
- ۹۔ اعراض الکتاب
- ۱۰۔ المنیرۃ الوضیۃ

مولانا غلام رسول سعیدی صاحب نے اپنے مقالہ میں ان کتب کا ذکر کیا ہے۔

۱۔ ہمارا اسلام (پانچ حصے) از مولانا محمد ظلیل خاں برکاتی
تأریخ شاہ لیاں از مرزا علی گڑھی

۲۔ کوثر الخیرات از مولانا محمد اشرف سیالوی۔^۸

مولانا علامہ محمد فٹانہ نقاش قصوری صاحب نے علامہ شرف صاحب کی قلمی خدمات کو سراہتے ہوئے مکتبہ قادریہ سے شائع ہونے والی چند کتب کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ رقم طراز

"شعبہ تصنیف و تالیف کے نگران اعلیٰ صاحب طرز محقق حضرت مولانا علامہ محمد عبدالکحیم شرف القادری صدر مدرس جامعہ ہذا ہیں۔ جن کی خدمات جلیلہ پر منیت کو ناز ہے۔"

مولانا علامہ محمد عبدالکحیم شرف قادری مدظلہ صدر المدرسین جامعہ نظامیہ رضویہ کے قلم سے عربی فارسی و اردو مقالات و تصانیف کی خاصی تعداد مستند و مشہور جلوہ گر ہو چکی ہے چند ایک کے نام درج کیے جاتے ہیں:

- ۱۔ حاشیہ کریمہ
- ۲۔ حاشیہ نام حق
- ۳۔ حاشیہ مرقاۃ
- ۴۔ حاشیہ تحفہ نصائح
- ۵۔ حاشیہ بدائع مشکوم
- ۶۔ حاشیہ چند نامہ
- ۷۔ یاد اعلیٰ حضرت
- ۸۔ رویداد ملتان
- ۹۔ ترجمہ الشرف الموبد لکل محمد (برکات آل رسول)
- ۱۰۔ تذکرہ اکابر اہل سنت
- ۱۱۔ ترجمہ تحقیق الفتویٰ (شفاعت مصلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)
- ۱۲۔ ترجمہ کشف الغور

مولانا محمد صدیق ہزاروی صاحب کے مقالہ میں یہ کتابیں مذکور ہیں:

- ۱۔ تذکرۃ العبدین از مولانا غلام رسول سعیدی
- ۲۔ مقام سنت از مولانا محمد مشتاق احمد چشتی
- ۳۔ بحر نور از مولانا محمد فٹانہ نقاش قصوری
- ۴۔ اہمیت دار رسول اللہ از مولانا محمد فٹانہ نقاش قصوری
- ۵۔ ذکر مجدد از مولانا غلام رسول سعیدی
- ۶۔ العبدین از مولانا سید سلیمان اشرف ہمدانی

۸۔ غلام رسول سعیدی، مولانا محمد عبدالکحیم، تذکرہ اکابر اہل سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء
۹۔ محمد فٹانہ نقاش قصوری، مولانا، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کا تاریخی جائزہ، ص ۳۴، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء
۱۰۔ ایضاً ص ۶۵

۶۔ محمد عبدالکحیم قادری، علامہ اشعار مجتہد سوانح امام محمد، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء
۷۔ ماہنامہ عرفات لاہور شمارہ نومبر دسمبر ۱۹۷۵ء

۱۔ طرف ملانے اہل سنت از مولانا محمد صدیق ہزاروی ۸۔ مرآۃ النصاب از علامہ محمد عبداللہ سعیدی ۱۰۔
 علامہ شرف صاحب نے ایک تقدیم میں لکھا ہے کہ مکتبہ قادریہ نے علامہ نور بخش فاضل علی
 الرحمہ کی ایک کتاب "امام بخاری شافعی" کا دو سرا ایڈیشن شائع کیا تھا۔ ۱۲۔

سید محمد عبداللہ قادری کے محررہ سوانحی مقالہ سے مزید ایک کتب کا پتہ چلتا ہے
 جسے مکتبہ ۱۳۔ قادریہ نے شائع کیا تھا:

۱۔ سنی کانفرنس ملتان از مولانا محمد عبداللہ شرف قادری
 مکتبہ قادریہ کی چند اور مطبوعات کے بارے میں مولانا محبوب احمد چشتی صاحب نے
 اپنے تحقیقی سوانحی مقالہ میں ذکر کیا ہے:

- ۱۔ حول بحث التوسل از علامہ شرف قادری ۲۔ مدینۃ العلم از علامہ شرف قادری ۳۔
 المعجزہ و کرامات الاولیاء از علامہ شرف قادری ۴۔ حاشیہ نحو میر از علامہ شرف قادری
 ۵۔ اسلامی عقائد از علامہ شرف قادری ۶۔ مقالات سیرت طیبہ از علامہ شرف قادری ۷۔
 زندہ جاوید خوشبوئیں۔ ترجمہ علامہ شرف قادری ۸۔

علامہ شرف صاحب کی یادداشتوں سے علامہ فضل حق خیر آبادی کے بارے میں اس
 کتاب کا بھی پتہ چلتا ہے جس کا دو سرا ایڈیشن مکتبہ قادریہ نے شائع کیا۔

- ۱۔ فضل حق خیر آبادی اور بن ستان از حکیم سید محمود احمد برکاتی ۱۵۔
 ایک جگہ کلمات تشکر کے ذیل میں علامہ شرف صاحب نے ان کتب کی مکتبہ قادریہ کی طرف
 سے اشاعت کا ذکر فرمایا ہے:

۱۔ نیر اس (شرح شرح عقائد) ۲۔ التعلیق المعطلی حاشیہ منہجۃ المصطفیٰ (عربی) از

- ۱۱۔ محمد صدیق ہزاروی، مولانا شرف ملانے اہل سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۹ء
- ۱۲۔ محمد عبداللہ شرف قادری، علامہ محمد شاکر سیرت رسول عربی از علامہ نور بخش فاضل علی، مطبوعہ
 لاہور ۱۹۶۹ء
- ۱۳۔ محمد عبداللہ قادری، سید مولانا محمد عبداللہ شرف قادری، مہتابہ المعین سائزہ ایل اکتوبر ۱۹۸۳ء
- ۱۴۔ محبوب احمد چشتی، مولانا، ملانے اہل سنت کی فکری خدمات (مطبوعہ)
- ۱۵۔ محمد عبداللہ شرف، قادری، علامہ، علامہ فضل حق خیر آبادی، مشمولہ زیر نظر کتاب

علامہ وحسی احمد محدث سورتی ۳۔ المعین از علامہ سید سلیمان اشرف ہماری ۴۔ امتیاز
 حق از راجا غلام محمد ۵۔ من عقائد اہل السنہ (عربی) از علامہ شرف قادری ۶۔ التوسل از
 تقی عبداللہ قیوم ہزاروی ۷۔ سیح سنابل (فارسی) ۸۔ تذکرہ محدث اعظم پاکستان از علامہ
 دلانا جلال الدین قادری ۹۔ البریلویہ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ ۱۰۔

یوں ارتقائی ادوار سے گزرتے ہوئے مکتبہ قادریہ نے جنوری ۱۹۷۳ء سے دسمبر
 ۱۹۷۳ء تک کل ۲۳ کتب شائع کیں۔ ممکن ہے ان کے علاوہ بھی کتابیں ہوں جو ریکارڈ پر نہ
 آئی جا سکیں۔ لیکن دستیاب ماخذ سے اتنی ہی تعداد معلوم ہو سکی۔ بہر حال یہ بات طے ہے کہ
 اس ادارے نے حدود و مسائل اور کم وقت میں زیادہ محنت طلب اور دقیق و پر تحقیق مہجاری
 کام کیا۔

مکتبہ قادریہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں فقط ایک اسی
 ادارے نے علامہ فضل حق خیر آبادی کی شخصیت کو عوام و خواص میں حعارف کرایا۔ اور
 ان کے حوالے سے ۹ کتابیں شائع کیں۔ جن میں ان کے بارے میں ڈاکٹر قمر النساء کا عربی زبان
 میں محررہ ڈاکٹریٹ کا تحقیقی مقالہ "علامہ فضل حق خیر آبادی" بھی شامل ہے جو ۷۷ صفحات
 پر مشتمل ہے۔ ۱۱۔

حضرت مسعود ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد زید لطفہ نے اپنے ایک مقالہ
 میں مکتبہ قادریہ کی خدمات کو سراہا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"جامعہ نظامیہ ہی میں مکتبہ قادریہ کے نام سے ایک ادارہ قائم ہے جو عرصہ
 دراز سے اہل سنت کا لٹریچر شائع کر رہا ہے اور فروخت بھی کر رہا ہے۔ اس
 ادارے کی اشاعتی خدمات بھی قابل ذکر ہیں" ۱۲۔

بن الاقوامی سطح پر مکتبہ قادریہ کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ راجپٹیل سے مولانا قادری محمد

- ۱۱۔ محمد عبداللہ شرف قادری، علامہ، کلمات تشکر اور نور چتر، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء
- ۱۲۔ محمد عبداللہ شرف قادری، علامہ، "علامہ فضل حق خیر آبادی" مشمولہ زیر نظر کتاب
- ۱۳۔ محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر، امام احمد رضا اور عالمی جامعات میں ۳۱ مطبوعہ صادق آباد ۱۹۹۰ء

اصطیل مصیباتی نے علامہ بدر القادریؒ ایک البیذ کے نام خط میں لکھا:

”اپنی پسند کی کتابیں مختصر لائیں۔ چونکہ مکتبہ قادریہ لاہور وغیرہ کی تمام کتابیں یہاں دستیاب ہیں۔ اعلیٰ حضرت اور دیگر علمائے اہل سنت کی تمام کتابیں یہاں ملتی ہیں۔“ ۱۹۔

علامہ تاجش قصوری صاحب نے ۳ مئی ۱۹۸۳ء کو ایک خواب دیکھا۔ جس کے مطابق مکتبہ قادریہ کو اہل نظر قدر و تحسین کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ آپ جلاتے ہیں۔

مورخہ ۳ مئی جمرات کورات کے تقریباً ۲ بجکر ۱۰ منٹ پر میں نے دیکھا کہ مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں حضرت مفتی اعظم ہند شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب بریلوی علیہ الرحمہ تشریف فرما ہیں۔

مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری مدظلہ اپنی نشست پر نہیں اور نہ ہی مکتبہ میں موجود ہیں۔ البتہ مولانا محمد صدیق ہزاروی اور مولانا محمد رشید نقشبندی مکتبہ میں ہیں۔

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ مکتبہ قادریہ کی خدمات پر اظہار مسرت فرما رہے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ مکتبہ قادریہ اہل سنت و جماعت کے لئے عظیم ذخیرہ ہے۔۔۔۔۔ آپ تھوڑی دیر مکتبہ میں جلوہ افروز رہے اور کلمات تحسین فرماتے ہوئے تشریف لے گئے۔ اتنے میں بیدار ہوا تو حضور مفتی اعظم کی زیارت کی کیفیت سے احقر مرشار تھا۔“ ۲۰۔

اسی طرح ماہنامہ نعت لاہور کے مدیر راجا رشید محمود صاحب نے مکتبہ قادریہ کی مساعی کو اس انداز سے خراج تحسین پیش کیا ہے:

۱۹۔ محمد واصیل مصیباتی مولانا: مکتوب بنام علامہ بدر القادری مشمولہ ”جادو و جہول“ ص ۹۷ مطبوعہ مہارک پور ۱۹۹۱ء

۲۰۔ روایت علامہ محمد شفا بخش قصوری مورخہ ۱۱ شعبان ۱۴۰۴ھ / ۱۳ مئی ۱۹۸۳ء

”منہیت کی تبلیغ کی کس قدر ضرورت ہے اور آپ کا مکتبہ قادریہ اس سلسلے میں مثبت انداز میں جو کام کر رہا ہے اس کا جراثید کریم کے ہاں ہے۔۔۔۔۔ حسن کتبیت و طباعت کا جو معیار مکتبہ قادریہ نے قائم کیا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ فی زمانہ یہ اہم ترین ضرورت ہے۔

مجھے آپ سے شرف نیاز حاصل نہیں لیکن آپ نے اپنی ذاتی حیثیت میں منہیت کے لئے جو کام کیا ہے اس کے لئے میرے دل کی گہرائیوں سے آپ کے لئے دعاؤں نکلتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے نقش قدم پر ہمارے علماء و مشائخ کو چلنے کی توفیق ارزاں عطا کرے۔ آمین۔“ ۲۱۔

علامہ فضل حق خیر آبادی کی تحقیقی کتاب ”تحقیق الفتویٰ“ کا ترجمہ ”مختصات مصطفیٰ“ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے علامہ شرف صاحب نے کیا۔ حکیم سید محمود احمد برکاتی صاحب نے اس کی اشاعت پر اپنے جذبات کا یوں اظہار فرمایا:

”اس کتاب اور اس کے ترجمے کی اشاعت تو آپ کا ایک ایسا کارنامہ ہے کہ آپ کی اب تک کی تمام خدمات پر سبقت لے گیا۔ عجیب بات ہے کہ ایسی اہم کتاب نہ صرف یہ کہ اب تک شائع نہیں ہوئی بلکہ اس کے مخطوطات بھی بہت کم دستیاب ہیں۔

نصیر بھائی (حکیم صاحب) بھی خصوصاً آپ کے اس کارنامے سے بجا طور پر غیر معمولی متاثر ہیں۔ اور اکثر پیشتر آئے جانے والے فضلاء سے اس کا ذکر جمیل فرماتے رہتے ہیں۔“ ۲۲۔

کام کی وسعت اور پھیلاؤ کے پیش نظر مکتبہ قادریہ کی ایک اور شاخ دربار مارکیٹ بالمقابل سستا

۲۱۔ رشید محمود راجا: مکتوب بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادریؒ مورخہ ۵ جولائی ۱۹۸۳ء

۲۲۔ سید محمود احمد برکاتی: حکیم: مکتوب بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادریؒ مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۸۰ء

ہوٹل کیجے بخش روڈ لاہور کھول دی گئی ہے۔

علامہ فضل حق خیر آبادی:

علامہ غلام رسول سعیدی نے علامہ صاحب کے تعارف میں اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مولانا فضل حق خیر آبادی کی سوانح پر بھی مولانا (شرف) نے بہت تحقیق ہی ہے اور کافی مواد جمع کر لیا ہے لیکن اس کی تیسویں فی الحقیقت فرصت عین ملے۔۔۔۔۔ دراصل اس طرف اشارہ ہے کہ علامہ شرف صاحب نے مکتبہ قادریہ کے زیر اہتمام مولانا فضل حق خیر آبادی کے حوالے سے ۹ مختلف کتب شائع کیں۔ یہ اعزاز، یہ امتیاز، یہ اختصاص ہر صغیر پاک و ہند میں صرف مکتبہ قادریہ ہی کو حاصل ہوا، علامہ شرف صاحب جس کے روح رواں ہیں

حضرت علامہ محمد فضل حق خیر آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ پر عظیم پاک و ہند کے عظیم منطقی، فلسفی، متکلم اور ادیب تھے۔ وہ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے قاضیوں میں سے تھے۔ انہوں نے اپنے مجاہدانہ کردار کے نتیجے میں کالے پانی کی سزا قبول کی اور وہیں شہید ہوئے۔ تاریخ کی کتنی ستم طعنی ہے کہ جو امام وقت انگریزوں کی نگاہ میں کائنات میں کھٹکتا تھا اور جسے اس نے عمر بھر کے لئے کالے پانی بھجوا دیا، اس کے مجاہد ہونے پر انکشت نہائی کی جاتی ہے، اور اعتراض اٹھائے جاتے ہیں۔ اور جو لوگ انگریزوں کی باقاعدہ اجازت سے صوبہ سرحد (فکر لے کر جاتے ہیں اور راستے میں انگریزوں کی دعوتیں کھاتے ہیں، ان کو جہاد آزادی کا ہیرو بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔

علامہ فضل حق خیر آبادی کی محبوبیت اور مقبولیت کی سب سے بڑی وجہ نہ تو ان کا نامور منطقی فلسفی ہونا تھا اور نہ ہی مجاہد تحریک آزادی ہونا، بلکہ ان کا یہ کارنامہ تھا کہ وہ سید الانبیاء حبیب کبرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و ناموس کے محافظ بن کر سامنے آئے اور مولوی محمد اسماعیل داؤدی کو خود اس کی زندگی میں چیلنج کیا۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے ”شفاعت

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم "اور" "تبیاز حق"۔۔۔

پھر حضرت علامہ ہمارے اساتذہ کے سلسلہ میں ایک نمایاں شخصیت ہیں۔ ہمارے
اور حضرت علامہ کے درمیان تین واسطے ہیں:-

☆ ملک المیر حسین حضرت مولانا عطاء محمد چشتی گولڑوی

مفتی نعیم الحق مولانا یار محمد پٹنایا لوی

☆ حضرت علامہ مولانا ہدایت اللہ خان جو پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

یہ وجہ تھیں کہ راقم حضرت علامہ علیہ الرحمہ کی طرف متوجہ ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کی امداد کے ساتھ درج ذیل کتب کی اشاعت کی توفیق ہوئی:-

١- المراجعة مع حاشية المراجعة (١٣٩٣، ١٩٤٣ع)

مرتبہ: متعلق کا مشہور رسالہ ہے جو حضرت علامہ کے والد ماجد مولانا فضل امام خیر آبادی نے لکھا۔ اس وقت سے آج تک درس نکلی میں شامل ہے۔ راقم نے اس پر عربی زبان میں حاشیہ لکھا اور ۱۳۹۳ھ / ۲۰۱۳ء میں شائع کیا۔

اس کی ابتداء میں مبسوط مقدمہ لکھا جس میں منطق کی ضرورت و افادیت پر گفتگو کی۔ نیز منطق کے پہلے معلم ارسطو، دوسرے معلم فارابی، تیسرے معلم ابو علی ابن سینا اور چوتھے معلم علامہ فضل حق خیر آبادی کے علاوہ امام راوی، علامہ فضل امام خیر آبادی اور علامہ عبدالحق خیر آبادی (نمبر، مصنف و شارح مراقاة) کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔

۲- باغی هندوستان (۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۴ء)

جب راقم جہزی پور تھا تو بڑی شدت سے یہ خیال پیدا ہوا کہ علامہ فضل حق خیر آبادی کی سوانح حیات ترتیب دی جائے اور ان کے علمی اور مجاہدانہ بکھرناموں سے عوام و خواص کو روشناس کرایا جائے۔ اسی اثناء میں مولانا عبدالشاد خاں شروانی کی تحریر کردہ کتاب ”ہاغی ہندوستان“ کا ذکر سننے میں آیا۔ اس کی بہت تلاش کی مگر یہ کتاب نہ مل سکی۔ برادر مر مولانا محمد فشتاباں قسوری مدظلہ کو عرضہ ارسال کیا، انہوں نے لاہور کی لائبریریاں چھان

زائیس لیکن کہیں سے بھی کتاب نہ ملی۔ ایک دن جناب محمد عالم عطار حق صاحب سے گفتگو ہو رہی تھی۔ انہوں نے دوران گفتگو ”ہاشمی ہندوستان“ کا نام لیا۔ ان سے پوچھا کہ آپ کے پاس یہ کتاب موجود ہے؟ تو انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں اس خوشی کو لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا جو یہ اطلاع پا کر ہوئی۔ انہوں نے ازراہ کرم یہ کتاب مجھے فراہم کر دی۔ جسے میں نے نقل کیا، پھر مولانا شاہ محمد قصوری مدظلہ سے اس کی کتابت کروا کر اسے شائع کیا۔ ابتداء میں مبسوط مقدمہ اور آخر میں ایک ضخیمہ لاحق کیا جس میں سلسلہ خیر آبادی کے چند فضلاء کا تذکرہ تھا۔ پاکستان سے اس کا پہلا ایڈیشن ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں مکتبہ قادریہ نے شائع کیا۔ تیسرا ایڈیشن بھی مکتبہ قادریہ نے ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۸ء میں شائع کیا۔ چوتھا ایڈیشن المجمع الاسلامی مبارک پور نے ۱۳۰۵ھ / ۱۹۸۵ء میں شائع کیا۔ اس ایڈیشن کے دفت مولانا عبدالشاہد خاں شروانی حیات تھے۔ انہوں نے اس کی ترمیم میں دو بدلے کیا۔ ایک حذف سے بھی کام لیا۔ نیز اباحت جدیدہ کے عنوان سے کچھ اضافے بھی کیے۔ جن میں اہم ترین اضافہ یہ تھا کہ حضرت علامہ خیر آبادی پر قائم کردہ مقدمے کی تفصیلات پہلی دفعہ منظر عام پر لائی گئی ہیں۔ نیز اس ایڈیشن میں علامہ فضل حق خیر آبادی کی صاحبزادی محترمہ حراما خیر آبادی کی امام احمد رضا بریلوی کی مشہور عالم نعت ”المہیات نظیرک فی نظر“ پر تفسیریں بھی شامل کی گئی ہیں۔

پانچواں ایڈیشن المہتاز پہلی کیشنر لاہور نے ۱۳۱۸ھ / ۱۹۹۷ء میں شائع کیا ہے، جس میں مقدمہ اور اس کے متعلقات والا حصہ شامل کر دیا ہے۔ نیز حضرت حراما خیر آبادی کی تفسیریں بھی شامل کر دی گئی ہیں۔

۳۔ امتیاز حق۔۔۔۔۔ (صفر ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء)

راجہ غلام محمد صدر ادارۃ اتحاف حق وابطال باطل کے نام سے یہ کتاب منظر عام پر آئی تو علامہ خیر آبادی اور مولوی اسطیل دہلوی کے افکار اور کردار کا قاطعی مطالعہ کر کے

اے بڑے دانشور اور سکالر چونک گئے اور کہنے لگے کہ ہمیں تو کچھ اور ہی پڑھایا گیا تھا؟ حقیقت تو اب سامنے آئی ہے۔ دوسرے ایڈیشن میں بیچاس کے قریب ارباب علم و دانش کے گزارشات شامل کیے گئے ہیں۔ دوسرا ایڈیشن ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء میں شائع ہوا۔

۴۔ تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ: (۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء)

مولوی محمد اسطیل دہلوی کی تالیف ”تقویٰ الایمان“ کی ایک عبارت کے رو میں یہ کتاب لکھی گئی، جس کا تعلق مسئلہ شفاعت سے ہے۔ یہ کتاب عرصہ دراز تک غیر مطبوعہ رہی۔ راقم نے ایک قلمی نسخہ برادر محترم مولانا محمد عبدالغفار ظفر صابری صاحب مدظلہ العالی سے لیا۔ اس کا مقابلہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں موجود قلمی نسخے سے کیا۔ پھر اس کا ترجمہ لیا۔ اس پر مبسوط مقدمہ لکھا اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی سے شائع کیا۔ دوسرا ایڈیشن ”شفاعت مہملی صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم“ کے نام سے شائع کیا۔ دوسرے ایڈیشن کے آخر میں حضرت علامہ کی وہ یادگوار تحریر بھی شامل کر دی ہے۔ جو ”تقویٰ الایمان“ کے رد میں پہلے پہل لکھی تھی اور اب تک غیر مطبوعہ تھی۔

۵۔ الروض المجود فی حقیقۃ الوجود: (۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء)

تصنیف حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی، ترجمہ حکیم سید محمود احمد برکاتی مسئلہ وحدت الوجود پر حضرت علامہ کی وہ مشہور معنوی تحریر جسے سننے کے لئے دور دراز سے علماء ہٹل کر آتے تھے۔ اس رسالہ مبارک کا نسخہ ہر طریقت صاحبزادہ سردار احمد صاحب کمر پڑ شریف خلع چوکی کی عنایت سے موصول ہوا۔ عربی نسخے کے ساتھ راقم نے اپنا لکھا ہوا تذکرہ علامہ لگا دیا۔ دیگر کتابوں کے ساتھ ”الروض المجود“ ملنے پر عبدالشاہد خاں شروانی نے ایک مکتوب میں تحریر کیا۔

”مکرمات ثابہ مورخہ ۷ مئی ۱۹۷۹ء مل گیا تھا۔ اس سے قبل ۳ عدد ”ہاشمی

ہندوستان" اور "تذکرہ اکابر اہل سنت" کا ٹکٹ بھی مل گیا تھا۔۔۔۔۔
دوسرا ٹکٹ جس میں ۳ باغی ہندوستان" اور "الروض المجود" تھے
پر سون ملے۔

"الروض المجود" دیکھ کر جی خوش ہو گیا۔ کتابت 'طباعت' کاغذ'
مہلبس ترجمہ اور پھر عربی سوانح حیات 'سب نے مل کر چار چاند لگا دیے۔
جزاکم اللہ!

"کاروان خیال" کا میرا مقدمہ دیکھ کر پروفیسر محمد حبیب مرحوم نے کہا
تھا کہ مقدمہ میں مولانا آزاد کا طرز نگارش اختیار کر کے آپ نے کمال کیا
ہے 'میں بھی الفاظ آپ کی عربی سوانح حیات کے متعلق کتابوں 'بشاء اللہ!
کاش آپ جیسے جامع الصفات حضرات دوسرے اداروں کو بھی
بیسر آجائیں۔"

(مکتوب محرمہ ۱۲۲ اگست ۱۹۷۹ء)

۶۔ شرح الحواشی الزاہدیہ۔۔۔۔۔ (اشاعت ۱۹۷۸ء)

میرزا ہد ملا جلال کی شرح علامہ عبدالحق خیر آبادی کے قلم سے مشہور و معروف لیکن
ناپید تھی۔ مکتبہ قادریہ نے شاہ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی کے تعاون سے اسے شائع
کیا۔

۷۔ العلامۃ فضل حق الخیر آبادی (۱۳۰۶ھ / ۱۹۸۶ء)

محترمہ قمر النساء بیگم ایم۔ اے پروفیسر گریجویٹ کالج انوار العلوم، حیدر آباد دکن نے
ڈاکٹریٹ کے لئے عربی میں مقالہ لکھا۔ جس کا عنوان تھا۔
"علامہ فضل حق خیر آبادی
حیات و آثار اور اثورۃ المندیہ کی تحقیق"۔

۱۔ سید محمد عبدالستار خان ان کے گائیڈ تھے۔۔۔۔۔

مولانا عبدالقادر خاں شروانی مختلف "باغی ہندوستان" (مئی ۱۸ فروری ۱۹۸۴ء)
نے علی گڑھ، حکیم سید محمود احمد برکاتی نے کراچی، علامہ نجم الحسن خیر آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ
نے خیر آباد، مولانا افتخار احمد قادری نے ریاض سے تقاضا کیا کہ ڈاکٹریٹ کا یہ عربی مقالہ مکتبہ
قادریہ ہی شائع کرے۔

نیم جون ۱۹۸۲ء کو مولانا عبدالقادر خاں شروانی نے ایک مکتوب میں لکھا۔
"میں نے دو مقالہ منکوا کر دیکھا۔ فہارس اعلام و الماکن و ماخذ کے علاوہ
بڑے سائز کے ۳۰۲ صفحات پر مشتمل ہے۔۔۔۔۔ عثمانیہ یونیورسٹی،
حیدر آباد سے ۱۳ مئی ۱۹۸۱ء کو ڈگری ملی ہے۔ ۵۰ سال میں مقالہ تیار ہوا
ہے۔ ۷۵ء سے ان سے اور ان کے والد مرحوم سے سلسلہ مراسلت تھا۔
۷۳ء کا آپ کا ایڈیشن بھی بھیج دیا تھا۔ "باغی ہندوستان" کے بہت حوالے
ہیں۔ آپ کا بھی ذکر خیر ہے، یعنی آپ کے ایڈیشن اور آپ کے پیش لفظ
کے متعدد حوالے ہیں۔ موجودہ اسلوب تحقیق پر مقالہ پورا اترتا ہے۔
برکات اکیڈمی یا مکتبہ قادریہ اس کی اشاعت کی ذمہ داری لے لے تو
بلاشبہ ان کا حق اولین ہے۔ اس کی اشاعت سے عرب ممالک میں اس
بطل جلیل کی شخصیت اجاگر ہوگی اور یہ کام پاکستان ہی کر سکتا ہے۔"

۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مولانا نجم الحسن خیر آبادی نے خیر آباد سے ایک مکتوب میں تحریر کیا۔
"یہ معلوم ہو کر کہ مقالہ کی کتابت ہو رہی ہے، غیر معمولی مسرت ہوئی۔
خداوند تعالیٰ جلد اس کی طباعت کی تکمیل فرمائے۔"

۲۹ جولائی ۱۹۸۸ء کے مکتوب میں تحریر فرمایا:

"مقالہ عربیہ مع ریاض کے تو آپ نے خوب طبع کرادیا۔ حق تعالیٰ جزائے
خیر دے بہت ہی دیدہ خوب ہے۔"

۳۱ اس موقع پر حکیم اہل سنت، حکیم محمد موسیٰ امرتسری بانی و صدر مرکزی مجلس رضا لاہور، سنی سرپرستی میں سنی رائٹرز گلڈ کے قیام کا مبارک اعلان کیا گیا۔ جس کے تحت ملک بھر کے سنی اہل قلم کو منظم کیا جائے گا۔ حکیم صاحب کی تحریک اور کوشش سے پہلے ہی لڑچکر کے میدان میں خوشگوار انقلاب آچکا ہے۔ اب انشاء اللہ العزیز اس حکیم سے سنی لڑچکر میں خاطر خواہ اضافہ سے ہو سکے گا۔ ۲۲

جناب راجا رشید محمود ایڈیٹر ماہنامہ نعت لاہور اس کے کوئی مقرر ہوئے اور حکیم صاحب سرپرست قرار پائے۔ ۲۶ جون ۱۹۸۰ء کو پاکستان سنی رائٹرز گلڈ کانفرنس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں منعقد ہوا۔ جس میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری، محمد عبدالکیم قاضی رحمہ اللہ تعالیٰ اور مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ کی نگرانی میں خفیہ رائے دی کی بنیاد پر مجلس عاملہ کے گیرہ دار کان کا انتخاب ہوا۔

ان گیرہ دار کان مجلس عاملہ نے صدر اور سیکرٹری جنرل کا انتخاب کرنا تھا۔ صدر کے لئے راقم اور ایک پروفیسر صاحب کا نام پیش کیا گیا۔ میں جب ووٹ ڈالنے کے لئے دوسرے کمرے میں جانے لگا تو میں نے سوچا کہ میں صدر بن کر کیا کروں گا؟ میں اپنا ووٹ بھی پروفیسر صاحب کو ڈال دوں۔ لیکن پھر سوچا کہ دوسرے اراکین جب مجھے ووٹ دیں گے تو میں بھی پرچہ پر اپنا نام لکھ دوں۔ چنانچہ ایک ووٹ کے فرق سے مجھے صدر منتخب کر لیا گیا۔

انتخاب کے چند دن بعد مولانا مفتی مختار احمد نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعوت پر حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی اور راقم کو مری جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں گلڈ کے ایک ذمہ دار صاحب بھی موجود تھے۔ انہوں نے بتایا کہ گلڈ کے انتخاب کے بعد قلاں صاحب (اسلام آباد سے گلڈ کے ممبر) نے مجھے کہا تھا کہ آخر آپ نے مولویت کو گلڈ پر مسلط کر ہی دیا۔ یہ تبصرہ میرے لئے بڑا تکلیف دہ تھا، لیکن میں درگزر کر گیا۔

کہنے کو تو مجھے صدر منتخب کیا گیا تھا لیکن جنرل سیکرٹری کے عدم تعاون کی بنا پر تمام کام مجھے کرنا پڑا۔ مجھے عدم تعاون کی وجہ آج تک معلوم نہیں ہو سکی۔ ایک میٹنگ میں طے یہ پایا کہ گلڈ کی طرف سے ہرماء ایک علمی اور ادبی نشست ہوا کرے گی جس میں گلڈ کے ممبران سیرت طیبہ کے کسی عنوان پر بحث آزادۃ ۱۸۵۷ء کے کسی مجاہد پر مقالات پیش کیا کریں گے۔ نیز مقالہ سن کر حاضرین اس پر تنقید کریں گے اور مقالہ نگار تنقید سن کر جواب نہیں دے گا۔

سب سے پہلے مقالہ پڑھنے کی ذمہ داری مجھ پر ڈال گئی۔ میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاقِ عظیمہ پر مقالہ لکھا جو ۲۳ فروری اور ۱۳ مارچ ۱۹۸۱ء کی دو نشستوں میں پڑھا۔ پہلی نشست حلد ایڈ کپنی میں تھی جہاں اب فرید بک شاپ ہے۔ دوسری نشست میاں محمد سلیم حصار کے گھر میں بازار حضرت داتا صاحب قصبہ ان دونوں نشستوں میں دلچسپ صورتحال یہ تھی کہ میں نے نشست گاہ میں وری خود بچھالی۔ مہمانوں کا استقبال کیا مقالہ پڑھا سامعین کی تنقید خاموشی سے سنی انہیں چائے پلائی اور وقت رخصت ان کا شکریہ ادا کیا۔ ہر نشست کے لئے تقریباً ڈیڑھ سو ممبروں کو دعوت نامے بھی مجھے ہی جاری کرنے پڑتے تھے۔

الحمد للہ اس دور میں ممبر سازی میں اضافہ ہوا۔ حضرت غلامی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی گلڈ کے ممبر بنے۔ علامہ نور بخش تو کلی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب غزوات النبیؐ شائع کی گئی۔ ہرماء ادبی تنقیدی نشست جاری رہی۔ تاہم مجھ پر مولوی اور مسٹر کی شکایت منکشف ہو گئی۔ اور میں نے دیکھا کہ عدم تعاون کی پالیسی مشکل حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ لہذا میں نے سوچا کہ جب جہاں ایک آدمی نے ہی کام کرنا ہے تو حکیم کا کیا فائدہ؟ چنانچہ جب دو سال بعد گلڈ کا الیکشن ہوا تو میں نے الیکشن میں حصہ لینے سے معذرت کر دی۔ اور اس کے کچھ عرصہ بعد گلڈ کا نام و نشان غائب ہو گیا۔

اس جگہ برادران اہل سنت سے صرف یہی عرض کروں گا اجتماعی مذاکرات کے لئے

محدود سوچ سے نکلتا ہو گا اور نہ جماعتی کار کا اللہ تعالیٰ ہی حافظ ہو گا۔۔۔ ۲۵

شاہ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی، ہندیاں:

ماہ محرم ۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء میں حضرت استاذ الاساتذہ مولانا یار محمد ہندیاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے عرس کے موقع پر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی نے حضرت ملک المدرسین، استاذ الاساتذہ عطا محمد چشتی کوٹروی مدظلہ العالی کے علاوہ کو جمع کیا اور ان کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ حضرت استاذ گرامی کا ہر شاگرد ایک باب کی تحفہ حضرت استاذ گرامی صاحب کی خدمت میں بلور نذرانہ پیش کرے۔ کیونکہ ہم اس وقت جو کچھ ہیں، حضرت استاذ گرامی کی برکت سے ہیں۔ یہ رقم بیکار کے اہل سنت و جماعت کی وہ اہم درسی اور غیر درسی کتب شائع کی جائیں جو نایاب ہیں۔ اس مقصد کے لئے ایک نام تجویز کر لیا گیا۔

”شاہ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی“

جامعہ امدادیہ مظفریہ، ہندیاں شریف، ضلع خوشاب

اس نام کے تجویز کرنے کا مقصد امام اہل سنت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ (م۔ ۱۰۵۲ھ / ۱۶۳۲ء) کی اسلامی اور دینی خدمات جلیلہ کو خراج عقیدت پیش کرنا تھا۔ تمام احباب نے اس تجویز سے اتفاق کیا۔ یہ بھی طے ہوا کہ جو کتاب شائع ہوگی، تمام احباب اس کی نکاحی میں تعاون کریں گے۔ چنانچہ حسب وعدہ احباب نے رقم جمع کرا دی۔ سب سے پہلے ”نہراس“ شائع کی گئی۔ پھر ”میرزا بدایاں“ کی شرح از علامہ عبدالحق خیر بادای، ”شرح جامی“ کی شرح ”العقد النائی“ اور آخر میں ”تحقیق الفتویٰ فی ابطال طغویٰ“ از علامہ فضل حق خیر آبادی کی اشاعت کی گئی۔۔۔

آخر الذکر کتاب فارسی میں تھی اور طبع نہیں ہوئی تھی، رقم نے صرف اس کے دو نمونے کا مقابلہ کیا بلکہ اس کا اردو ترجمہ بھی کیا۔

عمرہ علامہ محمد عبدالحق شرف قادری مدظلہ العالی

شاہ عبدالحق محدث اکیڈمی کے سلسلے میں بھی یہی ہوا کہ رقم جمع کر کے راقم کے لئے کر دی گئی اور اس کے بعد تعاون مفتوحہ۔ ۶ مارچ ۱۹۸۵ء کو حضرت استاذ گرامی رحمہ اللہ تعالیٰ کے فرما نے پر تمام حساب اور رقم مولانا علامہ خلاصہ محمد سیالوی (موجودہ چیئرمین مرکزی اکیڈمی پاکستان) کے سپرد کر دی۔۔۔ ۲۶

رضا اکیڈمی، لاہور

سترہ اٹھارہ سال مرکزی مجلس رضا لاہور کی مخلصانہ خدمات کے بعد جب جناب حاجی محمد مقبول احمد ضیائی قادری، مولانا محمد غلام شاہ قصوری اور راقم الحروف کو ۱۹۸۸ء میں مجلس کے پراسرار وجہ کی بنا پر الگ کیا گیا۔ اس وقت میں نے محترم حاجی محمد مقبول احمد قادری رضائی مدظلہ سے عرض کیا تھا کہ

”حاجی صاحب اشاعت کا کام ہر قیمت پر جاری رکھیں“

اللہ تعالیٰ انہیں خوش رکھے کہ انہوں نے میری درخواست کی لالچ رکھ لی۔

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ اور حضرت مولانا نقشب علی خاں رحمہ اللہ تعالیٰ کی کوششوں کے باوجود اصلاح کی کوئی صورت نہ مل سکی تو جناب محترم حاجی محمد مقبول احمد قادری ضیائی مدظلہ العالی اور ان کے رفقاء نے رضا اکیڈمی کی بنیاد رکھی۔ حاجی صاحب نے مجلس رضا کے پلیٹ فارم پر تیرہ سال کام کیا اور رضا اکیڈمی کے تحت انہیں کام کرتے ہوئے بارہ سال ہونے کو ہیں۔ پیرائے سالی کے باوجود وہ والوں کی سی تنگ دود اور مومنانہ تپ و تاب رکھتے ہیں۔ جہاں تک میں نے دیکھا ہے وہ الطوس اور محبت کا پیکر ہیں۔ اور جد مسلسل کے قائل ہیں۔ ان کی خوش قسمتی یہ ہے کہ رضا اکیڈمی کو مولانا محمد غلام شاہ قصوری مدظلہ العالی ایسا بیکر اخلاص اور عمل حکیم پر یقین رکھنے والا دست و باز مل گیا ہے جسے گردش میل و شمار اپنے عزم سے نہیں روک سکتی، مسافریں

عمرہ علامہ محمد عبدالحق شرف قادری مدظلہ العالی

جس کی راء میں حائل نہیں ہو سکتیں، سردیوں کی ٹون منجمد کر دینے والی ہوائیں اور گرمیوں کی جھلسا دینے والی تیز تھیں جس کے سفر کی رفتار کم نہیں کر سکتیں۔

مولانا محمد منشا تابش قصوری رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام طبع ہونے والے مقالات کو چیک کرتے ہیں، ان کی تراش خراش کرتے ہیں، کمپوزنگ دلاتے ہیں۔ پھر پروف ریڈنگ کرتے ہیں، کاپیاں جوڑتے ہیں اور کتاب تیار کر کے حاجی صاحب کے سپرد کر دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ بجائے غور ایک اکیڈمی ہیں۔

پھر حاجی صاحب اسے چھوڑتے ہیں اور عمیروں کو بھجوا دیتے ہیں۔ یہ کام کرتے ہوئے انہیں ایک صدی کا چوتھائی حصہ گزر چکا ہے۔ جو شخص اپنے مشن کے ساتھ مخلص رہے ہو وہ انتاعصرہ کی اداسی یا تحریک کے ساتھ نہیں گزار سکتا۔ ۲۷

باب ۳

چند یادیں — چند باتیں

تصنیف و اشاعت کی طرف توجہ کا باعث:

راقم الحروف ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۳ء تک جامعہ اداویہ مظہریہ، ہند پال، ضلع خوشاب میں الاساتذہ ملک الدہر سین، مولانا عطاء محمد چشتی، گولڑی محمد شہرہ تعالیٰ کی علمی بارگاہ سے وابستہ رہی کرتا رہا۔ اسی دوران اہل سنت و جماعت کے مخالف ایک واعظ کی تقریر سننے کا موقع ہوا۔ جس کی آواز جامعہ اداویہ میں صاف سنائی دے رہی تھی۔ اس نے اہل سنت کو تباہ کرتے ہوئے کہا۔

”علماء دیوبند نے تعلیمی تبلیغی اور تصدیقی میدان میں لڑائی خدشات

انجام دی ہیں۔ یہاں تک کہ تمہارے مدارس میں وہ کتابیں پڑھائی جاتی

ہیں جن پر تمہارے علماء نے حواشی لکھے ہیں۔ تمہارے علماء نے علماء دیوبند

کی مخالفت کے علاوہ کیا کام کیا ہے؟“

یہی بات یہ ہے کہ اس کے ان کلمات نے مجھے بھٹو ذکر رکھ دیا۔ اس لئے میں نے اہل سنت نے کوئی کام نہیں کیا۔ علماء اہل سنت کے کارنامے تو آپ زور سے کہنے کے لئے ہیں۔۔۔ علماء اہل سنت نے تصنیف کے میدان میں بھی کامیابی کے پرچم لہرا دیئے۔ ساواہ طہ و قن ہے جس میں انہوں نے رشتات قلم یادگار نہیں چھوڑے؟۔۔۔ اس

”ہر انسان کی زندگی میں کچھ واقعات ایسے ہوتے ہیں جو بھلائے نہیں جاسکتے۔ ان یادوں میں ایسی باتیں بھی ہوتی ہیں جو دوسروں کے لئے قابل عمل ہوں۔ اور آئندہ زندگی میں ان سے رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔۔۔ علامہ شرف صاحب کی زندگی ایک درویش صفت انسان کی زندگی ہے جو خلوص اور تقہیت سے عبارت ہے۔۔۔ آئیے آپ کو ان کی زندگی کے چند ناقابل فراموش واقعات سناتے ہیں۔۔۔“

صورتحال کی بنا پر میرے اندر جذبہ پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو خود بھی جو کچھ ہو گا کھول
گا اور علمائے اہل سنت کی قیمتی اور نادر و نایاب تصانیف بھی منظر عام پر لانے کی کوشش کروں
گا۔

استاذ الاساتذہ کی غیرت ایمانی:

بارہویکے استاد (مولانا عظیم چشتی گولڑوی) صاحب تقریر میں دلچسپی نہیں لے
تھے لیکن اس موقع پر دینی مہیت جوش میں آگئی۔ کرائے کا وہی پیٹکر لاکر اہل سنت و
جماعت کی مسجد میں نصب کیا گیا۔ آپ نے بعد از نماز عشاء ساڑھے تین بجے ایسی بدلی
تقریر فرمائی کہ عوام و خواص عیش و عشرت کرانچے۔ آپ کے سامنے میز پر کتابوں کا گہارا لگا ہوا
تھا۔ آپ تقریر کر رہے تھے اور کتابوں کے حوالہ جات دیکھتے جا رہے تھے۔ اس کے بعد
مکان تھا کہ مخالفین مخالفانہ کارروائی کریں گے مگر کسی کو دم زدن کی مجال نہ ہوئی۔

جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں انٹرویو:

۱۹۹۵ء میری تدریس کا پہلا سال تھا۔ جامعہ نعیمیہ میں تقرر ہوا۔ اسی دوران
حضرت استاذ گرامی ملک المدرسین مولانا عظیم گولڑوی رحمہ اللہ کا پیغام ملا کہ اچھا ہوتا ہے
جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے تخلص فی البدیہہ میں داخلہ لے لیتے۔ چنانچہ راقم بہاولپور چلا
گیا۔ ذہانی امتحان لیا گیا۔ وائس جانف غزالی ذہاں علامہ سید احمد سعید کاظمی ہائیں جانب لیں
التفسیر خمس الحق افغانی، سامنے خالد حسن ہاکڑی، ان کے علاوہ ایک دو علماء اور بھی
موجود تھے۔ پہلے بخاری شریف کھولی گئی، سامنے باب تھا ”باب التبعیہ الی الصلوٰۃ“

اہل سنت پڑھنے کے بعد افغانی صاحب نے سوال کیا کہ ترجمۃ الباب (عنوان) اور حدیث
کی کیا مہمیت ہے؟۔۔۔ اتنی دیر میں راقم حاشیہ دیکھ چکا تھا، چنانچہ جواب دے دیا۔ پھر
شرح مقام ”کھولی گئی۔ مقام تھا والصانع للعالم هو اللہ انما احب القلوب۔ اس جگہ
سوال کیا گیا جس کا راقم نے جواب دیا۔ پھر پوچھا گیا ”ہدایہ اخیرین“ کی کیا مہمیت ہے؟۔
جواب میں جواب دینے پر کہا گیا کہ اتنا ہی کافی ہے۔ ہاگڑی صاحب نے کہا کہ ایک جمال
کا تخلص میں رو کر انگریزی پڑھنا ہوگی۔ پھر دو سال میں درس وحدیث ہو گا۔ میں نے
استاذ میرے پاس وقت نہیں ہے۔

اس تمام کارروائی کے دوران حضرت علامہ کاظمی نے کوئی سوال نہیں کیا۔ جب میں
لے لے سے باہر آیا تو حضرت بھی باہر تشریف لائے اور فرمائے گئے کہ مولانا کو تو اکثر خواب میں
ہی انٹرویو دینا پڑے، تو دے دیں گے۔ پھر مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

”آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ آپ داخلہ لے

لیں پھر لاہور جا کر مشورہ کر لیں۔ اگر مرضی ہو تو آجائیں اور نہ معذرت

کریں۔“

فہم میں ایک واپسی پر جو مشورہ ہوا وہ یہ تھا کہ ”مذرت کر دی جائے۔ چند دن بعد ہی ایک
مدت جنگ شروع ہو گئی۔ انٹرویو کے دوران میں نے جس اطمینان اور اعتدال کا مظاہرہ کیا
ان کی پشت پر یہ احساس تھا کہ مجھے حضرت کی سرپرستی حاصل ہے۔ لہذا الجھڑانے کی کوئی
ضرورت نہیں۔“

لڑ زہ خیر منظر:

”جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت یا زیارت کے لئے جائے سفر گزار فرشتے اس کے جلو میں چلتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اے اللہ! اس پر رحم فرما“ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما جب وہ پہنچ جاتا ہے تو کہتے ہیں تو بھی اچھا ہے اور حیرا چنا بھی اچھا ہے اور تو نے جنت میں اپنا گھر بنالیا ہے۔“

پھر ایک دوسری حدیث بیان کی:

”من قرأ القرآن وعمل بما فيه ألهمه الله ما يشاء وأداء تاجه يوم القيامة ضوء أحسن من ضوء الشمس لعلامة لكم بالذي عمل به“

”جو شخص قرآن پاک پڑھا اور اس کے احکام پر عمل کیا، اس کے والدین کو قیامت کے دن ایسا لہجہ پڑھایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے زیادہ حسین ہوگی۔ اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ جن نے قرآن پاک کے احکام پر عمل کیا۔“

مجھے جہاں ان کی بزرگوار شفقت نے مسکور کیا وہاں اس خیال نے حیرت میں ڈال دیا کہ اس بزرگ سال اور گوناگوں امراض کے باوجود حافظہ کا یہ عالم کہ احادیث اس طرح بیان کرتے ہیں جیسے حافظہ قرآن پاک پڑھتے ہیں۔“

☆☆☆

۲۰ ستمبر ۱۹۸۸ء کو حاضر خدمت ہوا تو فرمائیے۔ میں عموماً یہ دعا کیا کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”اللھم ارزقنا واولادنا ایمانا کاملًا وعلما نافعا وفہما کاملًا و

ارزقنا رزقا حلالا طیبًا واسما وصحۃ وعافۃ ولسانا ذا کرا

وقلبا شاکرا وعلما صالحا متقیًا و توبۃ متصوفا۔“

۷۔ محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ مفتی عزیز احمد قادری، دہلوی، ص ۳۵۰، نور نور پور، ص ۱۹۹ء

”اے اللہ! ہمیں اور ہماری اولاد کو ایمان کامل، علم نافع، فہم کامل، رزق حلال و طیب اور وسیع، صحت و عافیت، زبان ذکر کرنے والی، دل شکر گزار، عمل صالح و مقبول اور خالص توبہ عطا فرما۔“

حضرت ملک المدین کیمساجھ لاہور کا سفر:

”تلمبا“ ۱۹۹۸ء کی بات ہے جب راقم ہندیاں میں آپ (حضرت علامہ عظیم بخش کوٹروی) سے کب فیض کر رہا تھا۔ فرمایا: میرے مساجھ لاہور چلو۔ لاہور پہنچ کر حضرت مولانا خدابخش رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مسجد المعینہ عثمانیہ میں قیام کیا۔ دوسرے دن فرمایا: چلو تمہیں اپنے حضرت صاحب کی زیارت کرو لائیں۔ مجھے مساجھ لے کر حضرت (خواجہ غلام گنی الدین کوٹروی) کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ راستے ہی میں حضرت کے صاحبزادے تلمبا، شاہ عبدالحق کوٹروی مدظلہ مل گئے، جو آپ کے شاگرد بھی تھے۔ میں نے چشم حیرت سے دیکھا کہ علم و فضل کا ہلال جگمگ کر ان کی دست پوی کر رہا ہے۔

اسی موقع پر راقم کے والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت استاذ گرامی کی ملاقات اور زیارت کے لئے عثمانیہ مساجھ حاضر ہوئے۔ کچھ دیر حاضر رہنے کے بعد واپسی پر انہوں نے کچھ روپے بطور نذر پیش کیے جو اصرار کے باوجود آپ نے قبول نہیں کیے۔ زیادہ اصرار کیا تو میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میری طرف سے اسے دے دیں۔ اس واقعہ سے والد ماجد بہت متاثر ہوئے اور رخصت ہونے کے بعد کہنے لگے: یہ استفاء اور دنیا سے بے نیازی علماء میں دیکھنے کو نہیں ملتی۔“

۸۔ محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ مفتی عزیز احمد قادری، دہلوی، ص ۳۵۰، نور نور پور، ص ۱۹۹ء

۹۔ محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ ملک المدین عظیم بخش کوٹروی، ص ۳۳۱، نور نور پور

حضرت ملک المدرسین اور مطالعہ کتب:

بیسویں دفعہ درسی کتب پڑھانے کے باوجود (استاذ گرامی مولوی مظاہر چشتی گولڑی) ہر کتاب باقاعدہ مطالعہ کر کے پڑھاتے۔ پھر یہی نہیں کہ کتاب پر ایک سرسری نگاہ ڈال لی۔ بلکہ نظر غائر سے ملاحظہ فرماتے۔ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ گرمیوں کے موسم میں آپ نے ”بدایہ النہجین“ کا مطالعہ شروع کیا اور حروف اتم الحروف نے بھی وہی کتاب دیکھنا شروع کی۔ مطالعہ کرنے کے بعد دیکھا تو پتہ چلا کہ آپ ابھی تک کتاب ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ہر دفعہ نئے نئے مضامین نئے نئے انداز میں بیان فرماتے۔

حضرت ملک المدرسین اور اتحاق حق:

جناب ملک فضل الرحمن صاحب (بندیالی) کزحرم کے دیوبندی تھے۔ دیوبندیوں کی طرف سے بعض اوقات علماء اہل سنت کو مسائل اختلافیہ پر منظر کا چیلنج بھی دیا کرتے تھے۔ جناب ملک اٹمی بخش صاحب بندیالی کے ذریعے انہیں حضرت استاذ کرم کے درس میں شریک ہونے کا اتفاق ہوا۔ حضرت استاذ کرم — کے منصفانہ اور عالمانہ بیانات اور زور دار دلائل نے ان کے ذہن کا رخ بدل ڈالا۔ ملک صاحب زید مجدہ بفضلہ تعالیٰ و کرمہ غلام عطاء اللہ سے نائب ہو گئے۔ واڈھی رکھ لی اور کئی سال تک باقاعدہ درس حدیث میں شریک ہوتے رہے۔ ماشاء اللہ اب تو پورے مولوی اور عالم دکنائی دیکھتے ہیں۔

استاذ الاساتذہ علامہ مہر محمد اچھروی رحمۃ اللہ علیہ:

- ۱۔ محمد عبدالکیم شرف قادری: علامہ: ملک المدرسین علامہ مظاہر چشتی گولڑی ص ۲۲۶ نور نور
- ۲۔ محمد عبدالکیم شرف قادری: علامہ: ملک المدرسین علامہ مظاہر چشتی گولڑی: مشہور نور نور

حضرت علامہ مہر محمد اچھروی رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حضرت شیخ الحدیث (مولانا غلام رسول رضوی) مدظلہ نے بتایا کہ وہ راسخ العقیدہ سنی تھے۔ چاند فتنہ ”انہجین“ (دیوبندی طلباء بھی پڑھتے تھے۔ ایک سنی طالب علم نے ایک نعتیہ مصرع پڑھا۔

”طلیبہ کو جانے والے میرا سلام کہنا“

دیوبندی طالب نے اس کے مقابلے میں پڑھا۔

”دیوبندی کو جانے والے میرا سلام کہنا“

اس پر ہنگامہ ہو گیا۔ حضرت استاذ صاحب نے فرمایا ”تم کافر ہو گئے ہو تو یہ کرو“۔۔۔ یہ بھی انہوں نے بیان فرمایا کہ حضرت علامہ اچھروی کے سامنے بیان کیا گیا کہ مولوی محمد اسجیل دہلوی نے ”تقریرتہ الامان“ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث نقل کر کے اس کا ثبوت مطلق بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں بھی آپ دن مرکز ملی میں ملنے والا ہوں۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ ہر بڑا اور چھوٹا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمارے بھی زیادہ قلیل ہے۔ اس پر حضرت استاذ صاحب نے فرمایا:

”اس غیبت کی قبر میں خوب پٹائی ہو رہی ہوگی۔“

جامعہ نظامیہ رضویہ کے قیام کی تجویز:

جب حضرت مولانا غلام رسول رضوی مدظلہ حزب الاحناف میں پڑھایا کرتے تھے اس وقت جامع مسجد خراسیاں اندرون لوہاری دروازہ لاہور میں امامت و خطابت کے فرائض بھی انجام دیا کرتے تھے۔ انہی دنوں حضرت محدث اعظم مولانا علامہ محمد سردار احمد رحمہ اللہ تعالیٰ دربار داتا صاحب حاضری دے کر ٹانگے پر اسٹیشن جا رہے تھے۔ لوہاری دروازہ کے سامنے سے گزرتے ہوئے فرمایا ”اس جگہ ایک رضویہ ہونا چاہیے۔“ نور محمد صاحب نے بتایا مولانا علامہ غلام رسول رضوی ایک مدرسہ بنانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت

یہ خیال بھی نہ تھا۔ حضرت محدث اعظم نے پوچھا کیا یہ صحیح ہے؟ حضرت علامہ رضوی۔
عرض کیا جی ہاں! ایک ولی کامل کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات رنگ لائے اور ۱۲ شوال
۱۴۵۵ھ / ۱۹۶۵ء کو جامعہ نظامیہ رضویہ کی بنیاد رکھی گئی۔ ۳۰

حضرت شیخ الاسلام اور نیت نماز:

مجھے وہ منظر یاد ہے کہ جب حضرت شیخ الاسلام الحاج الحافظ خواجه محمد قمر الدین
سیالوی رحمت اللہ علیہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ پر عجیب کیف کا عالم ہوا۔ دیر
تک نیت باندھنے میں مصروف رہے۔ یوں معلوم ہوتا کہ خشیت اور اضطراب نے آپ کو
سے چین کر رکھا ہے۔ تکبیر تحریمہ کے بعد بھی یہی کیفیت رہتی۔ یوں محسوس ہوتا کہ پورے
جسم پر لرزہ طاری ہے۔ اللہ اللہ! اور بار الہی میں حاضر ہونے کا کیا پر سوز اور وجد آفرین انداز
تھا۔ ۱۳۰

حضرت شیخ الاسلام اور احترام قبر خضر اء:

ستمبر ۱۹۷۷ء میں جب حضرت خواجه محمد قمر الدین سیالوی قدس سرہ ہری پور تشریف
لے گئے اس وقت مجھے آپ کی مجلس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے دیکھا کہ ایک
صاحب نے روضہ اقدس کے گنبد شریف کا بیٹے پر نگار کھا ہے۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا:
"یہ لوگ گنبد خضر اء کی صحیح تعظیم و تکریم نہیں کرتے۔ کئی لوگوں کی اس کی طرف پشت ہو جاتی
ہے۔ اسی طرح بیت الخلاء میں چلے جاتے ہیں۔ میری تو یہ عادت ہے کہ جس کمرے میں گنبد
خضر اء کی تصویر آویزاں ہو وہاں جوتے پہن کر نہیں جاتا۔۔۔ ایک دفعہ مجھے گردے کی سخت
تکلیف تھی کسی پہلو قرار نہیں ملتا تھا۔ چانک میری نظر دیوار پر آویزاں گنبد خضر اء کی تصویر

۳۰۔ محمد عبد الحکیم شرف قادری، علامہ: شیخ الحدیث علامہ محمد رسول رضوی، نور و نور، ج ۱، ص ۲۸۳

۳۱۔ محمد عبد الحکیم شرف قادری، علامہ: شیخ الاسلام خواجه محمد قمر الدین سیالوی، نور و نور، ج ۱، ص ۳۳۳

۱۔ میں بااوپ کھڑا ہو گیا۔ بارگاہ رسالت میں اپنی فریاد پیش کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ
منورہ میں اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور
اسی وقت موقوف ہو گیا۔ ۱۵۰

حضرت شیخ الاسلام کی یادگار شفقت:

۷۵۔ ۱۹۷۴ء کا واقعہ ہے کہ راقم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف سیالوی مدظلہ
لے ہمراہ بنیال سے سرگودھا پہنچا تو معلوم ہوا کہ حضرت شیخ الاسلام سرگودھا میں تشریف فرما
ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث کے ساتھ راقم بھی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ حضرت شیخ الاسلام
مہل شفقت سے ملے۔ تھوڑی دیر بعد آپ کے چچا خواجه سعد اللہ صاحب تشریف لائے۔
حضرت شیخ الاسلام نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے راقم کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا۔ "یہ
ہمارے مولانا ہیں۔۔۔ میں اس فرحت و مسرت کو بیان نہیں کر سکتا جو مجھے حضرت کے اس
فرمان سے حاصل ہوئی کہ "یہ ہمارے ہیں۔۔۔ اب وہ شفقت و محبت اور اپنا بیت کہاں ملے
کی؟" ۱۵۰

مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمہ کا تہنیت:

ایک دفعہ راقم حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ کے ہمراہ جامعہ نعیمیہ
حاضر ہوا تو محمد حسین نعیمی صاحب کو جراثیم کے دو طالب علموں کے ساتھ مصروف گفتگو
تھے اور کہہ رہے تھے:

"انہوں نے میرے نبی کی شان میں گستاخی کی ہے، میرے نبی کو گالیاں

دی ہیں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی انہیں گالیاں دوں۔۔۔ ختم۔۔۔ ترین

گالیاں!"

۱۵۔ محمد عبد الحکیم شرف قادری، علامہ: شیخ الاسلام خواجه محمد قمر الدین سیالوی، نور و نور، ج ۱، ص ۳۳۳

۱۶۔ محمد عبد الحکیم شرف قادری، علامہ: شیخ الاسلام خواجه محمد قمر الدین سیالوی، نور و نور، ج ۱، ص ۳۳۳

اس دن مجھے اندازہ ہوا کہ مفتی صاحب کو اللہ تعالیٰ کے حبیب، حضرت محمد
الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اللہ سے کتنی محبت و عقیدت ہے۔

مفتی صاحب اور پاس وعدہ:

کتبہ نبویہ کے مدیر اور مجلس رضا کے سربراہ علامہ اقبال احمد قادری نے بیان کیا
کہ غالباً ۱۹۵۰ء کی دہائی کا واقعہ ہے کہ مفتی محمد حسین فیسی صاحب ایک اجلاس میں تشریف
لائے۔ اور خلاف معمول فرمانے لگے کہ مجھے تقریر کے لئے پہلے وقت دیا جائے۔ تقریر کے
فوری بعد تشریف لے گئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ان کے صاحبزادے کی وفات ہو گئی تھی
اور میت ابھی گھر ہی میں تھی کہ وہ وعدہ پورا کرنے کے لئے جلسہ میں تشریف لے آئے اور
اس سانحہ کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ موجود علماء کے لئے ایفاء عہد کے سلسلے میں
یہ رہنما مثال ہے۔

مفتی صاحب کا خلاص:

۱۹۷۱ء میں راقم دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور میں مدرس تھا۔ حضرت میر
طریقت صاحبزادہ محمد طیب الرحمن چچو ہروی رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر احباب نے پہلی مرتبہ
ہری پور میں یوم رضا منانے کا اہتمام کیا۔ راقم نے جامعہ نعیمیہ میں حاضر ہو کر مفتی محمد
حسین فیسی صاحب کی خدمت میں خطاب کے لئے گزارش کی۔ ساتھ ہی یہ عرض کر دیا کہ کسی
مقرر کو اس لئے دعوت نہیں دی کہ ان کی خدمت کرنے کے لئے ہمارے پاس گنجائش نہیں

۱۷۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ مفتی حسن فیسی علیہ الرحمہ (علی)
۱۸۔ ایضاً

۱۹۷۔ مفتی صاحب نے وعدہ کر لیا۔ یوم رضا کے موقع پر تشریف لائے۔ علامہ غلام رسول
سیدی، شارح مسلم بھی ساتھ تھے۔ دونوں حضرات نے خطاب کیا۔ کھانا کھانے کے بعد
خانے میں معمولی سا نذرانہ پیش کیا۔ مفتی صاحب نے علامہ سعیدی صاحب سے بھی لفظ
لے لیا۔ دونوں لفظوں میں کل نوے روپے تھے۔ فرمائے گئے آمدورفت گاہر یہ ساتھ
روپے ہے اور تیس روپے نکال کر واپس کر دیئے۔ اصرار کیا تو فرمائے گئے۔

”مجھے اندازہ ہے کہ آپ نے کن مشکلات سے گزر کر یوم رضا کا اہتمام کیا

ہے۔ اس لئے تیس روپے واپس لے لو۔“

اخلاص کا یہ ایسا مظاہرہ تھا کہ میں چاہوں بھی تو اسے فراموش نہیں کر سکتا۔^{۱۹}

غلط بات کا زبان سے انکار:

جامع مسجد عمر روڈ، اسلام پورہ، لاہور میں میلاد شریف کا جلسہ تھا۔ راقم چونکہ اس
مسجد میں خطیب ہے، اس لئے وہاں حاضر تھا۔ ایک عالم نے تقریر کرتے ہوئے ایک شعر پڑھا۔
جس کا مضمون یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
حسن سے کیا نسبت؟

”محبوب زلفا تھے یہ محبوب خدا ٹھہرے

مجھے یہ انداز گراں گزرا“ تاہم خاموش رہا۔ ان کے بعد پنجاب کونسل، لاہور کے

چیرمین صاحب مائیک پر آئے اور تقریر کرتے ہوئے کہنے لگے۔

”اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ نہ زمین ہوتی،

نہ آسمان ہوتا، نہ جنت ہوتی نہ دوزخ ہوتا، بلکہ خدا ابھی نہ ہوتا۔“

(استغفر اللہ)

”ہر شے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محتاج ہے۔“
ی چیزوں کے نام گنوا کر کہنے لگے:

”اللہ تعالیٰ بھی حضور کا محتاج ہے۔“

یہ سن کر میرا پیٹ نہ صبر چھلک گیا۔ میں نے ہانپ کر کہا۔

”اگرچہ میرا تقریر کا پروگرام نہیں ہے تمام دو تین ضروری باتیں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔“

۱۔ قاری صاحب کی تلاوت قرآن کے دوران کچھ دوست ان کو نذرانہ پیش کرتے رہے ہیں۔ تلاوت کے دوران ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ ہمہ تن گوش ہو کر قرآن پاک سنیں بعد میں چاہیں تو نذرانہ پیش کر دیں۔
۲۔ بعض شعراء یہ کہہ دیتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کی سرکار دو عالم حسن سے کیا نسبت؟

وہ محبوب زلیخا تھے یہ محبوب خدا غمیرے

یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے شایان شہن انداز نہیں ہے۔ وہ تو محبوبان عالم کا انتخاب تھے۔ اور ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم انتخابوں کا بھی انتخاب ہیں۔

۳۔ جبرئیل صاحب نے کہا ہے کہ اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ بھی نہ ہوتا۔ یہ قلعہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ جس کے معدوم ہونے کا احتمال ہی نہیں ہے۔ اس پر عدم طاری ہی نہیں ہو سکتا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام تر عظمتوں کے باوجود ممکن ہیں۔ اور ممکن کے نہ ہونے سے واجب الوجود کے وجود پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت بھی موجود تھا جب سرکار دو عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور انہی پیدا نہیں ہوا تھا۔

جبرئیل صاحب کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی حضور صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محتاج ہے۔ اور آپ کی رحمت میں داخل ہے۔ حضور تو خود اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ رحمت تمام ہیں اور اس کے محتاج ہیں، کو کسی کا محتاج نہیں۔“

یہ سنتے ہی جبرئیل صاحب جوتے اٹھا کر چلے گئے۔ پھر کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ ۴۰۔

گورنر پنجاب جامع مسجد عمر روڈ میں:

ایک دفعہ پنجاب کے گورنر میاں انور صاحب جہد پڑھنے کے لئے جامع مسجد عمر روڈ آئے۔ میں منبر پر بیٹھ کر تقریر کر رہا تھا۔ اسی طرح بیٹھا رہا۔ البتہ یہ ہوا کہ پہلے حقوق والدین پر گفتگو کر رہا تھا۔ پھر گفتگو کا رخ ان کی طرف کر دیا اور کہا کہ آپ نے لاہور کی سڑکوں پر ناجائز تجاوزات کے خلاف جو کارروائی کی ہے، وہ مستحسن اقدام ہے، ورنہ ٹریفک کے لئے بڑے مسائل پیدا ہو رہے تھے۔ نیز یہ بھی کہا کہ یہ ملک نظام مصطفیٰ کے نافذ کرنے کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ اس مقصد کے لئے لاکھوں افراد شہید ہوئے۔ ہزاروں بہنوں کی عصمتیں لٹ گئیں۔ آپ کی حکومت کا فرض ہے کہ پاکستان میں نظام مصطفیٰ کے غلا کا اہتمام کرے۔۔۔ اسی دوران ایک فونو گرافر آگیا۔ میں نے اسے مسجد میں فونو کھینچنے سے منع کر دیا۔ نماز کے بعد علاقے کے کونسلر بشیر خان صاحب گورنر صاحب کے ساتھ کھڑے ہو کر فونو کھینچوانے لگے تو انہوں نے مجھے بھی بلایا۔ میں نے صاف منع کر دیا۔ لا الہ الا اللہ علی ذلک۔ ۴۱۔

گورنر ہاؤس کا دعوت نامہ:

نواز شریف کے پہلے دور حکومت میں علماء لاہور کو گورنر ہاؤس بلایا گیا۔ مجھے بھی دعوت نامہ ملا۔ میں نے سوچا اسی زمانے کو گورنر ہاؤس اندر سے دیکھ لوں گا۔ اتفاق کی بات کہ وزیراعظم نہ آ سکے ان کے دو وزیر صاحبان آئے۔ علماء کے خیالات سنے اور اس کے بعد چائے نوش کی۔ اسی دوران میں نے ایک وزیر صاحب قلمیاً چوہدری محمد حسین کو کہا جناب آپ کی حکومت کو جرأت کا ثبوت دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا آپ نے آج کا اخبار نہیں پڑھا؟۔۔۔ میں نے کہا پڑھا ہے وزیراعظم صاحب نے امریکہ کے سامنے صفائی پیش کی ہے کہ ہم بنیاد پرست مسلمان یعنی کٹر مسلمان نہیں ہیں اس پر معذرت کی کیا ضرورت تھی؟۔۔۔ اس پر وہ بے مزد ہوئے اور رخ پھیر کر چلے گئے۔ ۲۲۔

البریلویہ کا جواب:

۸۳ - ۱۹۸۳ء کی بات ہے مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی نے مجھے فون پر بتایا کہ سمن گاہ پر و فیصل طاہر القادری کی رہائش گاہ پر ایک میٹنگ ہے تم بھی اس میں شرکت کرو۔ عشاء کے قریب وہ لوہاری دروازہ آئے اور اپنی گاڑی پر ساتھ لے گئے۔ وہاں قادری صاحب کے علاوہ ایک دو دوسرے افراد بھی تھے۔

موضوع سخن احسان الہی ظہیر کی کتاب "البریلویہ" تھی۔ نیازی صاحب نے فرمایا کہ اس کا جواب لکھا جانا چاہیے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ کون لکھے؟۔۔۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ اہم کام مجھ ناواقف کے کندھوں پر ڈال دیا جائے گا۔ میں نے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف سیالوی اور پیر سید محمد فاروق القادری کا نام پیش کیا۔ لیکن نیازی صاحب اور قادری صاحب نے کہا کہ یہ کام تمہیں ہی کرنا چاہیے۔

قادری صاحب نے کہا کہ میرے پاس وقت نہیں ہے ورنہ میں خود "البریلویہ" کا جواب لکھتا۔ اسی نشست میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس کام کے سلسلے میں آپ میرے ساتھ پچاس نشستیں بھی رکھ سکتے ہیں۔ آج بھی سوچتا ہوں تو تعجب ہوتا ہے کہ اگر ان کے پاس پچاس نشستوں کا وقت تھا تو انہوں نے اتنا وقت "البریلویہ" کا جواب لکھنے کے لئے کیوں نہ صرف کر دیا۔

والہیں اگر میں نے سوچا کہ یہ جماعتی کام میرے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اگر میں کچھ لکھتا ہوں تو اسے شائع کون کرے گا؟ مجاہد ملت تو پھر خبر بھی نہیں لیں گے۔ ان کے پاس اتنی فرصت ہی نہیں ہوتی۔ یہ صورتحال جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری صدر مجلس رضا لاہور کے سامنے رکھی تو انہوں نے کہا آپ جواب لکھیں، ہم مجلس رضا کی طرف سے شائع کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت شامل حال تھی۔ تین سو صفحات پر مشتمل "اندھیرے سے اجالے تک" کے نام سے کتاب لکھی جس میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ پر لگائے گئے الزامات کا نہایت مثبت انداز میں جواب لکھا گیا۔ میرے پیش نظر کلچر اور یونیورسٹی کا تعلیم یافتہ طبقہ ہے جو غیر جانبدارانہ انداز میں حقائق کا مطالعہ کرنا چاہتا ہے۔ الحمد للہ تعالیٰ اس کوشش کو خاطر خواہ کامیابی نصیب ہوئی۔ اور انصاف پسند حضرات نے اسے کامیاب کوشش قرار دیا۔ ایک دوست نے کہا کہ آپ کی یہ تعریف "نامنر نہیں" ہے۔

البتہ "البریلویہ" کے طعن و تشنیع پھرے انداز سے واقف حضرات نے شکایت کی کہ اس کے جواب میں انداز صیانت اختیار نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ مولانا محمد عبدالستار خان نیازی کا تبصرہ تھا کہ "زبانے دار نہیں ہے"۔

مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی مدظلہ نے اس کتاب کے منظر عام پر آنے کے کچھ عرصہ بعد فون کیا کہ مولانا شاہ احمد نورانی نے یہ کتاب ملاحظہ کی ہے اور ہمیں پانچ چھ ہزار روپے کا چیک عطا کر کے تمہاری عزت افزائی کرنا چاہتے ہیں۔ مولانا نورانی ماڈل جکون میں پیرا علیاز احمد ہاشمی کی کوٹھی میں تشریف فرما ہیں، تم وہاں پہنچ جاؤ۔

طیارے میں راولپنڈی سے سوار ہوا تو دیکھا کہ پیر صاحب تشریف فرما ہیں۔ حسب معمول بڑی شفقت سے ملے۔ جب طیارہ مظفر آباد کے سڑک کنارے دے پر اترا تو میں بریف کیس اپنی آغوش میں رکھے ہوئے اپنے سیٹ پر بیٹھا رہا کہ پیر صاحب گزر جائیں۔ پیر صاحب گزرنے لگے تو کہنے لگے یہ بریف کیس مجھے دے دو میں اٹھا لیتا ہوں۔ وہ یہ الفاظ رسمی طور پر نہیں کہہ رہے تھے بلکہ یوں لگتا تھا کہ سچ سچ انھار لے جائے بغیر نہیں جائیں گے۔ وہ تو یوں خیریت رہی کہ آپ کے خادم خاص مولانا مسعود احمد صاحب نے عرض کیا کہ میں اٹھا لیتا ہوں تب آپ تشریف لے گئے۔ ۲۲

اب ڈھونڈ انہیں:۔۔۔۔۔

۱۸ رمضان المبارک کو صبح آٹھ بجے پیر محمد کرم شاہ الازہری صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نقاہت کا یہ عالم تھا کہ دو خادموں نے پکڑ کر اٹھایا۔ اس کے باوجود پیر صاحب نے کھڑے ہو کر ملاقات کی اور درمی کے اوپر بچھے ہوئے مصلیٰ کی طرف اشارہ کیا کہ اس پر بیٹھو۔ میں احتراماً درمی پر بیٹھ گیا تو باصرار مصلیٰ پر بٹھایا۔ میں نے ایک کتاب ”معمولات اہل سنت“ پیش کی۔ خیال یہ تھا کہ ناکمل کے علاوہ چند صفحے الٹ پلٹ کر دیکھیں گے اور کتاب ایک طرف رکھ دیں گے۔ لیکن یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ انہوں نے پہلے تو فرست دیکھی پھر ابتداء سے پڑھنا شروع کیا اور مسلسل کئی صفحے پڑھتے چلے گئے۔ حالانکہ نام سازی طبع کی بنا پر ڈاکٹروں نے زیادہ مطالعہ سے منع کر رکھا تھا لیکن یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے پیرا سے کو بہت انتظار کے بعد جام شیریں میسر آیا ہو۔ اسی دوران پیر صاحب کچھ گفتگو کرنے لگے تو خادم نے موقع غیبت جان کر کتاب اٹھا کر ایک طرف رکھ دی۔

حاجزادہ علامہ امین العبدات مدظلہ کے خسرینا لکھتے ہیں

۲۳۔۔۔۔۔ محمد عبدالعظیم شرف قادری، علامہ: دالین و برہان کی آمد، ص ۲۳، مشمولہ اپالوں کا قیام، مرتبہ عمران حسین چوہدری، مطبوعہ لاہور، مئی ۱۹۹۸ء

میں نے سوچا کہ اگر نورانی صاحب مجھے چیک عنایت کرنا چاہتے ہیں تو وہ جامعہ نظامیہ رضویہ میں بھی بھیج سکتے ہیں، میں کہیں پیر صاحب کی کوئی تلاش کر رہا ہوں گا۔ پھر اگر میں وہاں پہنچ بھی جاتا ہوں تو کسی نے پوچھا کہ کس طرح آئے ہو؟ تو کیا کہوں گا کہ چیک لینے آیا ہوں۔ میں نے ملے کیا کہ وہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے؟

ایک دو روز کے بعد مولانا نیازی صاحب نے فون کیا اور پوچھا کہ آپ نورانی صاحب سے کیوں نہیں ملے؟ میں نے کہا کہ میرے پاس کنوئیں کا انتظام نہیں تھا۔ نیازی صاحب نے کہا کہ مولانا نورانی پانچ چھ ہزار کا چیک دے کر آپ کی خدمت کرنا چاہتے تھے، مجھے چاہیے تھا کہ میں خود آپ کو ساتھ لے جاتا ہوں بات ختم ہو گئی اور میں ان دو جملوں کے فرق پر غور کرتا رہا کہ ”وہ آپ کی عزت افزائی کرنا چاہتے تھے۔۔۔۔۔ اور“ وہ آپ کی خدمت کرنا چاہتے تھے۔۔۔۔۔ ۲۴

کئی دوستوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ میاں شہباز شریف نے البریلویہ کا جواب لکھنے والے کو گولڈ میڈل دینے کا اعلان کیا ہے، آپ نے البریلویہ کا جواب لکھا ہے تو میاں صاحب سے رابطہ کر کے گولڈ میڈل کا مطالبہ کیوں نہیں کیا؟

ایسے حضرات کو میں کیا کہتا؟ انہیں خود سوچنا چاہیے کہ جو شخص اپنی درویشانہ افتاد طبع کی بنا پر مولانا نورانی سے چیک وصول نہ کر سکا حالانکہ وہ دینے کے لئے تیار تھے تو وہ میاں صاحب ایسے لوگوں سے گولڈ میڈل کا تقاضا کیسے کر سکتا ہے؟۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہماری حاجتوں کو اپنی بارگاہ سے ہی پورا فرمائے۔ (آمین!)

حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری:

۲۸ نومبر ۱۹۹۳ء کو مظفر آباد میں حکومت آزاد کشمیر نے میرٹ کاغذیں منعقد کی۔ جس میں پیر محمد کرم شاہ صاحب کو ضیاء اللہی پر ایوارڈ پیش کیا گیا۔ ۲۷ نومبر کو راقم نوکر

۲۳۔۔۔۔۔ حقانی یادداشت، ص ۵۵، ۵۶، مملوکہ علامہ شرف صاحب

تشریف لائے ہوئے تھے، انہیں مطالبہ کر کے فرمانے گئے کہ ان کے صاحبزادے یہاں پڑھتے ہیں، اس سے بڑھ کر ہماری خوش قسمتی کیا ہو سکتی ہے؟ کہ یہ اس کی تعلیم سے مطمئن ہیں۔

راقم اجازت لے کر آپ کے کمرے سے باہر نکلے گا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ آپ دو خادموں کا سامرا لائے ہوئے رخصت کرنے کے لئے دروازے پر کھڑے ہیں۔ اس وقت یہ بات خیال میں بھی نہیں آئی کہ یہ آخری ملاقات ہے۔ اس وقت حافظ شیرازی کا یہ شعر یاد آ رہا ہے۔

دہشت فرس الوصال و ما شعرا
گو حافظ غزل لائے فراقی ۲۵۔

پیر صاحب کی غیرت ایمانی:

پیر محمد کرم شاہ صاحب کے شاگرد رشید مولانا علامہ کریم سلطانی زید مجدد سناتے ہیں۔ کہ پیر صاحب اپنے والد ماجد کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد مریدین کے ایک گلاؤں میں گئے۔ کھانا کھانے کے دوران ایک شخص نے بیان کیا کہ راولپنڈی کے مولوی غلام اللہ خان کا ایک شاگرد چند روز پہلے یہیں تقرر کر گیا ہے۔ اس نے کہا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس دنیا سے رحلت فرما گئے تو آپ کا کیا اختیار باقی رہا؟ اگر میں آپ کے جسد اللہ س پر چٹکی لوں تو آپ میرا کیا بازو سکتے ہیں؟ (خود بخود) اس شخص نے ریکارڈ کی ہوئی تقریر بھی سنا دی، پیر صاحب نے ہاتھ کا لقمہ واپس دست خوان پر رکھ دیا۔ اور حکم دیا کہ گلاؤں کے تمام لوگوں کو جمع کرو۔ لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے پورے جلال کے ساتھ خطاب کیا اور فرمایا:

”گلاؤں والو! احم کافر ہو گئے ہو اور تمہارے نکاح ٹوٹ گئے ہیں، ایک شخص

۲۵۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ دانش و زبان کی آبرو، مشولہ اجالوں کا نقیب، مرتبہ عمران حسین چرندری، ص ۲۳۔ مطبوعہ لاہور مئی ۱۹۹۸ء

تمہارے گلاؤں میں آکر مرکز دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کشتیاں کرنا رہا اور تمہاری غیرت ایمانی بیدار تک نہ ہوئی۔“ ۲۶۔

حضرت مفتی شریف الحق مدظلہ کی دعا:

حضرت سید محمد شاہ دولہا بخاری قدس سرہ جامع مسجد حیدری، نگار اور کراچی کے قریب میں ۳۰ اگست ۱۹۹۶ء کو رات پانچ بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک مقالہ بصورت پر پیش کیا۔

”گرامات اولیاء اور بعد از وصال استدار“

ان کے بعد مولانا مفتی شریف الحق امجدی مفتی جامعہ اشرفیہ مبارک پور نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

”مجھ سے پہلے رئیس القلم مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری تقریر کر رہے تھے، وہ تقریر کے بھی بادشاہ ہیں، تقریر کے بھی بادشاہ ہیں، تدوین کے بھی بادشاہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو روحانیت کے بھی بادشاہ ہوں گے۔“

اللہ تعالیٰ ان کی زبان مبارک کرے۔ آمین۔ ۲۷۔

ملک التحریر علامہ ارشد القادری کے کلمات نکیریم:

علامہ ارشد القادری مکتبہ قادریہ پر تشریف لائے۔ مفتی محمد خان صاحب بھی موجود تھے۔ کہنے لگے۔

”ہندوستان میں جس پاکستانی عالم کی تحریرات کو سب سے زیادہ توجہ اور تسمین سے پڑھا جاتا ہے وہ یہ (شرف صاحب) ہیں اور میں تو ان کا عاشق ہوں۔۔۔۔۔ ہندوستان میں لوگ جامعہ نظامیہ رضویہ کو آپ کی وجہ سے

۲۶۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ دانش و زبان کی آبرو، مشولہ اجالوں کا نقیب، ص ۲۹، ۳۰۔ مطبوعہ لاہور مئی ۱۹۹۸ء

۲۷۔ علی بادشاہ، ص ۱۹، نمبر ۳۱ اگست ۱۹۹۶ء، مملوکہ علامہ صاحب۔

جانتے ہیں۔۔۔ "من عقائد اہل السنة" نے آپ کو زندہ جاوید کر دیا ہے۔ ۲۸۰

زینت القراء قاری غلام رسول مدظلہ کا مشاہدہ:

قاری غلام رسول صاحب مدظلہ کے استقبال پر وارا القرآن نیو گارڈن ٹاؤن لاہور میں شرکت کی اور خطاب کیا۔ کم جون ۱۹۶۲ء کو قاری صاحب نے پہلی مرتبہ ریڈیو پر تلاوت کی۔ آج ۳۶ سال پورے ہو گئے۔

قاری صاحب نے کہا میں جس ملک بھی گیا ہوں۔ وہاں حدیث فقہ عقائد کی جو بھی کتاب دیکھی اس پر ترجمہ، تفسیر یا تقریظ کسی نہ کسی حوالے سے شرف صاحب کا اس کے ساتھ تعلق پایا۔ ۲۸۱

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی سے ایک ملاقات:

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب ۲۳ جولائی ۱۹۹۵ء کو مکتبہ قادریہ داتا دربار تشریف لائے۔ اسلام آباد ایک میٹنگ میں کسی نے دینی مدارس کے عربی میں کام کرنے کے بارے میں پوچھا تو ڈاکٹر ظہور احمد صاحب نے مایوسی کا اظہار کیا۔ پوچھا کہ کوئی کام کر رہا ہے؟ تو انہوں نے آپ (شرف صاحب) کا نام لیا۔

ایک شخص نے پوچھا آپ کا مسلک کیا ہے؟ تو میں نے کہا "میرا خاندان بریلوی مسلک سے متعلق ہے" اس نے کہا "یہ تو نالائق اور جاہل لوگ ہیں"۔ میں نے کہا "میں نے غور و فکر کے بعد یہ مسلک اختیار کیا ہے۔ بے علم ہونے سے یہ کب لازم ہے کہ ان کا عقیدہ بھی غلط ہو۔ اتقوا فراسدہ المؤمنین" حدیث ہے "نور فراست تحریک پاکستان اور تحریک

۲۸۔ قلمی یادداشت 'میں' ۳۲، محرم ۱۴۱۶ھ، مملوک علامہ صاحب

۲۹۔ قلمی یادداشت 'میں' ۳۹، محرم ۱۳۱۸ھ، مملوک علامہ شرف صاحب۔

مذہب کے موقع پر انہی بے علم لوگوں میں پایا گیا۔ عرب میں پڑھے لکھے کم تھے۔" حقیقت یہ ہے کہ "۱۳" علی حضرت نے نعت میں وہابیوں کو مخاطب کیا ہے "نعت میں ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ میں نے عرض کیا "حضرت حسان نے ابوسفیان کو مخاطب کیا نعت میں صحابہ کا تتبع کرنا چاہیے۔" ۳۰۰

اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کی توفیق دے:

غالباً ۱۹۶۳ء کی بات ہے کہ حضرت مولانا محمد اللہ بخش رحمہ اللہ تعالیٰ معظم جامعہ مظہریہ شمسہ واں بھجواں نے اپنی شادی میں شرکت کی دعوت دی۔ راقم نے حضرت مولانا فضل حق بندہ بالوی مدظلہ العالی سے دس روپے قرض لئے، علامہ غلام رسول سعیدی اور علامہ عطاء محمد قادری کے ہمراہ میاںوالی جا کر شادی میں شرکت کی اور دس روپے حضرت علامہ کی خدمت میں بطور نذر پیش کر دیے۔

روزِ مہر کی ضروریات کے لئے مولانا عطاء محمد قادری سے بھی دس روپے قرض لئے ہوئے تھے۔ ایک دکاندار سے چینی اور چائے کی جتنی قرض لیتا رہا تھا۔ اس کے بھی سات آٹھ روپے ادا کر لئے تھے۔ ایک دن اس دکاندار کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس کا نام حسن تھا۔ ایک دوسرے دکاندار نے بطور تذکرہ بیان کیا کہ میں نے ذکوۃ فنڈ میں دینے کے لئے کچھ کپڑے نکالے ہوئے ہیں۔ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ مجھے ذکوۃ دے دے تو قرض ادا ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال تھا۔ خمیر نے ملامت کی کہ اگر خواہش ہی کرنی ہے تو یہ خواہش کیوں نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے تو میں دوسروں کو ذکوۃ دوں۔ یہ آرزو کیوں کرتے ہو کہ دوسرے لوگ مجھے ذکوۃ دیں۔ یہ سوچ بچار چند لمحوں میں اندر ہی اندر ہو گئی، کوئی بات زبان پر نہیں آئی۔

۳۰۔ قلمی یادداشت 'میں' ۳۲، محرم ۱۳۱۸ھ، مملوک علامہ شرف صاحب

تھوڑی دیر کے بعد ڈاکیا آیا اور دس روپے مجھے دے گیا جو والد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے لاہور سے بھیجے تھے۔ میں نے سب سے پہلے حضرت مولانا فضل حق بندہ لوی مدظلہ العالی کی خدمت میں پیش کئے جو انہوں نے قبول نہیں کیے پھر مولانا عطا محمد قادری کو پیش کیے انہوں نے بھی نہیں لئے۔ دو پکھدار کو دیکھے اس نے بھی نہیں لئے اس طرح وہ دس روپے میرے پاس بچ گئے۔ علامہ سعیدی صاحب کو چاہا تو انہوں نے کہا کہ مجھے دو میں بھی مولانا فضل حق صاحب کو دکھا کر آتا ہوں۔ چنانچہ وہ لے گئے۔ حضرت نے ان سے بھی قبول نہیں کیے۔

میں نے غور کیا کہ ایسا کیوں ہوا؟ تو مجھے یہی بات سمجھ آئی کہ یہ اسی سوچ کی برکت ہے کہ یہ سوچنے کی بجائے کہ کوئی مجھے زکوٰۃ دے، یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ میں دس روپوں کو زکوٰۃ دوں۔ اس سے سبق یہ نکالنا کہ سوچ اچھی رکھنی چاہیے اور اس کے بھی فوائد ہیں۔

سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کو کیجئے:

عالمیہ ۱۹۹۰ء کی بات ہے کہ ایک صاحب نے مجھے دعوت دی کہ ہمارے بزرگ کا عرس ہے۔ تم بھی اس میں شریک ہونا۔ میں نے وعدہ کر لیا۔ اور حسب وعدہ پہنچ گیا۔ دیکھا کہ وہاں سازوں کے ساتھ قوالی ہو رہی ہے۔ میں مزار شریف کے پاس جا بیٹھا اور ایصالِ ثواب کیا۔ کچھ دیر بعد وہ قوالی سے فارغ ہو گئے۔ کیا دیکھا ہوں کہ سفید اور خطمی رازھی والے شاہ صاحب بیٹھے ہیں۔ ایک لڑکا آکر ان سے ملا اور ان کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا۔ چند لمحوں بعد کیا دیکھا ہوں کہ وہ لڑکا شاہ صاحب کے پیچھے جا کر سجدہ کر رہا ہے۔ میں نے اشارے سے اس لڑکے کو بلایا اور سمجھایا کہ سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کو کرنا چاہیے، کسی مخلوق کو سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔

ختم شریف کی باری آتی تو مجھے کہا گیا کہ حلیم کی دیگ کے پاس کھڑے ہو کر ختم پڑھیں

جہاں نان بھی رکھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ جہاں بیٹھے ہوئے تھے وہاں بھی ختم پڑھا جاسکتا تھا۔ مہم میں نے ختم پڑھنے کے بعد دعا مانگنے سے پہلے کہا کہ ایک حدیث شریف سن لیں اور وہ یہ کہ ایک صحابی کہیں سفر پر گئے وہاں پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے

”حضور! میں نے دیکھا کہ فلاں جگہ کے لوگ اپنے بڑے کو سجدہ کرتے ہیں۔ آپ سب سے زیادہ اس امر کا حق رکھتے ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔“

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”کیا تم میری قبر کے پاس سے گزر دو گے تو اسے سجدہ کر دو گے؟“

انہوں نے عرض کیا: ”نہیں۔“ فرمایا ”آپ بھی سجدہ نہ کرو۔“۔۔۔۔۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کی حیاتِ طیبہ میں اور بعد از وصال سجدہ کرنا جائز نہیں تو کسی دوسرے کے لئے کب جائز ہو گا؟

یہ سنتے ہی شاہ صاحب جلال کے عالم میں آگے بڑھے اور کہنے لگے ”یہ بھی ختم شریف میں شامل ہے؟“ میں خاموش رہا کہ جو کچھ میں کہنا چاہتا تھا کہ چکا ہوں۔ جن صاحب نے مجھے بلایا تھا وہ کہنے لگے کہ اختلافی بات نہ کریں! میں نے کہا ”جناب! آپ کمالی کرتے ہیں میں کسی عالم کا قول تو بیان نہیں کر رہا۔ میں تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث شریف بغیر کسی اضافے اور تبصرے کے سن رہا ہوں۔“ اس کے بعد دعا کی گئی اور میں کچھ کھائے بغیر واپس آ گیا۔ کسی نے رسمی طور پر بھی تو نہیں کہا کہ کھانا کھانے جاؤ۔ یوں بھی قبرستان میں بیٹھ کر کھانا کھانے کے پر طبیعت مائل نہ ہوتی۔

حضرت و آقا صاحب کی مجلسِ مذاکرہ میں مقالہ:

ماہ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۵ء میں محکمہ اوقاف لاہور کی طرف سے مجھے دعوت نامہ ملا کہ سید الاصفیاء حضرت وانا حج بخش قدس سرہ کے عرس کے موقع پر مشفقہ ہونے والے

مذکرہ کے لئے ایک مقالہ لکھیں۔ جس کا عنوان ہے۔

”اولین کتب تصوف میں کشف المحجوب کا مقام“

اس سلسلے میں ضروری مواد کی تلاش اور حاصل کرنے میں خاصی دشواری پیش آئی۔ تاہم ایک ماہ کی تک دو دو کے بعد مجھے مقالہ لکھنے میں کامیابی ہو گئی۔

ایک جگہ مقام کی مناسبت سے میں نے یہ لکھ دیا کہ حضرت داتا صاحب کے مزار شریف پر بعض لوگ سجدہ کرتے ہیں۔ بعض رکوع کی حد تک جھک کر سلام کرتے ہیں نیز مسجد میں جماعت کھڑی ہو جاتی ہے اور کچھ لوگ مزار شریف کے ساتھ چٹ کر کھڑے رہتے ہیں۔ یہ ناچاز ہے اور محکمہ اوقاف کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو ان حرکتوں سے منع کرے۔

۱۳ جولائی ۱۹۹۵ء کو میں مجلس مذاکرہ میں پہنچ گیا۔ وہاں محکمہ اوقاف کے سیکرٹری اور دربار داتا صاحب کے ایڈمنسٹریٹر، خطیب صاحب اور دیگر حضرات موجود تھے۔ مغرب کے بعد مجلس مذاکرہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد ایک پارٹی نے نعت شریف پڑھی۔ چونکہ ان پر نوٹ برس رہے تھے اس لئے انہوں نے خوب دل جمعی سے نعت پڑھی۔

حضرت علامہ مقصود احمد صاحب خطیب مسجد داتا صاحب نے ڈاکٹر ظہور احمد اظہر پروفیسر غلام سرور رانا اور راقم الحروف کو کہا کہ آپ کو مقالہ پڑھنے کے لئے دس دس منٹ کا وقت دیا جائے گا۔

ادھر نعت خواں پارٹی نے پھر درود شریف پڑھنا شروع کر دیا

صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ

وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

خطیب صاحب نے پوچھا کہ اب یہ کیا پڑھنے لگے ہیں؟ بتایا گیا کہ داتا صاحب کی منقبت پڑھیں گے۔ اب منقبت کو کون روکنا؟ البتہ مقالہ نگاروں کو خوشخبری سنائی گئی کہ آپ کو پانچ پانچ منٹ ملیں گے۔

ادھر محکمہ اوقاف کی طرف سے چھپے ہوئے مقالات تقسیم کئے گئے جو اس سال لکھے گئے تھے۔ میں نے اپنا مقالہ دیکھا تو اس میں سے مزار شریف پر سجدہ کرنے والوں سے متعلق بطور نکٹ دی گئی تھیں۔ جب مجھے مقالہ پڑھنے کے لئے وقت دیا گیا تو میں نے مائیک پر کھڑے ہو کر کہا:

”حضرات! وقت اتنا کم ہے کہ اس میں مقالہ پڑھ کر سنا نہیں جاسکتا۔ پھر مقالات شائع کر کے محکمہ اوقاف کی طرف سے تقسیم کر دیئے گئے جو آپ ملاحظہ فرمالیں گے۔ البتہ دو تین منٹ میں چند ضروری باتیں آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں“

اور وہ باتیں جو مقالے سے حذف کر دی گئی تھیں وہ مائیک پر زبانی بیان کر دیں۔ اس جسارت کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے بعد مجھے کبھی مجلس مذاکرہ میں مدعو نہیں کیا گیا۔ خیر میں کون دوتا ہوں اعتراض کرنے والا؟ تاہم اتنا تو عرض کر ہی سکتا ہوں کہ اگر آپ نے مجلس مذاکرہ کو محفل نعت ہی بنانا ہو تو مقالہ نگاروں سے مقالات لکھوانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

اگلے سال ۱۳۱۷ھ / ۱۹۹۶ء کی مجلس مذاکرہ میں تو مجھے دعوت نہیں دی گئی البتہ عرس شریف کے پروگرام میں دعوت دی گئی۔ میں حسب معمول اسٹیج پر حاضر ہوا۔ جب کافی دیر تک مجھے تقریر کے لئے نہیں بلایا گیا تو میں نے دعوت نامہ کھول کر دیکھا تو یہ راز کھلا کہ میرا نام مقررین میں نہیں بلکہ مہمانان خصوصی میں لکھا ہوا ہے۔ میں اسی وقت اٹھ کر چلا آیا۔ اس کے بعد بھی یہی سلسلہ جاری ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم عوام الناس کے مزاج کے موافق مسائل تو خوب لکھ لکھ کر سنا سکتے ہیں اور جو مسائل ان کے مزاج سے میل نہ کھاتے ہوں ان کا بیان کرنا ہم دوسروں کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔ آخر اصلاح ہوگی تو کیسے؟

کیا آپ کی تصویر ٹی وی پر نہ دکھاؤں؟

ہمارے ہاں فوٹو ہٹانے اور ہوانے کا رجحان بہت بڑھ چکا ہے۔ یہاں تک کہ فتح قرآن پاک اور ختم بخاری شریف ایسی تقریبات میں علماء اور مشائخ کی موجودگی میں آزادانہ تصویریں اور فلمیں ہٹائی جاتی ہیں۔ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر ہٹانے والوں کے بارے میں سخت عارناہنگی کا اظہار فرمایا ہے۔ بلکہ یہاں تک ارشاد ہے۔

لعن اللہ المصوِّرين

”اللہ تعالیٰ تصویر ہٹانے والوں پر لعنت فرمائے“

۲۹ دسمبر ۱۹۹۳ء کو بیگم بیٹ ہال، غوث الاعظم روڈ گلبرگ میں حضرت ڈاکٹر سید مظاہر اشرف مدظلہ نے اپنی کتاب ”اصول الطہارین فی طہارۃ الحق والبدن“ کی تقریب رونمائی کی۔ جس میں ریٹائرڈ جنرل سید نسیم حسن شاہ کے علاوہ علماء کرام بھی تشریف فرما تھے۔ مجھے اللہ کا خیال کی دعوت دی گئی میں جب مایک پر آیا تو نوکر افر کو کہا کہ میری تصویر نہ ہٹائیں۔ جب پروگرام ختم ہوا اور میں اسٹیج سے نیچے اترنے لگا تو ایک شخص میرے پاس آکر کہنے لگا کہ

”میرا تعلق پاکستان ٹیلی ویژن سے ہے۔ آپ نے تصویر لینے سے منع کیا تھا کیا آپ کی تصویر ٹی وی پر نہ دکھاؤں؟“

میں نے کہا کہ ”ہاں بالکل نہ دکھائیں“

شاید اس کا خیال ہو گا کہ لوگ تو جتن کرتے ہیں کہ ان کی تصویر ٹی وی پر دکھائی جائے اور جس کی تصویر ٹی وی پر آجائے اسے مبارکبادیں دی جاتی ہیں۔ اس لئے میں کہوں گا کہ میری تصویر ٹی وی پر ضرور دکھائیں اگر میں ایسا کرتا تو یہ دو غلاہن کی بری مثال ہوتی۔“

امداد الہی (۱):

عرصہ ہوا میں اپنی بڑی ہمیشہ سے ملنے ان کے گلوں جانا چاہتا تھا۔ پھر محل سے اندھیلہاں والی جانے والی سڑک پر چک نمبر ۲۵ کی پلی پر اتر کر آگے تین میل پیدل راستہ نکلا۔ لیکن جب میں اس پلی کے پاس پہنچا تو عشاء کا وقت ہو چکا تھا۔ اندھیرا اتنا کرا تھا کہ ہاتھ لپکتا تھا نہ دیکھتا تھا۔ مجھے تشویش ہوئی کہ اس اندھیرے میں تین میل کا فاصلہ کس طرح طے کروں گا؟ راستے میں دیہاتوں کے کتے خلاصی نہیں کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگی کہ مولا امداد فرما اس وقت تو نہ کوئی سواری ملے گی اور نہ ساتھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فریاد کی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانیت سے امداد کی درخواست کی وہ قبولیت کی گھڑی تھی یا دل کی گھڑی سے مانگی ہوئی دعا کی برکت تھی کہ جب میں بس سے اتر کر سڑک کی دوسری جانب گیا تو مجھے گھپ اندھیرے میں یوں محسوس ہوا کہ کوئی پیچھے آ رہا ہے۔

میں نے پوچھا کہ ”بھئی آپ کون ہیں؟ اور کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ”ہم چک نمبر ۲۸ جا رہے ہیں“ میں نے کہا کہ ”میں نے بھی وہیں جانا ہے“ مجھے بھی ساتھ لے چلو“ وہ مجھے ساتھ لے گئے اور میرے ہنوی کے دروازے تک پہنچا کر اپنے گھر گئے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوبین کی امداد (۲):

اسی طرح ایک دفعہ اوکاڑہ دیپالپور روڈ پر مغرب کے بعد تھا جا رہا تھا۔ تین میل پہنچی سڑک پر باکر چک نمبر ۵۵ پہنچا تھا۔ اندھیرا لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی سرکار و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں استغاثہ کیا۔ اتنے میں ایک نوجوان لڑکے نے میرے پاس آکر سائیکل روک دی اور کہنے لگا ”کہاں جانا ہے؟“ بتایا کہ ”چک نمبر ۵۵ جانا ہے“۔ اس نے مجھے کہا ”سائیکل پر بیٹھ

جائیں۔“ اور چک نمبر ۵۰ کے پاس آباد کر آگے چلا گیا۔ اسی راستے پر اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی بار بار آنے جانے کا اتفاق ہوا مگر کبھی بھی کسی نے ایسی سرکاری نہیں کی۔

ذَٰلِكَ لِفَضْلِ اللَّهِ بِوَدِّهِ مِنْ رِشَاءِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَعَالَى اُولَٰئِكَ اٰخِرُ

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ عنایت:

۱۳ جنوری ۱۹۷۴ء۔۔۔۔۔ آج مولانا اول شاہ صاحب نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ تمہارے اوپر دھاگوں کا جال پڑا ہوا ہے۔ اسے میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہاری طرف تشریف لارہے ہیں۔ جوں جوں قلوب تشریف لائے گئے جال سکتا رہا یہاں تک کہ ایک رسی کی طرح رہ گیا۔

ان دنوں میری اہلیہ محترمہ اتنی بیمار تھیں کہ خود اٹھ کر چل پھر بھی نہ سکتی تھیں۔ اس واقعہ کے بعد بیماری میں افادہ ہونے لگا۔ آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہِ عنایت سے تندرست ہو گئیں۔ فاللہ الحمد للہ تعالیٰ علی ذلک۔

حضرت داتا گنج بخش کا کتبہ مزار:

یکم اپریل ۱۹۹۶ء کو حضرت علامہ مقصود احمد مدظلہ خطیب جامع مسجد حضرت داتا گنج بخش نے ٹیلی فون کیا اور کہنے لگے

”آپ کو داتا صاحب نے بلایا ہے۔“

میں نے پوچھا ”کس لئے؟“

تو انہوں نے کہا ”آنے پر پتہ چلے گا۔“ دوسرے دن حضرت داتا صاحب کے مؤذن مجھے دربار شریف کے ایڈمنسٹریٹر جناب سید فاروق شاہ صاحب کے کمرے میں لے گئے۔ انہوں نے بتایا:

”کہ داتا صاحب کے مزار شریف کا کتبہ بہت پرانا ہو چکا ہے ہم چاہتے ہیں کہ نیا لکھ جائے۔ اس سلسلے میں کتبہ پر لکھی ہوئی عبارت پر نظر ثانی کرنا ضروری ہے کیونکہ اس میں کچھ غلطیاں ہیں۔“

اسے میں ڈاکٹر محمد افضل ربانی نے جو اس وقت ڈائریکٹر تھے ہی امور محکمہ اوقاف تھے، آگئے۔ انہوں نے کچھ عبارت لکھی ہوئی تھی۔ میں نے بھی عبارت لکھ کر ایڈمنسٹریٹر صاحب کو پیش کر دی۔

چند دنوں بعد ۱۳ اپریل ۱۹۹۶ء کو جامعہ نعیمیہ لاہور میں ڈاکٹر نسور احمد صاحب سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا

”گاری صاحب! میں نے آپ کی لکھی ہوئی عبارت پر دستخط کر دیئے تھے“

چنانچہ وہی عبارت حضرت داتا صاحب کے کتبہ مزار پر کندہ ہے۔ فاللہ الحمد للہ تعالیٰ علی ذلک

مدینہ منورہ میں سلام رضا:

۱۵ جون ۱۹۹۳ء۔۔۔۔۔ مدینہ طیبہ میں جناب شیخ عارف مدنی مدظلہ العالی (مجلس رضا

لاہور کے پہلے صدر) نے فرمائش کی کہ امام احمد رضا بریلوی کا پورا اسلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ریکارڈ کرا دو تاکہ میں وقتاً فوقتاً سنتا رہوں۔ میں نے اس بات کو غنیمت جانا کہ میں تو پاکستان چلا جاؤں گا اور میری آواز میں سلام مدینہ طیبہ، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہونا ہے گا۔ چنانچہ پورا اسلام تحت اللفظ ریکارڈ کرایا۔ ۳۱

محمد طفیل ایڈیٹر "نقوش" لاہور:

"نقوش" لاہور کے ایڈیٹر محمد طفیل اردو بازار میں پیسہ اخبار کے قلوب اپنے راقم میں بیٹھے تھے۔ بڑے شعلیلی وضع دار اور خوش اخلاق۔ جب ملاقات ہوئی چائے پانی ضرور قواضع کرتے۔ گفتگو بڑے شائستہ اور دھیمے انداز میں کرتے۔ میری ان سے ملاقات جناب محمد عالم مختار حق مدظلہ کے توسط سے ہوئی۔ وہ "نقوش" میں پروف ریڈنگ کا کام کرتے تھے۔

طفیل صاحب جرائد کی دنیا میں پیشہ یار رکھے جائیں گے۔ انہوں نے یہ روایت اپنی تھی کہ ہر شمارہ خصوصی نمبر ہو گا اور سینکڑوں صفحات پر مشتمل۔ بعض شمارے تو سبکی کی جلدوں پر مشتمل ہوتے تھے۔ رسول نمبر کی جلدیں ختم جلدیں شائع کیں۔ ان کا اردو یہ تھا کہ قرآن پاک پر بھی اتنی ہی جلدیں شائع کریں گے۔ بلکہ ان کا پروگرام تو یہ بھی تھا کہ صحیفہ عثمانی وہ قرآن پاک جس کی تلاوت کرتے ہوئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے تھے حاصل کر کے اس کا فوٹو شائع کیا جائے۔

"نقوش" رسول نمبر کی ابتدائی جلدوں میں راقم کے دو مقالے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سیرت نگاروں کے حوالے سے شائع ہوئے تھے۔

جنہ حضرت قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب شفا شریف

بنی علامہ یوسف بن اسلم بن ابی نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ

محمد طفیل صاحب کا طریقہ یہ تھا کہ فہرست میں صرف مقالات کے نام درج کرتے تھے۔ مقالہ نگاروں کے نام درج نہیں کرتے تھے۔ البتہ جہاں سے مقالہ شروع ہوتا وہاں مقالہ نگار کا نام درج کر دیتے تھے۔

جس جلد میں راقم کا مقالہ شائع ہوا اسے شائع ہوئے چند دن گزرے تھے کہ اردو بازار میں نعمانی کتب خانہ کے مالک مولوی محمد بشیر (اہل حدیث) ملے۔ کہنے لگے۔

"شرف صاحب آپ کو مبارک ہو۔۔۔ پوچھا

"کس بات کی؟"۔۔۔ کہنے لگے۔

"آپ کا مضمون ایک بہت بڑی کتاب میں شائع ہوا ہے۔۔۔ پوچھا۔

"کس کتاب میں؟"۔۔۔ کہنے لگے "نقوش" میں۔

مجھے ان کی باخبری پر تعجب ہوا کہ "نقوش" کی وہ جلد چند روز پہلے چھپ کر مارکیٹ میں آئی ہے اور اس کی فہرست میں مقالہ نگار کا نام بھی نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے پوری جلد کنگال ڈالی ہے۔

وہی جلد جب دوبارہ چھپنے لگی تو محمد طفیل صاحب نے مجھے پیغام بھیج کر بلایا اور کہنے لگے کہ

"آپ کے مقالے کے بارے میں تین چار افراد نے مجھے شکایت کی ہے کہ یہ

آپ نے کیا شائع کر دیا ہے؟ میں نے یہ گلابی روک رکھی ہے آپ اس میں

تبدیلی کر دیں۔"

ہوا یہ کہ علامہ نسیم مانی رحمہ اللہ تعالیٰ پر جو مقالہ راقم نے لکھا تھا اس میں ابن تیمیہ، ابن قیم، ابن عبد الوہاب نجدی، محمد عابد، رشید رضا، مدبر المنار اور جمال الدین افغانی کے بارے میں علامہ نسیم مانی کے تاثرات نقل کر دیئے تھے جو کچھ لوگوں کو پسند نہ آئے تو انہوں نے محمد طفیل صاحب سے شکایت کی اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ دوسرے لوگ کتنے باخبر اور فعال ہیں۔ نہ صرف چھپنے والے لٹریچر پر نظر رکھتے ہیں بلکہ اس کے لکھنے اور شائع کرنے والے سے رابطہ کر کے تبدیلی کا مطالبہ بھی کرتے ہیں۔

میں نے انہیں دو صفحے کا نیا مضمون لکھ دیا جو انہوں نے دوسری جلد میں شائع کر دیا۔ پہلا اور دوسرا مضمون "دونوں" برکات آل رسول" اور "شواہد الحق" کی ابتداء میں شائع کر دیئے گئے ہیں۔

ایک دفعہ انہوں نے مجھے یاد کیا اور فرمائش یہ کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

و سلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے والے ۱۶ وفود کا تذکرہ سیرت ابن ہشام میں کیا گیا ہے، اس سے
کا ترجمہ کر دیجئے۔ میں نے ترجمہ کیا اور ان سے دریافت کیا کہ ”سیرت طیبہ کی دوسری
کتابوں کے حوالے سے مزید وفود کا تذکرہ کر دیا جائے تو کیا رہے؟“ انہوں نے کہا ”...
رہے گا۔۔۔“ راقم نے چھپن مزید وفود کا تذکرہ لکھ دیا جو نقوش میں چھپا۔ ان ۲۲ وفود کا
تذکرہ راقم کی تصنیف ”مقالات سیرت طیبہ“ میں بھی چھپ چکا ہے۔

پھر ایک دن ان کا دلچسپ و دعوت نامہ موصول ہوا، جس میں انہوں نے لکھا تھا:

”۲۱ اپریل ۱۹۸۳ء کو تشریف لائیں اور مجھے خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز
دیکھیں کہ جل شانہ نے مجھے ایک خوش کاموقع عنایت فرمایا ہے۔۔۔“

اس دن میرے بیٹے پرویز طفیل کی دعوت ویرہ ہے، جس میں آپ کی
شرکت میرے ایک مہربان دوست کی حیثیت سے ضروری ہے۔ تاکہ کتاب
دل میں آپ کے ایک اور احسان کا اندراج ہو۔

آپ کو یاد کرنے والا، آپ کا ایک دیرینہ دوست محمد طفیل کہ جو رسالہ
”نقوش“ کا ایڈیٹر ہے۔ اور ۱۳۹۹ء۔ نو مسلم ٹاؤن لاہور میں قیام پذیر
ہے۔“

یہ طرح دار اور پر کشش دعوت نامہ پڑھ کر میں نو مسلم ٹاؤن پہنچ گیا۔ کیا دیکھا ہوں کہ دور
دور از تک ٹینٹ لگے ہوئے ہیں، جن کے اندر سے روشنی اور جینڈ کی آواز آرہی ہے۔ محمد
طفیل صاحب گیت پر کھڑے ہوئے حسب سابق خوش اخلاقی سے ملے اور اندر اشارہ کرتے
ہوئے کہنے لگے ”تشریف لائیے۔۔۔“ میں شاید اپنے خیالوں کی رو کے ساتھ چلتا ہوا چند گز
پنڈال کے اندر گیا ہوں گا کہ اچانک میری نظر گردو غیش پر پڑی۔ میں پریشان ہو گیا کہ میں
کہاں آ گیا ہوں؟ گیہات زرق برق لباس پہنے، ننگے منہ اور ننگے سر ہات چیت اور خسی مزاج
میں مصروف تھیں اور تیز لائٹ میں ان کی مولوی بن رہی تھی۔

میں نے عنایت اسی میں جانی کہ دور ایک کونے میں جا کر بیٹھ گیا اور آس پاس طائرانہ

لہرائی کہ ممکن ہے کوئی محاسن نظر آجائے، لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ میں نے سوچا کہ طفیل
صاحب نے تو دعوت نامے میں لکھا تھا کہ ”مجھے خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز دیکھیں۔۔۔“ یہ
میں سجدہ ریزی ہے؟ جلد ہی میں اس نتیجے پر پہنچا کہ دائیں چلتا چاہیے، چنانچہ میں اٹھ کر
اپس آ گیا۔

ایک روز بعد محمد عالم حنفی صاحب ملے تو میں نے انہیں یہ واقعہ بیان کیا۔ چند
دب کے بعد وہ دوبارہ ملے تو کہنے لگے کہ:

”میں نے طفیل صاحب سے تمہارے تاثرات کا ذکر کیا تھا تو وہ کہنے
لگے ”کیا انہوں نے مجھے بھی مولوی سمجھ لیا تھا!“

تب مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ تمام ترقیوں کے باوجود مسٹر کا مولوی سے
ذاتی فاصلہ ختم نہیں ہو سکتا اور یہ کہ مولوی اور مسٹر کے ”سجدہ ریز“ ہونے کے الگ الگ
انداز ہیں۔

طفیل صاحب کی خوبی یہ تھی کہ میرے ایک دو مقالے ”نقوش“ رسول نمبر کی ایک
جلد میں شائع ہوئے۔ انہوں نے صرف وہی جلد نہیں بلکہ دو سری جلدیں بھی بغیر طلب کئے
بجوا دیں۔ ان کا ایک کتاب ملاحظہ ہو:

”برادر م شرف صاحب!

تین نئے نمبر حاضر کر رہا ہوں۔ شمارہ کا نمبر فائل دیکھ کر بتاؤں گا فائل
گھر پر ہے۔۔۔ انشاء اللہ قرآن نمبر پر بھی باتم مشورے ہوں گے۔

محمد طفیل۔ ۳۲

ساتھ ان الغفران کی تدوین و اشاعت:

ڈاکٹر محمد مبارز ملک (پروفیسر شعبہ عربی و پنجاب یونیورسٹی، لاہور) ۱۹۸۹ء میں وزٹنگ

نے شاہ کے سیکرٹری سے رابطہ کر کے انہیں شکایت کی کہ سعودی عرب میں ہم پر تاروا
کیاں کی جاتی ہیں۔ ہمارے ترجمہ قرآن پاک کنز الایمان پر پابندی ہے۔ سیکرٹری نے کہا کہ
اپ کے علماء سعودی عرب اگر ہمارے علماء سے چالوہ خیال کریں اور انہیں حقیقت حال
سے آگاہ کریں۔ اس لئے ہمارا پروگرام کہ پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے (یعنی
غیر) علماء پر مشتمل ایک بورڈ تشکیل دیا جائے جو سعودی عرب جا کر وہاں کے علماء سے گفتگو
کے۔ اس وفد میں مولانا شاہ احمد نورانی اور دیگر علماء کے علاوہ تم بھی شامل ہو گے۔

میں نے عرض کیا کہ زبانی طور پر ایسی چوڑی گفتگو نہیں ہو سکتی۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ
ہند موضوعات منتخب کر کے مختلف علماء میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ وہ ان موضوعات پر عربی
زبان میں حاصل مطالعہ قلمبند کر لیں۔ یہ تحریرات سعودی علماء کو پیش کر دی جائیں وہ ان کا
مطالعہ کر لیں۔ اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو زبانی گفتگو کر لی جائے۔

میں نے دو موضوعات اپنے ذمہ لئے:

۱۔ علم غیب ۲۔ توسل

دواڑ حاتی ماہی محنت کے بعد میں نے دو مقالے تحریر کر لئے۔

۱۔ بدھنتا العلم (سلی اللہ علیہ وسلم)

۲۔ حول بحث التوسل

قیادت کی طرف سے ایسی خاموشی چھائی کہ صدائے برنخاست!۔ چھ ماہ بعد مجاہد ملت
سے ملاقات ہوئی تو میں نے دریافت کیا کہ اس وفد کا کیا ہوا؟۔۔۔ انہوں نے فرمایا۔
”سعودیہ میں حج کے موقع پر گڑبڑ میں ایران کے چار پانچ سو آدمی مارے
گئے تھے۔ اس کی وجہ سے پروگرام ملتوی ہو گیا“

مجھے ایک تو اس بنا پر افسوس ہوا کہ نیاز صاحب کی ایک میٹنگ کی بنا پر میں نے دواڑ حاتی ماہ
صرف کر دیئے اور انہوں نے دوبارہ اطلاع دینے کی ضرورت بھی محسوس نہ کی۔ اگرچہ مجھ
تعالیٰ میری یہ محنت ضائع نہیں گئی۔ مکتبہ قادریہ کی طرف سے پہلے یہ دونوں رسالے عربی

پروفیسر کے طور پر علوم اسلامیہ کے مرکز جامعہ ازہر شریف، قاہرہ گئے تو راقم نے انہیں علماء
محققین کو تحفہ کے طور پر پیش کرنے کے لئے امام اکبر مجدد محمد احمد رضا خاں رحمہ اللہ تعالیٰ کی
کچھ عربی تصانیف دیں۔ ڈاکٹر صاحب فاضل محقق سید عازم محمد احمد المحفوظ کے پاس بلوہ
مصر میں مقیم رہے۔ اور انہیں کچھ کتابیں بطور ہدیہ پیش کیں۔ یہیں سے شیخ سید عازم محمد احمد
نے امام اکبر مجدد محمد احمد رضا خاں رحمہ اللہ تعالیٰ کے کچھ عربی اشعار دیکھے۔ اور ابتدائی
تعارف ہوا۔

پھر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے فاضل محقق سید عازم محمد احمد ۱۹۹۵ء میں بحیثیت وزٹنگ
پروفیسر شعبہ عربی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور پاکستان تشریف لائے تو انہیں معلوم ہوا کہ ابھی تک
امام اکبر مجدد محمد احمد رضا خاں کا عربی دیوان کسی نے جمع نہیں کیا تو اس دیوان کی ترتیب و
تدوین پر کمر بستہ ہو گئے۔ ان کی کوشش اور کاوش کا نتیجہ بصورت ہساتین الغفران
حضرات قادریین کرام کے سامنے ہے۔ راقم نے اس کی تصحیح اور تحقیق اور طباعت پر تقریباً
دو سال کا طویل عرصہ صرف کیا۔ اس کے باوجود طباعت کی اخلاط سے محفوظ ہونے کی ضمانت
نہیں دی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آئندہ ایڈیشن میں (بشرط اطلاع) ان اخلاط کی اصلاح کر
دی جائے گی۔ ۳۳

سعودی علماء سے اجتماعی مذاکرات کا پروگرام:

۱۱ شوال ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۷ء کا واقعہ ہے کہ مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خاں نیاز
مدظلہ نے مجھے فون کر کے ساتھ چلنے کو کہا۔ لوہاری دروازے سے مجھے اپنی گاڑی پر بٹھا کر
ماڈل ٹاؤن پیرا اعجاز احمد ہاشمی صاحب کی کوٹھی پر لے گئے۔ وہاں مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ میر
برکات احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اور پیرا اعجاز احمد ہاشمی تشریف فرما تھے۔

میٹنگ میں بتایا گیا کہ انگلینڈ میں ہمارے احباب نے وہاں آئے ہوئے سعودی عرب

ذبان میں پھپھپ گئے تھے پھر انہیں راقم کی کتاب ”من عقائد اہل السنۃ“ میں شامل کر دیا گیا۔
میک نیز اردو ترجمہ کے ساتھ یہ رسالے رضا اکیڈمی لاہور نے بھی شائع کر دیے۔

افسوس کی دوسری وجہ یہ تھی کہ ایک اہم معاملے پر اگر ٹیوشن قدی کی ہی گئی تھی اور ایک حادثے کی بنا پر اس کے راستے میں رکاوٹ آگئی تھی تو دوبارہ رابطہ بھی کیا جاسکتا تھا۔
کی آج تک ٹوہٹ نہ آسکی۔ ایک کارکن کی اس سے بڑی حوصلہ شکنی کیا ہو سکتی ہے؟ ۹۔۳۳

غالباً ۱۹۸۰ء میں پروفیسر طاہر القادری جامعہ نظامیہ رضویہ میں آئے۔ ان کے ساتھ ملک فیض الحسن بھی تھے۔ حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ کے کمرے میں ملاقات ہوئی کہنے لگے۔

”ہمیں جامعہ منہاج القرآن کے لئے مدرس کی ضرورت ہے اور ہم شرف

صاحب کو لے جانا چاہتے ہیں“

مفتی صاحب نے کہا کہ

”ان سے بات کر لیں جانا چاہتے ہیں تو لے جائیں۔۔۔“

میں نے کہا کہ

”مفتی صاحب کو تو میری ضرورت نہیں ہے۔ تاہم میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ جامعہ نظامیہ رضویہ میں بھی کام کروں گا“

۳۵۔

ایک دن کے نوٹس پر عربی میں مقالہ تیار:

۹ مارچ ۱۹۹۷ء کو مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ سے فارغ ہو کر جامع مسجد حزب

الاحناف میں عشاء کی نماز پڑھی۔ باہر نکلا تو حضرت مفتی صاحب کے صاحبزادے عبدالصطفی

۳۳۔ بروایت علامہ شرف قادری صاحب، عمرہ ۳ جولائی ۱۹۹۸ء، مشمولہ علمی و ادبیات، صفحہ ۱۵۱ تا ۱۵۲۔

۳۵۔ بروایت علامہ شرف قادری صاحب، عمرہ ۲۳ جولائی ۱۹۹۸ء، مشمولہ علمی و ادبیات، صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳۔

صاحب اور حافظ شفیق صاحب ملے۔ خیر و عافیت دریافت کرنے کے بعد میں نے ان سے پوچھا کہ ”کب آئے؟“۔۔۔

انہوں نے کہا کہ

”ابھی آرہے ہیں اور آپ کے پاس آئے ہیں۔“

دریافت کیا کہ مقصد کیا ہے؟ کہنے لگے۔

”۱۱ مارچ کو ہم نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے تعاون سے

اسلام آباد کے ہوٹل ہالڈے ان میں یوم رضاعتانے کا پروگرام بنایا تھا۔

دو اڑھاء سو غیر ملکی طلبہ اور اساتذہ کو مطلوبہ دعوت نامے دے چکے

ہیں۔ اب ادارہ والوں نے معذرت کر دی ہے اور کہا ہے کہ آپ اپریل

میں رکھ لیں۔ یہ ہمارا پہلا پروگرام ہے۔ اور پھر ہم طلبہ اور اساتذہ کو

دعوت بھی دے چکے ہیں۔ دو کیا کہیں گے؟“

”مزید یہ کہ حضرت علامہ سید مظہر سعید کاظمی مدظلہ کی صدارت رکھی

تھی۔ ان کی طبیعت ناساز ہے انہیں ڈاکٹروں نے سفر سے منع کر دیا ہے۔

اسی طرح پروفیسر محمد شریف سیالوی کو دعوت دی تھی وہ بھی کسی وجہ سے

تشریف نہیں لارہے۔ ہمارا تو سارا پروگرام ہی چوہٹ ہو گیا ہے۔ تاہم

ساتھیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم ہر صورت مقررہ تاریخ پر ففٹیشن کریں

گے۔ ہم رات گیارہ بجے اسلام آباد سے چل کر بھیرو گئے۔ پھر محمد کرم شاہ

الاذہری سے درخواست کی کہ آپ اس تاریخ کو اسلام آباد آرہے ہیں۔

براہ کرم ہمارے پروگرام میں بھی شرکت فرمائیں۔۔۔ بھیرو سے ابھی لاہور

پہنچے ہیں اور آج ہی اسلام آباد جانا ہے مگر پروگرام کی تیاری کی جاسکے۔“

راولپنڈی سے حضرت مولانا سید حسین الدین شاہ نے مفتی صاحب کو فون کیا کہ

”طلبہ کا پروگرام ہے آپ شرف قادری صاحب کو بھیج دیں۔۔۔ درمیان میں صرف

انبار علیہ

☆ --- عربی تحریرات:

☆ مطبوعہ عربی مقالات و کتب

☆ عربی کتب پر حواشی

☆ عربی کتب پر مقدمات

☆ اردو سے عربی میں تراجم

☆ عربی سے اردو تراجم کتب

☆ عربی مقالات کے رسائل میں مطبوعہ

☆ اردو تراجم

☆ --- فارسی مصنفات:

☆ مطبوعہ فارسی کتب

☆ فارسی کتب پر مقدمات

☆ فارسی کتب کے اردو تراجم

☆ فارسی کتب پر اردو حواشی

☆ --- اردو نگارشات:

☆ مطبوعہ مقالات و کتب

☆ مقالات و مضامین پر اسے رسائل

☆ مقدمات و پیش لفظ

☆ مختلف تقابلیں میں پڑھے گئے مقالات

☆ زیر نگرائی کئے گئے مقالات

☆ --- پیغامات:

☆ ترغیب پر لکھی گئی اور شائع ہونے والی کتب

☆ --- تصانیف کے تراجم

☆ --- غیر مطبوعہ اذیر طبع تحریرات

☆ کتب

☆ مقالات

☆ تراجم

☆ --- تصانیف کے تراجم

☆ --- غیر مطبوعہ / از پر طبع تحریرات

☆ کتب

☆ مقالات

☆ تراجم

۱۔ مطبوعہ عربی مقالات و کتب:

نمبر شمار

عنوان

تمام اشاعت

من اشاعت

۱۔ تعریف بالارجال المدعوین فی الدعوة الی التکفر

لاہور

۱۹۸۷ء

۲۔ بعض المناظرات الواردة فی الدعوة الی التکفر

لاہور

۱۹۸۷ء

۳۔ حول مبحث التوہید

لاہور

۱۹۸۸ء

۴۔ الجہاد المخلد

لاہور

۱۹۸۹ء

۵۔ مدینۃ العلم

لاہور

۱۹۸۹ء

۶۔ المعجزة و کرامات الاولیاء

لاہور

۱۹۸۹ء

۷۔ أحمد الفادری السید ابو الوکات المدنی الأعظم

مکات

۱۹۹۱ء

شمول: "تجمع النکاح لبعوث الحضارة الاسلامیة"

۸۔ أحمد سعید الکناظمی عز الی عصره المذاہمة السید

مکات

۱۹۹۱ء

شمول: "تجمع النکاح لبعوث الحضارة الاسلامیة"

۹۔ الجویب الی رحاب الجویب حاضر و غایب علی اعدال الامنة

لاہور

۱۹۹۳ء

۱۔ من عقائد اہل السنة

لاہور

۱۹۹۶ء

۱۱۔ الإجازة العامة العامة فی التمسک

لاہور

۱۹۹۸ء

۱۲۔ فی ظلال الفتاوی الرضویة

لاہور

۱۹۹۸ء

۲۔ عربی کتب پر حواشی:

۱۔ الرضا جاشیہ المرأة

علامہ فضل امام خیر آبادی

لاہور ۱۹۷۸ء

۲۔ قاضی مبارک شریعہ علم العلوم

قاضی محمد مبارک کوٹہ موی

قلمی

۳۔ مطول

سید الدین شہزادانی

قلمی

۴۔ محمد اللہ شریعہ علم العلوم

مولانا محمد اللہ

قلمی

۵۔ حاشیہ میرزا محمد امور عامہ

میرزا محمد ہادی

قلمی

۶۔ مہدی

مستن بن الدین المہدی

قلمی

۷۔ صدرا

صدر الدین شیرازی

قلمی

۳۔ عربی کتب پر مقدمات:

۱۔ حاشیہ قاضی مبارک

علامہ محمد فضل حق خیر آبادی

سیال شریف

۱۹۷۵ء

۲۔ اہل النظام

امام احمد رضا خان بریلوی

لاہور

۱۹۷۵ء

۳۔ المدینۃ النبی

علاء الدین بن ہادی

لیعل کراچی

۱۹۷۶ء

۴۔ الرضا جاشیہ المرأة

علامہ محمد عبد العظیم شرف قادری

لاہور

۱۹۷۸ء

۵۔ التعلیق المجلدی

علامہ وحی احمد سودا

لاہور

۱۹۸۰ء

۶۔ رسالہ فی علم الجہاد

امام احمد رضا خان بریلوی

لاہور

۱۹۸۱ء

۷۔ الرسائل الرضویہ للمسائل الجہادیہ

امام احمد رضا خان بریلوی

لاہور

۱۹۸۲ء

۸۔ العقد النہای علی المہای

محمد زکی

بہار

۱۹۸۲ء

۹۔ مرآة المراقب

مفتی سید الفضل حسین

فیصل آباد

۱۹۸۲ء

۱۰۔ الجہاد اول الرضویہ

امام احمد رضا خان بریلوی

لاہور

۱۹۸۳ء

۱۱۔ المقتدرہ العزیز

علامہ حسن الدین الجزیری الشافعی

لاہور

۱۹۸۳ء

۱۲۔ الجہاد المعظم

علامہ ابن جریر

لاہور

۱۹۸۵ء

۱۳۔ تعلیم الجہاد

علامہ جمال الدین امجدی

لاہور

۱۹۸۷ء

۱۴۔ العائد لفضل حق الخیر آبادی

حسن البہدی خاں

لاہور

۱۹۸۹ء

۱۵۔ اساس الحکمت

علامہ ابو الفضل محمد اقرضام النوری

بکسر

۱۹۸۹ء

۱۶۔ کلل اللہ والقیام

امام احمد رضا خان بریلوی

لاہور

۱۹۸۹ء

۱۷۔ التعلیقات النحویہ

سید شفیق الرحمن شاہ المصطفائی

مکات

۱۹۹۲ء

۱۸۔ مشکوٰۃ الخواشی فی شرح السنن

مفتی یار محمد تقاری

کراچی

۱۹۹۲ء

۱۹۔ المطالعہ والسک

مفتی محمد عبد القیوم بزازوی

لاہور

۱۹۹۷ء

۲۰۔ بیان النکاح

محمد احمد عازم المصطفیٰ

لاہور

۱۹۹۷ء

(مقدمہ و فوائد مرتب)

۲۲۔ حج اللہ پر ہلادوم امام کلیدین محمد بن عبدالواحد شکر

۴۔ اردو سے عربی میں تراجم:

۱۔ اے رسول اللہ

۲۔ بیکر نور علی علیہ وسلم

۳۔ روح اعظم کی نکات شہادہ گری

الترسل والاستقاء فی بحث التوسل

سید محمد نور الحق و اول الطحاوی
(صلی اللہ علیہ وسلم)الحبيب فی رحاب الحبيب حاضر و شاہ علی
انوار الایات

لاہور ۱۹۸۸ء

۵۔ عربی سے اردو تراجم کتب:

عربی عنوان اردو عنوان مصنف مطبوعہ سن

۱۔ شرح الحق لطرح الحقی شرح الحق امام احمد رضا خان بریلوی بریلی پور ۱۹۷۰ء

۲۔ تہذیب الایمان نور الانوار مولانا عبدالحق (نور الحق) بریلی پور ۱۹۷۰ء

۳۔ کشف الخور عن اصحاب القیور مزارات اولیاء ج علامہ عبدالحق ہاشمی لاہور ۱۹۷۸ء

۴۔ حقائق الخوئی فی ابطال البدع الخوئی فتاویٰ مصطفیٰ مدظلہ فضل حق شہر آبادی دہلی ۱۹۷۹ء

۵۔ طالعہ شانت والتوسل نمائے پارہ سوال اللہ امام احمد رضا خان بریلوی لاہور ۱۹۸۵ء

۶۔ لیاۃ القادریہ حیات جلد اولی علامہ محمد عبدالعظیم شرف لاہور ۱۹۸۹ء

۷۔ الشرف الثوبی لل محمد برکات آل رسول علامہ یوسف بن اسماعیل لیبھانی لاہور ۱۹۹۰ء

۸۔ ارباب الی التبت والجماع اسلامی حکاک علامہ سید یوسف سید حاتم دہلوی لاہور ۱۹۹۰ء

۹۔ لعلات المخلوۃ ذکاء جلد ۱ فرشیہ جی علامہ شیخ محمد صالح لفرہ حسن لاہور ۱۹۹۳ء

۱۰۔ النبیۃ الکبریٰ علی العالم مشورۃ مقالات حیرت فہیم علامہ ابن حجر مکی لاہور ۱۹۹۳ء

۱۱۔ بکولہ سید ولد آدم کیا ہم محفل مشتق کریں؟ دارالانوار دہلی کراچی ۱۹۹۷ء

۱۲۔ مسائل کفر و ایمان والجدل حکاک و معصومیت سید زین آل مصطفیٰ لاہور ۱۹۹۷ء

۱۳۔ عن مقامہ احسن السنہ مقامہ و نظرات علامہ محمد عبدالعظیم شرف قادری لاہور ۱۹۸۸ء

۱۴۔ التعلیل المعروف فی معرفۃ تحصیل التعرف شیخ عبدالحق محدث دہلوی لاہور ۱۹۹۸ء

۱۵۔ اللقب التعرف

۱۶۔ درود مستطاب

۱۷۔ مطالع المسرات بجاہ { مطالع الصورات شرح علامہ مدنی ہاشمی

۱۸۔ وائل الخیرات (اردو) مولانا محمد حسن عیشی

۱۹۔ مریضہ روایات مولوی سید محمد رفیع شاہ

۲۰۔ مکارم السلی نجم الدین مرسلی

۲۱۔ قرآن پاک پارہ نمبر ۳۰

۲۲۔ رسائل میں مطبوعہ عربی مقالات کے اردو ترجمہ:

عربی عنوان اردو عنوان مصنف مطبوعہ سن

۱۔ اہل حق فی ایمان الیہ اکثر محمد سعید عثمان الدیوبی علامہ نور الحبيب لاہور ۱۹۸۸ء

۲۔ کیوں شہرہ کی ہے؟ وامت مسلمہ کے اخلاق کی راہ اکثر محمد سعید عثمان الدیوبی لاہور ۱۹۸۸ء

۳۔ وامت مسلمہ کے اخلاق کی راہ اکثر محمد سعید عثمان الدیوبی لاہور ۱۹۸۸ء

۴۔ علامہ غیاثیہ حرم علامہ غیاثیہ حرم لاہور اپریل ۱۹۸۸ء

۵۔ علامہ غیاثیہ حرم علامہ غیاثیہ حرم لاہور اپریل ۱۹۸۸ء

۶۔ علامہ غیاثیہ حرم علامہ غیاثیہ حرم لاہور اپریل ۱۹۸۸ء

۷۔ حکیم الاسلام کوثر انوار جون ۱۹۹۵ء

۸۔ علامہ فیض الرسول براہی شریف اکتوبر ۱۹۹۰ء

۹۔ علامہ فیض الرسول کوثر انوار اکتوبر ۱۹۹۰ء

۱۰۔ علامہ فیض الرسول کوثر انوار اکتوبر ۱۹۹۰ء

۱۱۔ علامہ فیض الرسول کوثر انوار اکتوبر ۱۹۹۰ء

۱۲۔ علامہ فیض الرسول کوثر انوار اکتوبر ۱۹۹۰ء

۱۳۔ علامہ فیض الرسول کوثر انوار اکتوبر ۱۹۹۰ء

۷۔ سلطان العلماء حضرت مہد السلام

۸۔ پانچویں خلیفہ راشد

حضرت عمر بن عبد العزیز

۹۔ ابن شریعت

۱۰۔ امیر خرمی مہد السب

۱۱۔ خرمی

۱۲۔ شیخ سہیل کابلا

نور وید آفرین طاہر

۱۳۔ کرمی

۱۴۔ تہذیبی کار خلیفہ بن ولید

۱۵۔ اسلامی بدل

۱۶۔ ابن کرم قرآن کے سرچشمہ

سے طبعی باب اس کے واسطے

۱۷۔ تہذیبی و تحریک پر اسرار مد

۱۸۔ پیر کاہرہ رسالت میں حاضر ہوئے واسطے وفود میرات ابن اشام

۱۹۔ سموری زلفاء سے اہل

۲۰۔ تکریم مراد سراج

۲۱۔ اہل سنت کے مسوالات

۲۲۔ المصنوعہ انگریزی

۱۔ کتابت فیائے حرم

۲۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۳۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۴۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۵۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۶۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۷۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۸۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۹۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۱۰۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۱۱۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۱۲۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۱۳۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۱۴۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۱۵۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۱۶۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۱۷۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۱۸۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۱۹۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۲۰۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۲۱۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۲۲۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۲۳۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۲۴۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۲۵۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۲۶۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۲۷۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۲۸۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۲۹۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۳۰۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۳۱۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۳۲۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۳۳۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۳۴۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۳۵۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۳۶۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۳۷۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۳۸۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۳۹۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۴۰۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۴۱۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۴۲۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۴۳۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۴۴۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۴۵۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۴۶۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۴۷۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۴۸۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۴۹۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۵۰۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۵۱۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۵۲۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۵۳۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۵۴۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۵۵۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۵۶۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۵۷۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۵۸۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۵۹۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۶۰۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۶۱۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۶۲۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۶۳۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۶۴۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۶۵۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۶۶۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۶۷۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۶۸۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۶۹۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۷۰۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۷۱۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۷۲۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۷۳۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۷۴۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۷۵۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۷۶۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۷۷۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۷۸۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۷۹۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۸۰۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۸۱۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۸۲۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۸۳۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۸۴۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۸۵۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۸۶۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۸۷۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۸۸۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۸۹۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۹۰۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۹۱۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۹۲۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۹۳۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۹۴۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۹۵۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۹۶۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۹۷۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۹۸۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۹۹۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

۱۰۰۔ شاہ محمد صالح فرزند مصلح

مطبوعہ فارسی کتب:

۱۔ جہاد انقلابی دور فکر عالم افش ملت پاکستان

فارسی کتب پر مقدمات:

- ۱۔ تحقیق الفتوی علامہ فضل حق خیر آبادی لاہور ۱۹۷۹ء
- ۲۔ تفسیر نصائح سید یوسف حسینی راجا سکھر ۱۹۸۰ء
- ۳۔ سیر عبد الواحد ملکولای لاہور ۱۹۸۲ء
- ۴۔ شیخ سعدی شیرازی لاہور ۱۹۸۳ء
- ۵۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی سکھر

فارسی کتب کے اردو تراجم:

- ۱۔ الجمعية العامة لطبيب التبعين والفاقة امام احمد رضا خان بریلوی لاہور ۱۹۷۱ء
- ۲۔ ایتان انارواح لیدار امیر عبد الواحد امام احمد رضا خان بریلوی لاہور ۱۹۷۱ء
- ۳۔ تحقیق الفتوی (شفاعت مصطفیٰ) علامہ فضل حق خیر آبادی لاہور ۱۹۷۹ء
- ۴۔ احکام رسول علامہ فضل حق خیر آبادی لاہور ۱۹۸۱ء
- ۵۔ اشعة الاممات جلد چہارم شیخ عبدالحق محدث دہلوی لاہور ۱۹۹۰ء
- ۶۔ اشعة الاممات جلد پنجم شیخ عبدالحق محدث دہلوی لاہور ۱۹۹۱ء
- ۷۔ اشعة الاممات جلد ششم شیخ عبدالحق محدث دہلوی لاہور ۱۹۹۲ء

فارسی کتب پر اردو حواشی:

- ۱۔ تفسیر نصائح سید یوسف حسینی راجا سکھر ۱۹۸۰ء
- ۲۔ پدائش منظوم علامہ شیخ علی رضا قاری لاہور ۱۹۸۲ء
- ۳۔ خمیر میر سید شریف جرجانی لاہور ۱۹۸۳ء

محمد ریاضی
۵- نام حق
شیخ سعدی شیرازی
شیخ شرف الدین نظامی

لاہور ۱۹۸۴ء
لاہور ۱۹۸۵ء

مطبوعہ مقالات و کتب (اردو)

عنوان	مقام اشاعت	سن اشاعت
۱- یاد اعلیٰ حضرت	ہری پور ہزارہ	۱۹۶۸ء
۲- احسن الكلام فی مسئلہ القیام	ہری پور ہزارہ	۱۹۶۸ء
۳- مسائل اہل سنت	ہری پور ہزارہ	۱۹۶۸ء
۴- تالیف الاشیاء فی جوار حلیۃ القاد	ہری پور ہزارہ	۱۹۶۸ء
۵- سوانح سراج النظم	لاہور	۱۹۷۲ء
۶- تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان	لاہور	۱۹۷۶ء
۷- ہر کلت آل رسول	لاہور	۱۹۷۶ء
۸- سنی کانفرنس ملتان کاہیں منعقد	لاہور	۱۹۷۸ء
۹- دو امام فوے	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۰- سنی کانفرنس ملتان کی روایت	لاہور	۱۹۷۹ء
۱۱- قلب مدینہ	لاہور	۱۹۸۳ء
۱۲- حضرت علامہ شیخ نجف بن اسماعیل شہیدانی	لاہور	۱۹۸۳ء
۱۳- تقریقات نحو	لاہور	۱۹۸۴ء
۱۴- ندائے بارہاں اللہ	لاہور	۱۹۸۵ء
۱۵- امام احمد رضا پڑوں اور غیروں کی نظر میں	لاہور	۱۹۸۵ء
۱۶- شیشے کے گھر	لاہور	۱۹۸۶ء
۱۷- ائمہ حیرے سے اجائے تک	لاہور	۱۹۸۶ء
۱۸- امام احمد رضا اور روشید	کراچی	۱۹۸۶ء
۱۹- نعرہ و رسالت	کراچی	۱۹۸۶ء
۲۰- زمین قرآن امام احمد رضا بریلوی	لاہور	۱۹۸۸ء
۲۱- امام ابو حنیفہ اور علم حدیث	لاہور	۱۹۸۹ء

(مشمولہ "انوار امام اعظم" مرتبہ علامہ آفتاب قصوری)

۲۲- حیات جاوید
۲۳- مطالب قرآن فہرست مضامین
نوائس العرفان علی کنز الایمان
۲۴- غایت التحلیف فی فضائل سیدنا صدیق
۲۵- قرآنی تراجم لافانی جائزہ

لاہور ۱۹۸۶ء
لاہور ۱۹۹۰ء
لاہور
لاہور
لاہور

(مشمولہ "ایک قرآن ایک ترجمہ" انوار ایضاً الجہاد)

۲۶- اسلامی عقائد	لاہور	۱۹۹۰ء
۲۷- نو الہدیہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ	لاہور	۱۹۹۱ء
۲۸- مقالات سیرت طیبہ	لاہور	۱۹۹۳ء
۲۹- امام احمد رضا کی ایک اہم کی حقیقت	لاہور	۱۹۹۳ء
۳۰- نقشہ الودیعہ اور امام احمد رضا	کراچی	۱۹۹۳ء
۳۱- پیکر نور	لاہور	۱۹۹۳ء
۳۲- فتاویٰ رضویہ کی انفرادی خصوصیات	لاہور	۱۹۹۶ء
۳۳- اصول ترجمہ قرآن کریم	لاہور	۱۹۹۷ء
۳۴- شیرازِ علم	لاہور	۱۹۹۹ء
۳۵- کرامات اولیاء کرام	کراچی	۱۹۹۹ء
اور ان کے وصل کے بعد استدلال		
۳۶- روح اعظم کی کائنات میں جلوہ گری	لاہور	۱۹۹۹ء
۳۷- کل پاکستان سنی کانفرنس لاہور	لاہور	۱۹۹۹ء
۳۸- نور نور ہمارے	لاہور	۱۹۹۹ء
۳۹- روح قوی نظریہ حضرت مجدد الف ثانی	لاہور	۱۹۹۹ء
اور علامہ اقبال کی تفسیریں		
۴۰- مسلک شیخ عبدالحق محدث دہلوی	گوجرانوالہ	
۴۱- حوالہ امام ابو حنیفہ	لاہور	۱۹۹۸ء
۴۲- لطائف امام ربانی	لاہور	۱۹۹۸ء
۴۳- آئینہ شرف (مقدمات کا بیحد مجموعہ)	لاہور	۱۹۹۸ء
۴۴- مقالات رضویہ	لاہور	۱۹۹۸ء
۴۵- مقدمات رضویہ	لاہور	۱۹۹۸ء

۱۔ مولانا مفتی محمد کرم شاہ

لاہور

مئی ۱۹۹۸ء

۲۔ مفتی محمد مسلمان جمعی علیہ الرحمہ

لاہور

۱۹۹۸ء

رسائل میں مطبوعہ اردو مقالات و مضامین:

نمبر شمار

نام رسالہ

شمارہ

۱۔ علامہ فضل حق خیر آبادی

ماہنامہ ترجمان اہلسنت گجراتی

فروری ۱۹۷۴ء

ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور

اکتوبر ۱۹۸۰ء

ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور

نومبر ۱۹۸۰ء

ماہنامہ نیا کربلا

دسمبر ۱۹۷۳ء

ماہنامہ نیا کربلا

مارچ ۱۹۷۳ء

ماہنامہ نیا کربلا

اپریل ۱۹۷۳ء

ماہنامہ نیا کربلا

جولائی ۱۹۷۳ء

ماہنامہ نیا کربلا

اکتوبر ۱۹۷۳ء

ماہنامہ نیا کربلا

نومبر ۱۹۷۳ء

ماہنامہ نیا کربلا

اکتوبر ۱۹۷۳ء

ماہنامہ نیا کربلا

نومبر ۱۹۷۳ء

ماہنامہ نیا کربلا

جون ۱۹۸۶ء

ماہنامہ نیا کربلا

مئی ۱۹۸۶ء

ماہنامہ نیا کربلا

مئی ۱۹۹۰ء

۷۔ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

ماہنامہ نیا کربلا

فروری ۱۹۷۳ء

ماہنامہ نیا کربلا

اگست ۱۹۷۳ء

ماہنامہ نیا کربلا

دسمبر ۱۹۷۳ء

ماہنامہ نیا کربلا

فروری ۱۹۹۲ء

ماہنامہ نیا کربلا

مارچ ۱۹۷۵ء

ماہنامہ نیا کربلا

اپریل ۱۹۷۵ء

ماہنامہ نیا کربلا

فروری ۱۹۷۶ء

ماہنامہ نیا کربلا

فروری ۱۹۷۶ء

۳۔ حضرت مولانا سید دینار علی شاہ قادری علیہ الرحمہ

ماہنامہ نیا کربلا

اگست ۱۹۷۷ء

۴۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی

روزنامہ دولق لاہور

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۵۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۶۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۷۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۸۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۹۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۱۰۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۱۱۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۱۲۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۱۳۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۱۴۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۱۵۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۱۶۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۱۷۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۱۸۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۱۹۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۲۰۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۲۱۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۲۲۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۲۳۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۲۴۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۲۵۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۲۶۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۲۷۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۲۸۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۲۹۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۳۰۔ مولانا سید مسعود علی شاہ قادری

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۳۸۔ مکتب گرامی

۳۹۔ امام احمد رضا بریلوی بحیثیت اسلامی مفکر

ماہنامہ فیض الرسول، براؤں شریف، مئی ۱۹۸۵ء

ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، اکتوبر ۱۹۸۵ء

۴۰۔ روزنامہ جدت، پشاور، ۸ نومبر ۱۹۸۵ء

۴۱۔ ماہنامہ انوار المرید، میانوالی، اگست ۱۹۸۵ء

ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، دسمبر ۱۹۸۵ء

۴۲۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، جولائی ۱۹۸۶ء

۴۳۔ ماہنامہ کواکب المبین، لاہور، مارچ ۱۹۸۶ء

۴۴۔ ماہنامہ کواکب المبین، لاہور، اپریل ۱۹۸۶ء

ماہنامہ اجتماعت، کراچی، اگست ۱۹۸۶ء

ماہنامہ رموز، انگلینڈ، اپریل ۱۹۸۷ء

۴۵۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، مئی ۱۹۸۷ء

۴۶۔ ماہنامہ خیائے حرم، قراقرم، جراتوال، جون ۱۹۸۷ء

۴۷۔ ماہنامہ تجارہ جدید، دہلی، جون ۱۹۸۷ء

۴۸۔ ماہنامہ فیض الرسول، براؤں شریف، نومبر ۱۹۸۷ء

۴۹۔ ماہنامہ فیض الرسول، براؤں شریف، دسمبر ۱۹۸۷ء

۵۰۔ ماہنامہ فیض الرسول، براؤں شریف، جنوری ۱۹۸۸ء

۵۱۔ ماہنامہ تجارہ جدید، دہلی، ستمبر ۱۹۸۸ء

۵۲۔ ماہنامہ سماجی، مظفر آباد، اگست ۱۹۸۸ء

۵۳۔ ماہنامہ گارڈ، دہلی، جنوری ۱۹۸۹ء

۵۴۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، اکتوبر ۱۹۸۹ء

۵۵۔ ماہنامہ نور العیوب، پشیمپور، جون ۱۹۸۹ء

۵۶۔ ماہنامہ نور العیوب، پشیمپور، جولائی ۱۹۸۹ء

۵۷۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، جنوری ۱۹۸۹ء

۵۸۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، نومبر ۱۹۸۹ء

ماہنامہ فیض الرسول، براؤں شریف، ستمبر ۱۹۸۹ء

ماہنامہ تجارہ جدید، دہلی، ستمبر اکتوبر ۱۹۸۹ء

ماہنامہ تجارہ جدید، دہلی، ستمبر اکتوبر ۱۹۸۹ء

۳۰۔ تعلیمات رضا

۳۱۔ امام احمد رضا اور انگریز

۳۲۔ امام احمد رضا اور فقہ قادیان

۳۳۔ ۶۰ سلی شری حثیت

۳۴۔ امام اعظم ابو حنیفہ اور علم حدیث

۵۰۔ لیلیٰ اعظم علامہ محمد نور الدین عینی، پشیمپور، دہلی

۳۶۔ رہبر قراقرم

۳۷۔ اصول قرآن کریم

۳۸۔ ایک سعادت مند نوجوان (بحیثیت اعظم پاکستان)

۳۹۔ دینی کی شری حثیت

۵۰۔ القول النعمانی کی یادداشت

۵۱۔ قریل اور علم اسلام کے موجودہ مقام

۵۲۔ قرآن و سنت کی روشنی میں

۵۳۔ دینیائے کرام کے ایضال جواب کیلئے

مقررہ کردہ وسیع کی شری حثیت

۵۴۔ فتح کابل کے بعد الوطنین

چند اساتذہ کرام کی یادداشت

ماہنامہ اشرف، میانوالی، جون ۱۹۹۰ء

۴۱۔ ماہنامہ فیض الرسول، براؤں شریف، اگست ۱۹۹۰ء

۴۲۔ ماہنامہ فیض الرسول، براؤں شریف، ستمبر ۱۹۹۰ء

۴۳۔ ماہنامہ حرکات، لاہور، جنوری ۱۹۹۱ء

۴۴۔ ماہنامہ ذم، میانوالی، جنوری ۱۹۹۱ء

۴۵۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، فروری ۱۹۹۱ء

۴۶۔ ماہنامہ نور العیوب، پشیمپور، اگست ۱۹۹۱ء

۴۷۔ ماہنامہ نور اسلام، قراقرم، شریف، اگست ۱۹۹۱ء

۴۸۔ ماہنامہ خیائے حرم، قراقرم، اپریل ۱۹۹۱ء

۴۹۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، اپریل ۱۹۹۱ء

۵۰۔ ماہنامہ دہلی راہ، لاہور، اگست ۱۹۹۱ء

۵۱۔ ماہنامہ دہلی راہ، لاہور، ستمبر ۱۹۹۱ء

۵۲۔ ماہنامہ دہلی راہ، لاہور، اکتوبر ۱۹۹۱ء

۵۳۔ ماہنامہ فیض الرسول، براؤں شریف، مئی ۱۹۹۲ء

۵۴۔ ماہنامہ سید عارف، لاہور، ستمبر ۱۹۹۲ء

۵۵۔ ماہنامہ سید عارف، لاہور، اکتوبر ۱۹۹۲ء

۵۶۔ ماہنامہ اشرف، میانوالی، جون ۱۹۹۱ء

۵۷۔ ماہنامہ سنی دنیا، بریلی شریف، ستمبر ۱۹۹۱ء

۵۸۔ ماہنامہ سنی دنیا، بریلی شریف، اکتوبر ۱۹۹۱ء

۵۹۔ ماہنامہ سنی دنیا، بریلی شریف، نومبر ۱۹۹۱ء

۶۰۔ ماہنامہ اشرف، میانوالی، اکتوبر ۱۹۹۱ء

۶۱۔ ماہنامہ سنی دنیا، بریلی شریف، نومبر ۱۹۹۱ء

۶۲۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، اپریل ۱۹۹۲ء

۶۳۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، اپریل ۱۹۹۲ء

۶۴۔ ماہنامہ سنی دنیا، بریلی شریف، جنوری ۱۹۹۲ء

۶۵۔ ماہنامہ سنی دنیا، بریلی شریف، فروری ۱۹۹۲ء

۶۶۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، جولائی ۱۹۹۲ء

۶۷۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، ۱۹۹۲ء

۳۰- تکیف

۳۱- ریاض الصالحین

نوم سوری

امام یحییٰ بن شرف القوری

لاہور

۱۹۸۸ء

۵۵- شواہد الحق

علامہ یوسف بہمن علی

لاہور

۱۹۸۸ء

علامہ محمد صدیق بزازوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۵۵- حقیقۃ الخالقین

شیخ سید عبدالقادر جیلانی

لاہور

۱۹۸۸ء

امام احمد رضا خاں بریلوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۵۶- محمد اسلامی تعالٰی

محمد عبدالعلیم قاسمی

لاہور

۱۹۸۸ء

مولانا محمد عزیز الرحمن بٹالوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۵۷- محدث اعظم پاکستان

مولانا محمد مولانا محمد جلال الدین قادری

لاہور

۱۹۸۸ء

امام احمد رضا خاں بریلوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۵۸- لیس آف (محدث) سنی کورٹ کالڈ کی پہلے سہ ماہیت علی غدا

سید نظام مصطفیٰ عقیل

لاہور

۱۹۸۸ء

مولانا محمد سرور احمد چشتی قادری

مولانا علی امجد چشتی صدیقی

لاہور

۱۹۸۸ء

۵۹- شہ جیلانی

لاہور

۱۹۸۸ء

۵۸- شیم ولایت

۵۹- حکمت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

لاہور

۱۹۸۸ء

۶۰- مختصر تکرار سنی ابن ماجہ

شاہین عربی صاحبزادہ عیسیٰ کھانی

سرگودھا

۱۹۸۸ء

۶۰- التقریر النالی شرح حسای

مولانا حسام الدین

لاہور

۱۹۸۸ء

۶۱- مولانا علی بن علی

لاہور

۱۹۸۸ء

۶۱- نزہت جلال کی شری حیثیت

علامہ عطا محمد چشتی بٹالوی

خرشاب

۱۹۸۸ء

۶۲- مولانا علی بن علی

لاہور

۱۹۸۸ء

۶۲- پرست کی حقیقت

خانہ محمد شاہد اقبال

لاہور

۱۹۸۸ء

۶۳- امام ابو حنیفہ ترمذی

لاہور

۱۹۸۸ء

۶۳- شرح کج مسلم (ج ۱)

علامہ قلام رسول سفیدی

لاہور

۱۹۸۸ء

۶۴- علامہ محمد صدیق بزازوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۶۴- تفسیر ضیاء

علامہ محمد اشرف سیالوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۶۵- علامہ محمد صدیق بزازوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۶۵- قرآن سائنس اور امام احمد رضا

ڈاکٹر یونس علی یازی

پکوال

۱۹۸۸ء

۶۶- علامہ محمد صدیق بزازوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۶۶- علامہ محمد صدیق بزازوی

علامہ محمد اشرف سیالوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۶۷- علامہ محمد صدیق بزازوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۶۷- علامہ محمد صدیق بزازوی

علامہ محمد اشرف سیالوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۶۸- علامہ محمد صدیق بزازوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۶۸- علامہ محمد صدیق بزازوی

علامہ محمد اشرف سیالوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۶۹- علامہ محمد صدیق بزازوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۶۹- علامہ محمد صدیق بزازوی

علامہ محمد اشرف سیالوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۷۰- علامہ محمد صدیق بزازوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۷۰- علامہ محمد صدیق بزازوی

علامہ محمد اشرف سیالوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۷۱- علامہ محمد صدیق بزازوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۷۱- علامہ محمد صدیق بزازوی

علامہ محمد اشرف سیالوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۷۲- علامہ محمد صدیق بزازوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۷۲- علامہ محمد صدیق بزازوی

علامہ محمد اشرف سیالوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۷۳- علامہ محمد صدیق بزازوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۷۳- علامہ محمد صدیق بزازوی

علامہ محمد اشرف سیالوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۷۴- علامہ محمد صدیق بزازوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۷۴- علامہ محمد صدیق بزازوی

علامہ محمد اشرف سیالوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۷۵- علامہ محمد صدیق بزازوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۷۵- علامہ محمد صدیق بزازوی

علامہ محمد اشرف سیالوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۷۶- علامہ محمد صدیق بزازوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۷۶- علامہ محمد صدیق بزازوی

علامہ محمد اشرف سیالوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۷۷- علامہ محمد صدیق بزازوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۷۷- علامہ محمد صدیق بزازوی

علامہ محمد اشرف سیالوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۱۹۹۰ء	لاہور	علامہ محمد صدیق بزازوی	۱- فتویٰ رضویہ (جلد اول)
۱۹۹۰ء	لاہور	امام احمد رضا خاں بریلوی	۲- ہر کات آل رسول
		علامہ یوسف فیہمیانی	(مسئلہ طلعہ و سلم)
۱۹۹۰ء	لاہور	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	۳- بیوضات حسنیہ
۱۹۹۱ء	خوشاب	مولانا محمد عبدالرحمن حسنی	۴- زوجہ طالع ہے
		امام احمد رضا خاں بریلوی	
۱۹۹۱ء	لاہور	مولانا یحییٰ الدین امیری	۸۰- القول الجہلی کی بازیافت
		حکیم سید محمود احمد برکاتی	
۱۹۹۱ء	لاہور	مولانا ابوالحسن زید قادری	۸۱- مسازوہ امیر ملت
		میاں محمد صادق قصوری	۸۲- نوحۃ المتقین
۱۹۹۲ء	لاہور	علامہ محمد عبداللہ قادری مردانوی	۸۳- اسلام اور فتنی مذہب
۱۹۹۲ء	لاہور	علامہ بدر القادری	۸۴- اس بدعت کون؟
۱۹۹۲ء	لاہور	عبدالصافی قادری	۸۵- کشمکش رسول کی شری سزا
۱۹۹۲ء	لاہور	ملحق محمد گل رحمن قادری بزازوی	۸۶- اہل سنت اور اہل بدعت
۱۹۹۲ء	لاہور	آصف قادری	۸۷- مشکوٰۃ النواشی فی شرح سراجی
۱۹۹۲ء	جنگ	مولانا محمد القادری	۸۸- طیب و طاہرین کی سیۃ مشن طہارت
۱۹۹۳ء	سجرات	ملحق محمد اشرف قادری	۸۹- روح اعظم کی لکھنوت میں جلوہ گری
۱۹۹۳ء	لاہور	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	۹۰- افکار شاہ ولی اللہ اور مسلک اہلسنت
۱۹۹۳ء	کوہ پراوالہ	مولانا محمد عبدالحیہ رضوی	۹۱- شان حبیب امیری (مسئلہ طلعہ و سلم)
۱۹۹۳ء	نارروال	مولانا غلام مصطفیٰ بھٹوی	۹۲- جنگ جنگ نام محمد
۱۹۹۳ء	فیصل آباد	مولانا محمد حسین ساجد الہامی	۹۳- فضل و رکات اسم محمد
۱۹۹۳ء	سنگھڑ	مولانا حکیم محمد رمضان قادری	۹۴- الفتاویٰ رضویہ
		علامہ عبداللہ بن عبدالرحمن سراج	عن الاستسئلۃ النواہی
۱۹۹۳ء	ذریہ غازی خان	علامہ عبدالرحمن مبینی	۹۵- فضیلت و مقامات
۱۹۹۳ء	لاہور	علامہ محمد صدیق بزازوی	۹۶- شرح سلام رضا
۱۹۹۳ء	لاہور	ملحق محمد یحییٰ قادری	۹۷- سیف الہدایہ
۱۹۹۳ء		علامہ عطاء محمد چشتی بریلوی کوٹلوی	۹۸- مقالات سیرت طیبہ
۱۹۹۳ء	لاہور	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	
		علامہ محمد سید سلیمان قرقر	
۱۹۹۳ء	لاہور	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	
۱۹۹۳ء	لاہور	علامہ محمد شفا بخش قصوری	
۱۹۹۳ء	بھیرہ شریف	امام غزالی صاحب زادہ علی الدین	
		علامہ یوسف فیہمیانی	
۱۹۹۴ء	انگلینڈ	قاضی محمد عبداللطیف قادری	
۱۹۹۴ء	بھیرہ شریف	مولانا محمد انور سنگھالوی	
۱۹۹۴ء	حویلی کھار	علامہ محمد عبدالرحمن لودی	
۱۹۹۴ء	لاہور	قادری محمد جعفر نقشبندی	
۱۹۹۴ء	لاہور	علامہ الحاج محمد علی	
۱۹۹۴ء	سواتی و ال	علامہ صاحب زادہ مظفر فرید باغی	
۱۹۹۴ء	پروسیا بوسنیہ، بوسنیہ	مولانا محمد الحسن باجوہ قاسمی	
۱۹۹۵ء	لاہور	علامہ محمد عنایت اللہ نقشبندی	
۱۹۹۵ء	کراچی	علامہ سید محمد جلیل الدین کاشمی	
۱۹۹۵ء	فیصل آباد	پروفیسر محمد حسین القادری	
۱۹۹۵ء	لاہور	ڈاکٹر غلام نبی انجم	
۱۹۹۵ء	لاہور	مولانا رانا محمد ارشد قادری	
		طبی محاسب	
۱۹۹۵ء		مولانا محمد نور الحق قادری	
۱۹۹۶ء	لاہور	قادری عبدالحق بھری	
۱۹۹۶ء	لاہور	ملحق علی احمد سندھوی	
۱۹۹۶ء	لاہور	علامہ محمد صدیق بزازوی	
۱۹۹۶ء	خانقاہ دوگراں	محمد کاشف القیام مدنی	
		قرآن و حدیث کی روشنی میں	
۱۹۹۶ء	لاہور	عظیم رشید غازی	
۱۹۹۶ء	لاہور	علامہ ملحق محمد گل رحمن قادری	
		فراسدات سید محمد محدث پکھو بھوی	
۱۹۹۶ء	لاہور	سید صابر حسین شہ بخاری	

۱۲۲- ترجمہ اقبال کے منتخب عطا	۱۲۲- اکبر محمد احمد سہیل	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۲۳- شرح عداوتی بخشش (جلد ہفتم)	علامہ فیض احمد اویسی	کراچی	۱۹۹۸ء
۱۲۴- کامیاب دیہ بزرگیت	مولانا محمد حسن علی رضوی	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۲۵- ترجمہ و حواشی مولانا امجد محمد	مولانا محمد حسین قصوری	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۲۶- دعوتِ مسیحیت	مولانا قمر القادری	فیصل آباد	۱۹۹۸ء
۱۲۷- اجتماع الملحقات مترجم جلد چہارم	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۲۸- تفتیشِ حقائق	علامہ محمد صدیق بزاروی	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۲۹- صرفِ عطا	علامہ عطا محمد چشتی بکری	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۳۰- قراتِ مسنونہ	صاحبزادہ محمد عبدالحکیم	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۳۱- نورِ نور چرے	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۳۲- پشتِ پشت	امیر خسرو دہلوی	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۳۳- کیا ہم محفلِ مشقہ کریں؟	سید سلیمان اشرف بہاری	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۳۴- حوالہ الطالبین	دارالافتاء دہلی	کراچی	۱۹۹۸ء
فی طریق الحق و الدین	ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف جیلانی	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۳۵- تیسرا باب العداوت	حافظ غلام حسین	دہلی و محکم	۱۹۹۸ء
۱۳۶- اشتیارات و اسرارِ حبیب	میاں فضل احمد نقشبندی مجددی	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۳۷- ریویژنی خطابات	علامہ محمد صدیق بزاروی	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۳۸- دروس القرآن	علامہ محمد مقصود احمد قادری	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۳۹- شرح العبد و	علامہ جلال الدین سید علی	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۴۰- حاشیہ صفحہ ۱	مفتی سید شجاعت علی قادری	کراچی	۱۹۹۸ء
۱۴۱- التلوین شرح فخر میر (سندھی)	علامہ محمد مقصود احمد قادری	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۴۲- اجتماع الملحقات مترجم جلد پنجم	مولانا میاں جمیل احمد رضوی	سکسر	۱۹۹۸ء
۱۴۳- ایمان کامل کیسے ہو؟	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۴۴- مسئلہ اذان برقرار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	کراچی	۱۹۹۸ء
۱۴۵- تحصیل التعلول فی معرفتہ	علامہ اقبال احمد فاروقی	لاہور	۱۹۹۸ء
	علامہ قاضی محمد عظیم نقشبندی		
	شیخ عبدالحق محدث دہلوی		

۱۴۶- التلوین و التعلول	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۴۷- مرآت العوالم شرح افاضی	حافظ محمد زمان نقشبندی قادری	بہاول	۱۹۹۸ء
۱۴۸- تذکرہ حضرت محدث دکن	ڈاکٹر ابوالخیرات محمد عبدالستار خاں	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۴۹- عقائد و نظریات	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۵۰- فقہ فقہ بکری	حاجی ارشد قیسی	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۵۱- کنز الدین اور دیگر	پروفیسر ڈاکٹر محمد مجید اللہ قادری	کراچی	۱۹۹۸ء
معروف قرآنی اردو تراجم	امام جمعی علامہ		
۱۵۲- آپ زندہ ہیں واللہ۔۔۔	محمد عباس رضوی	گوہر انوار	۱۹۹۸ء
۱۵۳- انگریز کالج کون؟	پروفیسر صاحبزادہ ظفر الحق بکری	بہاول	۱۹۹۸ء
۱۵۴- اربعین جانی	مولانا محمد بشیر	آزاد کشمیر	۱۹۹۸ء
۱۵۵- قرآنی وضو جلد ۱۳	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۵۶- رشد الطالبین	مولانا عبدالرشید رضوی	مستوردی	۱۹۹۸ء
۱۵۷- جہل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	شاہ قراب الحق قادری	کراچی	۱۹۹۸ء
۱۵۸- شب و نیا مدارس کاکردار	مولانا عبدالرزاق		
۱۵۹- طرد الافای عن می حاور فی الرقاق	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۶۰- انوارِ سید	علامہ مفتی احمد الدین نجیب دہلوی	لاہور	۱۹۹۸ء

مختلف تقاریر میں پڑھے گئے مقالات:

- ۱- علامہ فضل حق خیر آبادی
- (۱۹) ص ۱۳۹۳ / ۱۳ / ۱۳۹۳ء کو زیرِ اہتمام مجلسِ عداوتِ اسلام لاہور پڑھا گیا۔
- ۲- علم دین کی اہمیت
- (۲) ص ۱۳۹۳ / ۱۰ / نومبر ۱۹۹۸ء کو انجمنِ طلباء مدارس عربیہ کے زیرِ اہتمام جامعہ اسلامیہ لاہور میں پڑھا گیا۔
- ۳- امام ابو حنیفہ اور علم حدیث
- (۹) ص ۱۳۹۳ / ۱ / اپریل ۱۹۹۸ء کو جامعہ رضویہ 'بیٹا سنت ٹاؤن راولپنڈی میں پڑھا گیا۔
- ۴- ضرورتِ پردہ

(۲۲) شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ / ۹ / اپریل ۱۹۸۸ء کو اصلاح معاشرہ کانفرنس "لیاقت باغ راولپنڈی کے لئے لکھا گیا۔

۵۔ دینی مدارس کے مدرسین، فرائض اور حقوق

(۲۳) ربیع الاول ۱۴۱۰ھ / ۲۵ / اکتوبر ۱۹۸۹ء کو جامعہ رضویہ، سیالکوٹ ٹاؤن راولپنڈی میں چاند پڑائی سطور جوہلی کے موقع پر پڑھا گیا۔

۶۔ اصول ترجمہ قرآن حکیم

(۱۹) جمادی الاخر ۱۴۱۱ھ / ۶ / جنوری ۱۹۹۰ء کو تحقیقی اسٹاک سٹریٹ ٹاؤن لاہور میں پڑھا گیا۔

۷۔ شریعت نئی۔۔۔ کمزور پہلو:

(۲) ذوالحجہ ۱۴۱۸ھ / ۲۶ / جون ۱۹۹۱ء کو جمعیت العلماء پاکستان کے دفتر میں حضرت اساتذہ الامامہ مولوی عطاء محمد چشتی گولڑی۔۔۔ کی زیر صدارت ایک اجلاس میں پڑھا گیا۔

۸۔ فقہائے اویسیہ اور امام احمد رضا

(۲۰) صفر ۱۴۱۳ھ / ۲۰ / اگست ۱۹۹۲ء کو ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے زیر اہتمام امام احمد رضا کانفرنس تاج محل ہوٹل کراچی میں پڑھا گیا۔

۹۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا اسلوب

(۲۳) شادی الاخر ۱۴۱۵ھ / ۲۸ / نومبر ۱۹۹۳ء کو قوی میرٹ کانفرنس، مظفر آباد میں پڑھا گیا۔

۱۰۔ اولین کتب تصوف میں کشف المحجوب کا مقام

(۱۴) محرم الحرام ۱۴۱۶ھ / ۱۳ / جون ۱۹۹۵ء کو مجلس تذکرہ ملی کے زیر اہتمام جامع مسجد دربار و تاج محل لاہور میں پڑھا گیا۔

۱۱۔ امام ربانی اور دو قوی نظریہ

(۲۸) صفر ۱۴۱۱ھ / ۱۵ / جولائی ۱۹۹۶ء کو ادارہ مظہر علم لاہور کے زیر اہتمام امام ربانی کانفرنس، منقذہ الخراباں لاہور میں پڑھا گیا۔

۱۲۔ کرامت اولیاء کرام اور ان کے وصال کے بعد استدعا

(۱۳) ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ / ۳۰ / اگست ۱۹۹۶ء کو سید محمد دولہا شاہ بخاری علیہ الرحمہ کراچی کے عرس کے موقع پر پڑھا گیا۔

۱۳۔ تفسیر فتح المعرب، معروف بہ تفسیر عربی

(۲۰) ذوالحجہ ۱۴۱۰ھ / ۲۶ / اپریل ۱۹۹۰ء کو "برصغیر میں مطالعہ قرآن" سیمینار باہتمام ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد پڑھا گیا۔

۱۴۔ مسلک اہل سنت اور امام ربانی

(۳۰) صفر ۱۴۱۸ھ / ۶ / جولائی ۱۹۹۰ء کو ادارہ مظہر اسلام لاہور کے زیر اہتمام امام ربانی کانفرنس، منقذہ الخراباں لاہور میں پڑھا گیا۔

۱۵۔ اسوۂ حسنہ اور خدمت خلق

(۵) ربیع الاخر ۱۴۱۸ھ / ۱۰ / اگست ۱۹۹۰ء کو صوبائی میرٹ کانفرنس، بہاولنگر اوتاف پنجاب لاہور کے لئے لکھا گیا۔

۱۶۔ امام ابو حنیفہ ہی کیوں؟

(کم) ربیع ۱۴۱۸ھ / ۲ / نومبر ۱۹۹۰ء کو امام اعظم سیپار، بہتنام جلع جلی لاہور پڑھا گیا۔

۱۷۔ امام احمد رضا اور رد قادیانیت

(۱۰) صفر ۱۴۱۸ھ / ۶ / جون بروز جمعہ امام احمد رضا کانفرنس، منقذہ الخراباں لاہور میں پڑھا گیا۔

۱۸۔ فی ظلال الفتاوی الرضویہ (عربی)

ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد کی طرف سے منقذہ الخراباں لاہور میں ابو حنیفہ کانفرنس (۵) ۸ اکتوبر ۱۹۹۸ء میں پڑھا گیا۔

پیغامات

۱۔ ماہنامہ اشرفیہ، مبارکپور (حافظ ملت نمبر) جون جولائی اگست ۱۹۷۸ء

۲۔ ماہنامہ اللہ کو کراچی ستمبر ۱۹۹۳ء

۳۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور اکتوبر ۱۹۹۵ء

(خیائے حرم کی سطور جوہلی کے موقع پر)

۴۔ ماہنامہ تجانب لاہور اکتوبر نومبر ۱۹۹۸ء

۵۔ سہ ماہی الکوثر، سمرام، صوبہ بہار (بھارت) اکتوبر نومبر دسمبر ۱۹۹۸ء

علامہ شرف صاحب کی تحریک پر شائع ہونے والے تراجم کتب:

نام کتاب

مترجم

سن اشاعت

۱۔ سنن ابو داؤد (۳ جلد)	علامہ محمد عبدالحکیم خاں اختر شاہجہاں پوری	۱۹۸۵ء
۲۔ مفتوحہ شریف (۳ جلد)	علامہ محمد عبدالحکیم خاں اختر شاہجہاں پوری	۱۹۸۶ء
۳۔ یوحنا غوث بن وانی زیر "فتح الربانی"	مولانا محمد ابراہیم قادری دہلوی	۱۹۸۶ء
۴۔ دلائل الصالحین	علامہ محمد صدیق بزازوی	۱۹۸۶ء
۵۔ شواہد الحق (علامہ یوسف فیہم علی)	علامہ محمد شرف سیالوی	اپریل ۱۹۸۸ء
۶۔ شرح معانی الآثار (۲، ۱ جلد)	علامہ محمد صدیق بزازوی	اکتوبر ۱۹۸۹ء
۷۔ تراجم المصنفین	مولانا غلام نصیر الدین	۱۹۹۳ء
۸۔ موطا امام محمد	مولانا محمد شافعی قصوری	۱۹۹۷ء
۹۔ زیادت (شیخ مکتوبہ) تصنیف ہدایاں	سید عبداللہ محدث دکن	۱۹۹۷ء
۱۰۔ حلیۃ الطالبین	محمد مسیر الدین نوکن	۱۹۹۷ء
	علامہ محمد صدیق بزازوی	دسمبر ۱۹۹۷ء

تلفیص:

نام کتاب

مصنف

سن اشاعت

۱۔ ہمار شریعت

۱۹۷۳ء

مولانا محمد امجد علی اعظمی لاہور

تصانیف کے تراجم:

عنوان

مترجم

مقام اشاعت سن اشاعت

۱۔ ابراہیم علیہ السلام و تنبیہی جائزہ	علی	۱۹۸۹ء	لاہور
۲۔ مدونۃ العلم بنون خیرا علم	لاہور	۱۹۸۸ء	لاہور
۳۔ المصنفون و کرامات الاولیاء	لاہور	۱۹۸۸ء	لاہور
بنون دعوات و کرامات	لاہور	۱۹۸۸ء	لاہور
۴۔ کتب النور عن اصحاب النبوة	لاہور	۱۹۸۸ء	لاہور
۵۔ بیک نور	لاہور	۱۹۸۸ء	لاہور

زیر طبع کتب:

- ۱۔ مفائد و نظریات
- ۲۔ عقیدوں کے پاسبان (تذکرہ اختیار ملت)
- ۳۔ معارف امام ابو حنیفہ
- ۴۔ معارف امام ربانی

غیر مطبوعہ کتب و مقالات:

- ۱۔ آئینہ شرف
- ۲۔ مقالات رضویہ
- ۳۔ مقدمات رضویہ

غیر مطبوعہ مقالات:

۱۔ تحذیر الناس پر سوالات

۲۔ تحذیر ملکیت زرعی اصلاحات کے سلسلے میں جسٹس جی محمد کرم شاہ الاذہری، ممبر شریعت انجیل، سپریم کورٹ آف پاکستان کے ارسال کردہ ۲۶ سوالات کے جوابات مسلسل ۲۹ مئی ۱۹۸۶ء

۳۔ "مشترکہ سرمایہ سمیٹی کا نظام کار اور اس میں شرکت" کے بارے میں استفسار اور انکا جواب (محررہ ۱۸/ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ / ۲۶/نمبر ۱۹۹۳ء)

۴۔ انگل، سپرٹ اور سچر آمیز دواؤں کے بارے میں استفسار اور ان کا جواب (برائے مبارکدور) (جواب محررہ ۱۶/صفر ۱۴۱۳ھ / ۱۷/جولائی ۱۹۹۳ء)

۵۔ ڈاکٹر ظہور احمد انظر

۶۔ حکیم فضل الرحمن قادری نقشبندی جہلمی

۷۔ مدینہ طیبہ پر یورش کرنے والے گروہ کا تجزیہ

۸۔ دیون اور ان کے منافع پر زکوٰۃ، چیک کی خرید و فروخت، روائی اجارہ

۹۔ نعرہ رسالت کے افکار کی تاریخ

*-|⁸ -|⁹ -|¹⁰ -|¹¹

۱۱۔ پیشیات کے رویں مکتوب

۱۲۔ ائمہ دین کی نفی ہوئی

۱۳۔ شریعت میں --- کنز و رہما

۱۴۔ علماء اہلسنت کی خدمت میں چند تجاویز

۱۵۔ مشائخ کانفرنس کے لئے تجاویز

۱۶- شاطیئیں وقت استاز القراء مولانا قاری محمد طفیل نقشبندی مجددی

۷۱- محدث جلیل حضرت شاہ محمد غوث قادری اور "رسمالہ ذکر جبر"

۱۸۔ ”سنگین امین ماچہ“ کا مختصر تعارف

۱۹۔ ملک العلاء مولانا محمد ظفر الدین بھاری

۲۰- یگانہ روزگار خطاط حافظ محمد یوسف سدیدی

۲۱۔ تبلیغی جماعت -- ایک تحقیقی جائزہ

غیر مطبوعہ تراجم:

۱- دور و مستحقان

۲- مرتضیٰ بروقات مولوی سید چراغ شاہ (مرتضیٰ شاہ مولانا محمد حسن لیاضی)

٣- تحصيل التعرف في معرفة القيمة والتعرف

٣- الصفحة الطبقات جلد ١

۵۔ ولائل الخیرات سید محمد — سلیمان جزوی (ترجمہ)

ای

شرفِ ملت دوستوں کی نظر میں

قوس قزح کے وہ دھنک رنگ جو دھنکوں نے
کتابوں کا تحفہ پیش کرتے ہوئے سینہ قمری اس پر بکھیرے

تخائف کتب بچوانے والے

- ۲۳۱ - علامہ اقبال احمد قادری، مکتبہ نبویہ، لاہور
- " ۲ - حاجی ارشد قریشی، المعارف، لاہور
- ۲۳۲ - مولانا انوار احمد قادری امجدی، انڈیا
- ۲۳۳ - مولانا انصار احمد قادری مصباحی (حال مدنیہ منورہ)
- " ۵ - مولانا ابوالکمال رقی نوشاہی رحمۃ اللہ تعالیٰ، ڈوگرہ، ہجرات
- " ۶ - مولانا اختر حسین، گوہنہ، اعظم گڑھ، انڈیا
- ۲۳۴ - جناب بشیر احمد، فیصل آباد
- ۲۵۲ - حازم محمد احمد، محفوظ، جامعہ الازہر شریف، مصر
- ۲۳۴ - علامہ مولانا جلال الدین امجدی، انڈیا
- ۲۳۵ - جناب خلیل احمد رانا، جانیان، ضلع خانیوال
- ۲۳۶ - ڈاکٹر خالق داد ملک، پیکچر ارشد عربی، پنجاب یونیورسٹی
- " ۱۲ - قاری خدا بخش بصری، لاہور
- ۲۳۷ - جناب سید رضی شیرازی علی پوری
- " ۱۳ - خواجہ رضی حیدر، قاسم اعظم اکیڈمی، کراچی
- ۲۳۸ - جناب رفیع الدین اکی قریشی، لاہور
- ۲۳۹ - محترمہ حمیدہ عبداللہ قادری، گوجرانوالہ
- " ۷ - کلیل مصطفیٰ اعوان، لاہور
- ۲۳۸ - مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی مہدوی، ملتان
- ۲۴۰ - پروفیسر شریف احمد صاحبزادہ، اسلام آباد
- ۲۴۰ - مولانا سید شریف احمد شرافت نوشاہی رحمۃ اللہ تعالیٰ، سہان پال شریف، ہجرات

- ۲۵۳- مولانا محمد راج الاسلام لاہور
- ۲۵۵- پروفیسر محمد ایوب قادری کراچی
- ۲۵۶- پروفیسر محمد اقبال مجددی لاہور
- ۳۶- مولانا سید محمد ریاست علی قادری
- ۳۷- صاحبزادہ ابوالخالد قاری محمد اکرم خان علوی انک
- ۳۸- مولانا علامہ محمد انور مسکنہ لوی، بھیرہ شریف
- ۳۹- صاحبزادہ محمد اسحاق حسنی شاہ والا، ضلع خوشاب
- ۵۰- علامہ ابو النصر منظور احمد شاہ ساہیوال
- ۵۱- مولانا ارباب محمد ارشد رضوی لاہور
- ۵۲-
- ۵۳- مولانا سید محمد ریاست علی قادری کراچی
- ۵۴- مولانا ابوالحسن حکیم محمد رمضان علی قادری
- ۵۵- مقصود حسین قادری اوکی کراچی
- ۵۶- پروفیسر محمد حسین آسی، شکر گڑھ
- ۵۷- مفتی محمد خان قادری لاہور
- ۵۸- علامہ محمد سعید احمد نقشبندی
- ۵۹- مولانا محمد حنیف خاں رضوی، بریلی شریف، انڈیا
- ۶۰- محمد عالم مختار حق لاہور
- ۶۱- محمد عبدالرحیم، حیدر آباد دکن
- ۶۲- مولانا محمد عبدالغفور الوری، رانیوٹ
- ۶۳- مولانا محمد عبدالرحمن الحسینی، شاہ والا، خوشاب
- ۶۴- مولانا محمد علی نقشبندی، سیالکوٹ

- ۲۴۱- صاحبزادہ اری کراچی
- ۲۴۲- ضیاء الحق نور حق دہلی
- ۲۴۲- مولانا عبدالہادی خاں حبیبی رضوی، بارس، انڈیا
- ۲۴۳- سید عابد حسین شاہ، چھبیشی، پکوال
- ۲۴۵- مولانا محمد عبدالستار تیزی صدر جمعیت علماء پاکستان
- ۲۴۶- مولانا عبدالصمیم رضوی، بارس، انڈیا
- ۲۴۷- مولانا قاضی عبداللہ انجم و انجم ہری پور، بڑا
- ۲۴۸- مولانا عبداللیم نقشبندی، پکوال
- ۲۴۹- مولانا عبدالکریم قادری رضوی کراچی
- ۳۰- جناب سید عارف محمود مجبور رضوی، گجرات
- ۳۱- مولانا سید قتیق الرحمن شاہ، اسلام آباد
- ۳۲- مولانا علی احمد سندیلوی لاہور
- ۳۳- پروفیسر غلام معین الدین نظامی لاہور
- ۳۴- علامہ سید غلام مصطفیٰ بخاری، عقل لاہور
- ۳۵- علامہ غلام رسول سعیدی کراچی
- ۳۶- مولانا غلام مصطفیٰ مجددی، شکر گڑھ
- ۳۷- مولانا قربان علی سکندری سندھ
- ۳۸- پروفیسر منیر الحق کعبی، لاہور، گجرات
- ۳۹- ڈاکٹر محمود احمد ساقی لاہور
- ۴۰- علامہ سید محمود احمد رضوی لاہور
- ۴۱- ڈاکٹر محمود الحسن عارف
- ۴۲- سید حسن صاحب لاہور

- ۶۵۔ مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی لاہور ۲۶۵
- ۶۶۔ مولانا منظور عالم رضوی منجیل " ۲۶۶
- ۶۷۔ پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر " ۲۶۶
- ۶۸۔ صاحبزادہ مولانا محمد عبدالسلام کلاویہ، جہلم " ۲۶۷
- ۶۹۔ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری لاہور " ۲۶۷
- ۷۰۔ حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی لاہور " ۲۶۷
- ۷۱۔ علامہ محمد صدیق سعیدی ہزاروی لاہور " ۲۶۷
- ۷۲۔ محترم محمد صادق لاہور ۲۶۹
- ۷۳۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مستود احمد کراچی ۲۷۴
- ۷۴۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری لاہور ۲۷۰
- ۷۵۔ مولانا محمد فشا تاجش قصوری، مرید کے ۲۷۱
- ۷۶۔ علامہ محمد محبوب اللہ پوری، یسیر پور ۲۷۵
- ۷۷۔ ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی کراچی " ۲۷۵
- ۷۸۔ قاری محمد یوسف صدیقی لاہور ۲۷۶
- ۷۹۔ محمد یاسین نقشبندی قصوری لاہور ۲۷۷
- ۸۰۔ مولانا محمد یاسین اخترانا عظمیٰ، دہلی، انڈیا " ۲۷۷
- ۸۱۔ ممتاز احمد مدیدی قاہرہ، مصر ۲۷۸
- ۸۲۔ حاجی نواب دین چشتی گولڑوی لاہور " ۲۷۸
- ۸۳۔ مولانا مفتی یار محمد قادری، دہلی " ۲۷۸
- ۸۴۔ السید یوسف سید ہاشم رفائی (کوہست) ۲۷۹

علامہ اقبال احمد فاروقی

(مکتبہ نبویہ لاہور، دیر ماہنامہ "جہان رضا" لاہور)

(۱)

حاجۃ الاسلامۃ علی نظر اہلۃ صالحۃ

للمستطاب اہل الأعلیٰ المودودی

برادر مکرم مولانا عبدالحکیم صاحب شرف لاہور قادری کی خدمت میں چند ادراقی عربی پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

نیا منہ۔۔۔ اقبال احمد فاروقی

(۲)

صام الحرمین (عربی، اردو)

پہ پاس گزارنی معین مولانا عبدالحکیم صاحب شرف

یکم نومبر ۱۹۷۵ء۔۔۔۔۔ اقبال احمد فاروقی (ناشر)

☆☆☆

حاجی ارشد قریشی

(المعارف، جمعہ بخش روڈ لاہور)

نقشہ یوسف کذاب

اعزازی نسخہ (جلد اول دوم)

حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی خدمت اقدس میں ہدیہ عقیدت و اخلاص

۶/ جنوری ۱۹۹۸ء۔۔۔۔۔ ارشد قریشی (مولف)

☆☆☆

مولانا الوار احمد قادری امجدی

(میں پھر دارالعلوم امجدیہ اہلسنت اور شیعہ العلوم اور جہانگیر خلیفہ ہستی بھارت)

(۱)

فتویٰ جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد

تصنیف حضرت علامہ مولانا محمد امجدی محدث سورق رحمہ اللہ تعالیٰ

بشرف نظر مرابہ اہلسنت حضرت علامہ عبدالکیم شرف قادری دامت برکاتہم العالیہ

۷/ رمضان ۱۳۱۷ھ۔۔۔ انوار احمد قادری (ناشر)

(۲)

غرس کی شرعی حیثیت

از مولانا اختر حسین قادری ہستوی

۷/ رمضان ۱۳۱۷ھ۔۔۔۔۔ انوار احمد قادری امجدی

☆☆☆

مولانا افتخار احمد قادری مصباحی

(فاضل جامعہ اشرفیہ مبارکپور، حال مدینہ منورہ)

(۱)

فضائل قرآن

ہدیہ خلوص حضرت مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری صاحب

استاذ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

کی خدمت گرامی میں

۳ محرم الحرام ۱۳۰۲ھ

افتخار احمد قادری

المصنوع الاسلامی، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور

☆☆☆

حضرت مولانا پیر سید ابوالکمال برق نوشاہی رحمہ اللہ تعالیٰ

(ڈاکٹر شریف کھنرات)

(۱)

نوشہ خنج

ہدیہ اخلاص

حضرت مولانا عبدالکیم صاحب شرف قادری

۱۸/ دسمبر ۱۹۷۶ء۔۔۔ فقیر سید ابوالکمال برق نوشاہی (مرتب)

(۲)

نوشاہی شعراء

تہذیب

برائے علامہ عبدالکیم صاحب شرف قادری سلمہ ربہ

سید ابوالکمال برق نوشاہی ۲۹/ مئی ۱۹۸۱ء

☆☆☆

مولانا اختر حسین

(جلس اشاعت طلب فیض العلوم محمد آباد گوہنہ، اعظم گڑھ)

(۱)

ندائے یار رسول اللہ

(صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)

کے موضوع پر دو رسالے، محررہ (۱) امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

المنز (۲) مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری

بخدمت گرامی حضرت مولانا عبدالکیم شرف قادری مدظلہ ۲۳ ربیع

۱۳۰۶ھ / ۳/ اپریل ۱۹۸۶ء

☆☆☆

جناب بشیر احمد فیصل آباد

(11)

تقریر: محمد رفیع

تصنیف حضرت بابا کریم شاہ صاحب قادری مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ

مکرمی محترمی مولانا عبدالکاکیم شرف صاحب نقشبندی

جامعہ نظامیہ، اندرون کوہاری گیٹ، کتبہ قاریب لاہور

پذریغہ علامہ اسد نظامی صاحب مشن کی جہانیاں والے

پیش کردہ طالب رعا

 $\frac{1}{2}$

که بهیچ جزل شود فیو مارکت

بریل پانڈا اور فیض علی آباد

☆☆☆

فقیہ ملت حضرت علامہ مولانا جلال الدین امجدی

$$(1)$$

بزرگوں کے عقیدے

ہدیہ بخند مت شریف سراپا ملت

حضرت علامہ محمد عبدالکامیم شرف قادری نقشبندی زیت معالہم

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ و فنیہ لاہور

جمال الدين محمدی

۱۰/۱۳۳۳

(F)

$$\frac{1}{2} \frac{d}{dt} \left(\frac{1}{2} \frac{d}{dt} \right)$$

تحفہ پرانے معمار مسیت حضرت علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری زید محمد ہم

رکن مجلس عاملہ پاکستان سنی رائٹرز گلڈ

جمال الدين احمد امجدی

۲۳/ ذوالحجہ = ۱۳۰۸ھ -- خدوم فیض الرسول برائوں شریف ضلع بہشتی

الحمد لله رب العالمين

(F)

غیر مقلدوں کے قریب

سربراہ مہاشیت حضرت مولانا غلامہ محمد عبدالحکیم صاحب شرف قادری

جلال الدین احمد الامجدی (مصنف)

٢٣ / ربيع النور ١٣١٥ هـ

☆☆☆

جناب فاضل احمد رانا

(نعمان کیڑی، جہانیاں مندی ضلع خانیوال)

①

کلمہ فضل رحمانی بجواب ادوہام غلام قادیانی (۱۳۱۴ھ)

تصنیف چاشی فضل احمد مگڑا سپوری (نہرہیالوی) رحمہ اللہ تعالیٰ

مکرم و محترم علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ کی خدمت میں یہ خلاص

تخلیل احمد راجہ

۲۰ دسمبر ۱۹۹۸ء، جلیان ضلع

☆☆☆

ڈاکٹر خالق داد ملک

(استاذ مساعد بالقسم العربی، جامعہ پنجاب لاہور)

(۱)

تخریج احادیث شریف، محبوب للہجویری

الہدایہ مع الاکرام

الی الفضیلة الاستاذ حضرت شیخ الحدیث

محمد عبدالکیم شرف قادری مدظلہ العالی

۲۰ جنوری ۱۹۹۸ء

☆☆☆

قاری خدا بخش بھری

(۱)

قواعد علم تجوید بروایت امام حنفی

ہدیہ قواعد بحدیث

استاذ العلماء حضرت علامہ عبدالکیم شرف صاحب

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۵ دسمبر ۱۹۹۸ء قاری خدا بخش بھری (مصنف)

☆☆☆

سید رضی شیرازی علی پوری رحمہ اللہ تعالیٰ

مدفون علی پور شریف

(۱)

سیاہ بر سفید

اس نسخہ کتاب پر ارزش

محضرت آقا محمد عبدالکیم شرف مدفون

الہدایہ مع الاکرام

ہاں اگر کسی قبول ہدیہ کتاب اس

لطف ہے کہ اس کی منت گراں نہی

مخلص

رضی شیرازی علی پوری (مصنف)

☆☆☆

جناب محترم خواجہ رضی حیدر

(ڈپٹی ڈائریکٹر قائمہ اعظم اکیڈمی کراچی)

(۱)

تذکرہ محدث سورتی

فرائض سنت حضرت علامہ عبدالکیم شرف قادری کی خدمت عالیہ میں

جن کی تصنیف و تالیف اور مسلک اہلسنت کی اشاعت و تفسیر کے سلسلے میں مساعی جلیلہ آقا

پور بھی چاہیں گی۔

احقر

☆☆☆

رفیع الدین ذکی قریشی لاہور

(۱)

نوید رحمت (مجموعہ نعت)

حضرت مولانا شیخ الحدیث جناب محمد عبدالحکیم شرف قادری
کے زہد و تقویٰ و ریاضت کی نذر بصر خلوص نیاز

خاکسار

رفیع الدین ذکی قریشی (صاحب دیوان)

☆☆☆

مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی قادری
(مستم دارالعلوم جالپہ نقشبندیہ منگلہ ضلع جنم)

(۱)

مرآة العوائل

محترم و مکرم استاذ العلماء والفضلاء

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب کے لئے تحفہ

۲۷ / جون ۱۹۸۸ء

منجانب

حافظ محمد زمان نقشبندی (مصنف)

(۲)

العلماء والفضلاء کرامی قدر

محترم حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی خدمت اقدس میں کتاب
فضائل صلوٰۃ و سلام کا تحفہ پیش کیا جاتا ہے

جون ۱۹۸۹ء

منجانب

حافظ محمد زمان نقشبندی منگلہ

☆☆☆

سمیہ عبد اللہ قادری (گوجرانولہ)

(۱)

غوث الثقلین

سیرت 'سوانح' افکار

قابل احترام محترم علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی صاحب

کی علمی بصیرت کی نذر

صاحبزادی سمیہ عبد اللہ قادری (مؤلفہ)

کم و ستمبر ۱۹۹۳ء

☆☆☆

تکلیف مصطفیٰ اعوان صابری چشتی

(۱)

سنہری جالیوں والے

جناب علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی خدمت اقدس میں ادب و احترام کے ساتھ

کھیل مصطفیٰ اعوان لاہور (مرتب)

☆☆☆

پروفیسر شریف احمد صاحبزادہ

(شعبہ عربی انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد)

(۱)

مولد العروس

میلاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جناب علامہ عبدالکیم شرف قادری کی خدمت مگر ان مایہ میں

صاحبزادہ (مترجم)

☆☆☆

حضرت مولانا سید شریف احمد شرافت نوشاہی رحمہ اللہ تعالیٰ

(سابق پال شریف ہجرات)

(۱)

شریف التواریخ، جلد اول

ہدیہ خلوص

جناب مولانا عبدالکیم شرف قادری

سید شرافت نوشاہی (مترجم)

۲۳ / ستمبر ۱۹۹۷ء

(۲)

نوشہ گنج بخش

شیخ الاسلام حضرت سید حافظ شاہی محمد نوشہ گنج بخش مجدد اکبر قادری قدس سرہ

تختہ

جناب مولانا عبدالکیم شرف قادری

۸ / مارچ ۱۹۷۸ء

سید شرافت نوشاہی

☆☆☆

صابر براری (کراچی)

(۱)

تاریخ رفتگان

نذر خلوص

محترم مولانا عبدالکیم شرف قادری کی خدمت میں

صابر براری (مترجم)

۲۱ / مارچ ۱۹۸۶ء

☆☆☆

(۱)

جناب محترم ضیاء الحق سوز حق دہلوی، دہلی

(بچے از اولاد شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ)

(۱)

مرج البحرين (مترجم)

از شیخ توفیق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ

نذر خلوص

حضرت قبلہ جناب مولانا عبدالکیم شرف قادری مدظلہ العالی

☆☆☆

مولانا عبدالہادی خاں حبیبی رضوی

(مدرس جامعہ فاروقیہ، بہار، بھارت)

(۱)

الاستعداد و لیوم المذا

توشہ آخرت

تصنیف امام احمد بن حنبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ مولانا عبدالہادی خاں

ہدیہ خلوص حضرت علامہ مولانا عبدالکیم صاحب قباہ شرف قادری

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

یکم اپریل ۱۹۹۰ء

مید الرضا عبدالہادی خاں رضوی (مترجم)

(۲)

مفتی فتویٰ علماء دین

از روئے قرآن و حدیث و اجماع و قیاس و روایہ عدم جواز

تکلیف اہل سنت مع اہل بدعت ہدیہ خلوص مجدد مت اقدس معدن علم و حکمت

حضرت علامہ مولانا عبدالکیم شرف قادری مدظلہ العالی

مید الرضا عبدالہادی خاں رضوی

☆☆☆

پیر زادہ عابد حسین شاہ

(بہاد الدین ذکریا لاہوری، چوہا سیدن شاہ، ضلع کپواں)

(۱)

دلیل التجار الی اخلاق الاخیار

تألیف علامہ یوسف بن اسطیل لبیمہالی رحمہ اللہ تعالیٰ

مجدد مت گرامی قدر مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری صاحب بعد احکام و خلوص کے ساتھ

عابد حسین

۲۳ / ستمبر ۱۹۹۹ء

☆☆☆

مجاہد ملت مولانا عبدالستار خاں نیازی

(کادر کن تحریک پاکستان، سیکرٹری جنرل جمعیت علمائے پاکستان)

(۱)

مجاہد ملت مولانا عبدالستار خاں نیازی (جلد اول)

تصنیف میاں محمد صادق قصوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز محترم حضرت مولانا عبدالکیم شرف صاحب کے نظریہ پاکستان اور احکام پاکستان کے لئے

تحقیق اہل حق اور ایمان کی نذر!

محمد عبدالستار خاں نیازی

سینئر

۱۳ / دسمبر ۱۹۹۶ء

☆☆☆

مولانا عبدالعزیز حبیبی رضوی

(۱)

تذکرہ مشائخ قادریہ

برائے تہذیب و علوم

مورخ اہل سنت حضرت علامہ شرف قادری صاحب مدظلہ لاہور

۶/ اکتوبر ۱۹۸۹ء

عبدالمجتبیٰ رضوی

☆☆☆

مولانا قاضی عبدالدائم دایم

(خالق نقشبندیہ مجددیہ صدریہ ہری پور، مدیر ماہنامہ "جام عرفان")

(۱)

حیات صدریہ

ان کو پانا چاہئے یا خود کو کھونا چاہئے

عاشقی کتنی ہے آخر کچھ تو ہونا چاہیے

ہدیہ بخشور حضرت علامہ عبدالکلیم شرف صاحب شرف اللہ و اکرمہ

منجانب

قاضی عبدالدائم دایم (مصنف)

(۲)

سید الوری (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہدیہ خلوص و محبت

بخشور: فاضل اجل علامہ بے بدل، پاسبان مسلک اہل سنت

عالی جناب عبدالکلیم شرف صاحب دام لطفہ

منجانب دایم

(فروری ۱۹۹۸ء)

☆☆☆

مولانا حافظ عبدالعلیم نقشبندی

(ناظم جامعہ الوار الاسلام غویہ رضویہ، چکوال)

(۱)

تذکرہ علمائے اہل سنت چکوال

ہدیہ تحریک

استاذ العلماء شیخ الحدیث والفقہ مولانا محمد عبدالکلیم شرف قادری صاحب مدظلہ

منجانب

حافظ عبدالعلیم نقشبندی

(۲)

فصل الخطاب (حصہ اول)

از حضرت مولانا خواجہ محبوب الرسول مدظلہ

ہدیہ تحریک

استاذی اکرم جناب محترم مولانا محمد عبدالکلیم شرف قادری صاحب مدظلہ

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

منجانب حافظ عبدالعلیم نقشبندی

☆☆☆

مولانا حافظ عبدالکریم قادری رضوی

(خطیب جامع مسجد خیدری کراچی)

(۱)

ایمان کامل کیسے نصیب ہو؟

تصنیف حضرت شیخ عقیق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ پرزادہ محمد اقبال احمد قادری

ہدیہ - حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری قبلہ

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

والسلام مع انکرام

عبدالکریم قادری رضوی عفی عنہ (ناشر)

☆☆☆

جناب سید عارف محمود مجبور رضوی ہجرات

(۱)

پروفیسر وقار حسین طاہر کی مذہبی و اعتقادی دورانی

برطانیہ کراچی:

حضرت مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری مدظلہ

عارف محمود عفی عنہ

(۲)

فہرستان خاکِ ہجرات

کا

تحقیقی و تنقیدی جائزہ

برطانیہ کراچی: محترم القام مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری صاحب

۱۸ / مئی ۱۹۹۸ء

عارف محمود (مرتب)

☆☆☆

مولانا سید عقیق الرحمن شاہ

(متعلم جامعہ اسلامیہ عالیہ اسلام آباد)

(۱)

حولہ فیہ الجامعۃ الاسلامیۃ العالمیۃ

العدد الرابع ۱۴۱۷ھ / ۱۹۹۶ء

مجلة تصدر عن الجامعة الإسلامية العالمية اسلام آباد باكستان

الاهتمام إلى

فضيلة الأستاذ شرف القادری دامت بركاتہ اور کتب اسلام و القرآن

من معبد

السید عقیق الرحمن اسلام آباد

۲ / سن ذی الحجہ ۱۴۱۸ھ

☆☆☆

مولانا مفتی علی احمد سندیلوی

(امیراخوان المومنین لاہور)

(۱)

تاسوس القرآن

للقلم المفسر الجامع الحسین بن محمد الدامغانی

بدیہ تحریک:

حکیم ملت حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ

شیخ الحدیث و صدر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

منجانب

علی احمد سندیلوی

خادم دارالافتاء

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۳ / محرم ۱۴۱۵ھ / ۳ / جون ۱۹۹۵ء

☆☆☆

پروفیسر غلام معین الدین نظامی

(شعبہ فارسی اور شکل کالج لاہور)

(۱)

النبی المعظم

بجسیت پیکر صبر و استقلال

تحریر: غلام معین الدین مرواوی

لاہور: حضرت علامہ شرف قادری صاحب جامعہ نظامیہ لاہور

غلام معین الدین نظامی

☆☆☆

علامہ سید غلام مصطفیٰ بخاری عقیل

(۱)

مسلمان خواتین کی علمی خدمات

بہاداد و خلوص

پیشہ مت استاذی الکرم مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

غلام مصطفیٰ

جامعہ مدینۃ العلم رانا ٹاؤن لاہور

۲۷ / نومبر ۱۹۹۷ء

☆☆☆

علامہ غلام رسول سعیدی

(شمارچ مسلم شریعت)

(۱)

مقام ولایت نبوت

بلا جھگڑائی حضرت شیخ الحدیث علامہ شرف صاحب زید شریعت

غلام رسول سعیدی غفرلہ

☆☆☆

مولانا غلام مصطفیٰ مجددی

(ادارہ تعلیمات مجددیہ شکر گڑھ)

(۱)

علمی و فکری مجلہ

عزم نو - - - قرآن نمبر

۹۲ --- ۱۹۹۵ء

بخدمت اقدس:

حضرت انعام جناب شرف قادری صاحب دامت برکاتہ

۷ / فروری ۱۹۹۲ء

غلام مصطفیٰ مجددی

☆☆☆

مولانا قربان علی سکندری

(تاعلم جمعیت علماء سکندریہ، پیر جو گوٹھ ضلع خیرپور سندھ)

(۱)

مخزن فیضان

یعنی

ماقولات شریف اردو

امام اناولایاء حضرت پیر سائیں روزہ رحمتی قدس سرہ

تحفہ برائے علامۃ العصر مولانا مفتی عبدالکیم شرف قادری مدظلہ

فقیر قربان علی سکندری

☆☆☆

پروفیسر منیر الحق کعبی بہاولپوری

(مدیر ماہنامہ "زجاج" گجرات)

(۱)

سلام رضا - - - تقصین و تنسیم اور تجزیہ

مولانا عبدالکیم صاحب شرف قادری کی خدمت میں

کعبی (مصنف)

بذریعہ مرکزی مجلس رضا لاہور

☆☆☆

ڈاکٹر محمود احمد ساقی

(۱)

حافظ و ناظر رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

از حضرت علامہ مفتی محمد حنایت اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ہدیہ عقیدت و محبت

استاذ العلماء شیخ الحدیث جناب مولانا عبدالکیم شرف قادری مدظلہ

۱۱ / ستمبر ۱۹۹۶ء

محمود احمد ساقی لاہور

بانی مرکزی مجلس احناف لاہور

(۲)

اقبال و احمد رضا

کے

فکری زاویے

فہم خدمت:

مرزا و محسن استاذ گرامی حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری مدظلہ العالی
محمود احمد ساقی (مصنف)

☆☆☆

علامہ سید محمود احمد رضوی

(مرکزی امیر حزب اتحادیہ لاہور، شارح بخاری)

(۱)

فیوض الباری شرح صحیح بخاری (جلد پنجم)

جناب محترم محمد عبدالکیم شرف قادری صاحب کے زیر مطالعہ

۱۰ نومبر ۱۹۹۳ء

سید محمود احمد رضوی

☆☆☆

ڈاکٹر محمود الحسن عارف

(دارالعرفان، رحمان پارک گلشن راوی لاہور)

(۱)

نماز کا مسنون طریقہ

حضرت اقدس مولانا عبدالکیم صاحب دامت برکاتہم

کی خدمت میں ہدیہ اخلاص

محمود الحسن (مؤلف)

جناب محترم سید محسن صاحب

(منیجر فریڈ پک سٹال لاہور)

(۱)

قیام القرآن، جلد اول

از علامہ نظام رسول سعیدی

شیخ الحدیث جناب محترم القام عبدالکیم شرف قادری صاحب کی خدمت میں پیش کی جاتی
ہے۔

محسن

☆☆☆

مولانا علامہ معراج الاسلام

(شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن لاہور)

(۱)

منہاج البلاغہ

ہدیہ برائے تنقید و تقریر

جناب عالی حضرت علامہ جناب محترم

محمد عبدالکیم شرف قادری صاحب

۱۳ ستمبر ۱۹۹۳ء

محمد معراج الاسلام (مصنف)

☆☆☆

فضیلتہ الشیخ الیوم حازم محمد احمد المعذوف

(مدرس مساعد بقسم اللغة العربیة و آدابها - کلیة اللغات والترجمة جامعہ الازہر الشریف)

(۱)

حکیم الامتہ و شاعر الاسلام

العلامة محمد اقبال

استاذنا الجليل معالي فضيلة الامام الشيخ محمد عبد الحكيم شرف قادري المحترم
١٦ / ذو القعدة ١٣١٨ هـ / ١٣ / مارس ١٩٩٨ م (المؤلف)

حازم المعقول

(المؤلف)

(٢)

مقدمة ١٥٥ هـ في الشعيرة

اور نخل کالج میگزین

سلسلہ ١٣٥ سالہ تقریرات

٩٦ --- ١٩٩٥ م

إهداء:

إلى أستاذنا الأجل معالي فضيلة الامام الشيخ
محمد عبد الحكيم شرف قادري مدظلہ العالی

تلمیذ کم المعطلص

حازم محمد أحمد

٩ / ربيع الاول ١٣١٩ هـ / ٥ / يوليو ١٩٩٨ م

(٣)

بساتین الغفران

إهداء:

إلى أستاذنا العجل شيخ الحديث النبوي الشريف

معالي الامام الفاضل الأستاذ محمد عبد الحكيم شرف قادري

أطال الله عمره من أجل الاسلام والمسلمين في كل مكان ونفعنا بعلمه الغزير

المعطلص

حازم محمد أحمد عبد الحكيم المعقول

١٠ / ٨ / ١٩٩٨

☆☆☆

پروفیسر محمد ایوب قادری کراچی

(١)

سیر العارفین

مؤلف - خالد بن فضل اللہ مدنی

مترجم --- محمد ایوب قادری

ناشر مرکزی اردو پور ڈالہ اور

حضرت مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری صاحب کی خدمت میں پہنچا ہوا

محمد ایوب قادری

١٩ / اکتوبر ١٩٩٦ م

(٢)

سیر عبد الواحد ہنگوای

مقالہ محمد ایوب قادری مشمولہ سہ ماہی اردو شمارہ ٣ - ٨١

محضی مولانا عبد الحکیم شرف قادری صاحب زیدت و کار و حکم

مولانا محمد ارشد رضوی

(۱)

تعظیم مصطفیٰ قرآن کی روشنی میں

میں یہ کتاب اپنے محسن عظیم حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکلیم قادری دامت برکاتہم

العالیہ کی خدمت مقدمہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا ہوں

۲۷/ جنوری ۱۹۸۳ء محمد ارشد رضوی (مرتب)

☆☆☆

مولانا سید محمد ریاست علی قادری رضوی

(بالی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی)

(۱)

معارف رضا (جلد چہارم)

تحفہ علوم و محبت

حضرت علامہ محترم عبدالکلیم شرف قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

نقیر

۳۱/ دسمبر ۱۹۹۳ء محمد ریاست علی قادری

☆☆☆

مولانا علامہ محمد انور مگھالوی

(بدرس دارالعلوم محمدیہ غوفیہ، بمبھڑ شریف سرگودھا)

محمد ایوب قادری

☆☆☆

پروفیسر محمد اقبال مجددی

(پروفیسر گورنمنٹ ڈگری کالج صدر بازار، لاہور کینٹ)

(۱)

مقالات منطری

مکرم ای خدمت حضرت مولانا عبدالکلیم شرف قادری مدظلہ العالیہ

از مرتب کتاب

محمد

محمد اقبال مجددی، لاہور

۳۱/ جنوری ۱۹۸۳ء

☆☆☆

صاحبزادہ ابوالخیر قادری محمد اکرم خاں علوی

(جامعہ غوفیہ، بمبھڑ رضویہ ریاض الاسلام، ایک، صدر)

(۱)

”تفسیر ریاض القرآن“۔۔۔ حصہ اول

از پیر مفتی محمد ریاض الدین الخوان

تحفہ کریمہ

بخدمت عالی وقار جناب عبدالکلیم شرف قادری صاحب جامعہ نظامیہ، لاہور شریف

☆☆☆

(۱)
فقہ حنفی کے اساسی قواعد

ہدیٰ اخلاص

کتاب شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی

از جناب

محمد انور مسکھاوی

۲۲ / مئی ۱۹۹۷ء

☆☆☆

صاحبزادہ محمد اسماعیل حسنی

(شاہد الاشریف، ضلع خوشاب)

(۱)

رسائل حدیثیہ

نذر ذوق:

مخدومی حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

امیدوار الفتات و مشتاق ملاقات

اسماعیل

۱۳ / محرم الحرام ۱۴۱۵ھ

☆☆☆

حضرت علامہ ابوالنصر منظور احمد شاہ

(بالعلم اعلیٰ جامعہ فریدیہ، ساہیوال)

(۱)

علم القرآن

تقدیر برائے حضرت مولانا الحاج محمد عبدالحکیم صاحب شرف زید شرف

ابوالنصر منظور احمد (مصنف)

۱۲ / مارچ ۱۹۹۸ء

☆☆☆

مولانا ابوالحسن حکیم محمد رمضان علی قادری

(۱)

ترویج الایمان بوسیلہ اولیاء الرحمن

ہدیہ

بہ حضرت العظام محترم المقام قبلہ مولانا محمد عبدالحکیم صاحب شرف قادری مدظلہ

مگر قبول امتداد ہے نزد شرف

اللہ والی الرحمن ابوالحسن قادری غفرلہ

۱۹ / ربیع الاول ۱۴۱۴ھ / ۲۹ / ستمبر ۱۹۹۹ء

جنحور و سندھ

☆☆☆

محترم مقصود حسین قادری اویسی کراچی

(۱)

علم کے موتی

فہرست تصانیف حضرت شیخ علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

۱۹۵۲ء ----- ۱۹۹۸ء

بدینہ برائے مطالعہ:

حضور قبلہ محترم جناب حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ العالی

طالب و عاشق اپنے اولیاء و

مقصود حسین قادری اویسی قراچی

۱۳/۵/۱۳۱۸ھ / ۱۲/۱/۱۹۹۸ء

☆☆☆

علامہ پروفیسر محمد حسین آسی ایم۔ اے

(۱)

موجودہ فرقہ واریت اور

حضور نقش لاٹانی کا مذہبی تعادل

بدینہ محبت

بخدمت فاضل شبیر علامہ محمد عبدالحکیم شرف مدظلہ

۲۲/۱/۱۹۹۸ء

سنگ ہار گاہ حضور نقش لاٹانی

آسی

(۲)

نذر اخلاص بخدمت سیرت حضور نقش لاٹانی

فاضل شبیر محقق روشن ضمیر حضرت علامہ مولانا

صوفی محمد عبدالحکیم شرف صاحب دام فیضہ و فضلہ

مگر قبول اللہ زبے عز و شرف

۱۳/۱/رجب المرجب ۱۴۱۳ھ

سنگ ہار گاہ حضور نقش لاٹانی (مرتب)

☆☆☆

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

(صدر مدرس جامعہ قادریہ رچھنا شیشن بریلی شریف یو۔ پی۔ اے۔ اے۔ اے۔)

(۱)

نوامد حنیف ترجمہ جامع الدعویٰ

بدینہ خلوص محقق عصر حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم صاحب قبلہ شرف

قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان

محمد حنیف خاں رضوی

۲۷/محرم الحرام ۱۴۱۲ھ جمعہ

(۲)

تقریقات

از مولانا منظور عالم رضوی پور قوی پبلی بھیت

محقق عصر حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم صاحب قبلہ شرف قادری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بدینہ خلوص

محمد حنیف خاں رضوی

۲۷/محرم الحرام ۱۴۱۲ھ

☆☆☆

منشی محمد خاں قادری

(مستم جامعہ اسلامیہ "اسلامیہ پارک" لاہور)

(۱)

کروں تیرے نام پہ چلی نذا

ہدینہ خلوص و محبت:

محترم و مکرم حضرت علامہ قبلہ استاذی المکرم مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری دامت

برکاتہم

۱-۲-۹۳ء

محمد خان قادری

(۲)

محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ

بڑے عقیدت

بخدمت اقدس قبلہ استاذی حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

۷ اگست ۱۹۹۳ء

دعاگو

محمد خان قادری (مصنف)

☆☆☆

علامہ محمد سعید احمد نقشبندی

(سابق خطیب رانا دہار، لاہور)

(۱)

اشاعت المصاحف اردو جلد اول

بڑے عقیدت بخدمت حضرت استاذ العلماء مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب

منجانب

محترم کتاب خدا

۲۹ رمضان ۱۴۱۱ھ یکم اگست ۱۹۸۱ء

☆☆☆

محمد عالم مختار حق

(مشہور مصحف صحیح اور فاضل، لاہور)

باسمہ بھانہ

(۱)

بہار شریعت

مکرم و محترم جناب شرف قادری صاحب مدظلہ

آپ نے صحت متین (بہار شریعت) کے سلسلے میں دو ٹوٹی وری فرمائی اس کے لئے

ہر مومیر سے بدن کا سراپا پس ہے

ان الفاظ کے ساتھ "بہار شریعت" کا ایک نسخہ آپ کی تذکر رہا ہوں۔ ع

مگر قبول اللہ ذہبہ عزہ شرف

نقشہ

محمد عالم مختار حق (مصنف)

۲۵ ستمبر ۱۹۹۵ء

☆☆☆

محترم مولانا محمد عبدالحکیم، حیدر آباد دکن

(۱)

مقاصد الاسلام

از مولانا الحافظ محمد انوار اللہ فاروقی

الضیاء الشیخ مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری صاحب دامت فیوضہ

۱۱/ محرم ۱۳۱۳ھ

محمد عبدالرحیم حیدر آباد دکن

☆☆☆

علامہ عبدالغفور انوری، رائیونڈ

(۱)

تلیفی جماعت کا صحیح رخ

بظور نذرانہ در خدمت عالیہ حضرت علامہ مولانا عبدالکیم شرف

از

محمد عبدالغفور انوری

(مصنف)

۹/ جولائی ۱۹۷۹ء

☆☆☆

مولانا محمد عبدالرحمن الحسینی

(۱)

فیوضات حسنہ

تألیف حضرت صاحبزادہ احمد حسن الحسینی

نذر الشکر جناب علامہ محمد عبدالکیم شرف قادری نقشبندی مدظلہ

ابوالانوار محمد عبدالرحمن الحسینی

شاہد والا خوشاب

کیم ریج الدول ۱۳۱۳ھ / ۱۱/ جنوری ۱۹۹۱ء

☆☆☆

مولانا محمد علی نقشبندی، سیالکوٹ

(۱)

انوار لاہیانی

تصنیف پروفیسر محمد حسین آسی مدظلہ

بخدمت اقدس حضرت فاضل علامہ مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری، جامعہ نظامیہ لاہور

منجانب

محمد علی نقشبندی

۱۹/ نومبر ۱۹۸۳ء

شہاب پورہ، سیالکوٹ شہر

☆☆☆

مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی

(ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

(۱)

مفتاح المرقاة

بدیہ خلوص بخدمت اقدس استلای الکرم

علامہ مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری دامت برکاتہم العالیہ

عبدالستار (مؤلف)

۸/ جولائی ۱۹۹۷ء

☆☆☆

مولانا منظور عالم رضوی

(مدرس جامعہ اجمل العلوم منہجی)

(۱)

تقریفات

بشرف نظر حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب

مدرس جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

۱۳/ اپریل ۱۹۹۸ء

☆☆☆

پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر

(شعبہ عربیہ جامعہ پنجاب لاہور)

(۱)

علوم العربیہ۔۔۔ اللغة النحویة النقد

برادر گرامی حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی خدمت

میں ہدیہ اخلاص و محبت

۸/ جون ۱۹۹۸ء

☆☆☆

صاحبزادہ مولانا محمد عبدالسلام

(۱)

دریکتا شرح کریم

ہدیہ عقیدت:-

مولانا عبدالحکیم صاحب شرف قادری کی خدمت میں بہت احترام کے ساتھ

از

محمد عبدالسلام

۱۰/ دسمبر ۱۳۸۸ھ

☆☆☆

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی

(تالم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

(۱)

فتاویٰ رضویہ جدیدہ (تیرہ جلدیں)

امتاز العلماء حضرت العالم علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری زید مجدد

کے ذوق مطالعہ کی نذر

۱۳/ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ

محمد عبدالقیوم غفرلہ

رضاقاویہ نشن لاہور

☆☆☆

مولانا حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی

(۱)

تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار

تحفہ عظیمہ:

حضرت مولانا جناب محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی مدظلہ العالی

حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی

۲۳/ جنوری ۱۹۹۳ء

(مرتب)

☆☆☆

علامہ محمد صدیق ہزاروی سعیدی

(بدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

(۱)

شرح معانی الآثار المعروف طحاوی شریف

عربی، اردو --- جلد اول دوم

مترجم علامہ محمد صدیق ہزاروی

بخدمت استاد العلماء شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

۲۰/ دسمبر ۱۹۹۳ء

محمد صدیق ہزاروی

(۲)

ریاض الصالحین --- امام نووی

ترجمہ مولانا محمد صدیق ہزاروی

ہدیہ خلوص:

بخدمت استاذی المکرم حضرت الطام مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

۱۵/ رجب المرجب ۱۴۰۶ھ

محمد صدیق ہزاروی

(۳)

عقائد و عبادات

ہدیہ خلوص:

بخدمت استاذ العلماء حضرت استاذی المکرم علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

۲۵/ دسمبر ۱۹۹۰ء

محمد صدیق ہزاروی

(مواہ)

(۴)

توسل کی شرعی حیثیت

ہدیہ خلوص

بخدمت حضرت استاذ العلماء علامہ شرف قادری صاحب مدظلہ

۳۰/ اپریل ۱۹۹۱ء

محمد صدیق ہزاروی

(۵)

اصول الشاشی (سوالا جوابا) اردو

ہدیہ خلوص و نیاز

بخدمت استاذی المکرم علامہ شرف قادری مدظلہ العالی

۲۲/ مارچ ۱۹۹۰ء

محمد صدیق ہزاروی

(معنف)

(۶)

فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا

ہدیہ انعام

بخدمت حضرت استاذ گرامی علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب زید و مجدد

۱۰/ جون ۱۹۹۸ء

محمد صدیق ہزاروی

(مرتب)

☆☆☆☆

محترم محمد صادق

(جنرل سیکرٹری احمد رضا لائبریری، سنگھ پورہ لاہور)

(۱)

عورت کی سربراہی کا مسئلہ
(مجموعہ مقالات)

بخدمت جناب عزت مآب حضرت علامہ مولانا

شرف العلماء سیدی محمد عبدالحکیم شرف قادری صدر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

منجانب

محمد صادق

حکیم محمد موسیٰ امرتسری
(بانی مرکزی مجلس رضالاہور دیوبند و رضا)

(۱)

ارشادات حضرت داماد بخش

ر خروار سعادت اطوار ممتاز احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے مولود کے لئے

۳/ جنوری ۱۴۰۰ھ

محمد موسیٰ اعظمی عنہ

(۲)

اکرام امام احمد رضا

از مفتی محمد برہان الحق چیمپا پوری

مرتب پروفیسر اکبر محمد مسعود احمد منٹھری

صاحبزادہ ممتاز احمد قادری سلمہ اللہ تعالیٰ کی نذر

۲۳/ جون ۱۹۸۱ء

محمد موسیٰ اعظمی عنہ

(۳)

ہزم خیر از زید

از مولانا شاہ زید ابوالحسن قادری مجددی

حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ العالی کی نذر

۵/ شعبان ۱۴۰۳ھ

محمد موسیٰ اعظمی عنہ

(۴)

احوال و آثار۔۔۔ عبد اللہ خواجہ شگہی

از محمد اقبال مجددی

پیشہ خلوص

بخدمت حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب زید مجددی

دعا گو

محمد موسیٰ امرتسری لاہور

۸/ مئی ۱۹۷۲ء

☆☆☆☆

مولانا علامہ محمد غوث تائیش قصوری

(مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

(۱)

سافر کوثر

از قمرزدانی

صاحب علم و فضل علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ کے علمی ذوق کی نذر

۹/ ستمبر ۱۹۸۹ء

تائیش قصوری

وفا کے پیکر

از الحاج نواب الدین چشتی گولڑوی

تقدیم نام حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری صاحب مدظلہ
شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۱۲/ اکتوبر ۱۹۹۷ء

تأیید تصویر

(۳)

المدنی النبوی

الاستاذ محمد زین اختر الہنگوی

الإهداء من تاليف القصورى

إلى حضرة الفاضل أخی المحترم محمد عبدالکیم شرف القادری مدظلہ

۹/ ذی القعد المبارک ۱۴۱۰ھ / ۳/ جون ۱۹۹۰ء

تأیید تصویر

(۴)

حیات محی الدین غزنوی رحمہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم نام

حضرت علامہ مولانا الحاج محمد عبدالکیم شرف قادری مدظلہ

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

منجانب

حضرت علامہ مولانا تقدس علی خاں علیہ الرحمہ

(سابق شیخ الحدیث جامعہ راشدیہ 'بیجو گوٹھ' سندھ)

"محبت محترم مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری صاحب شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ"
لاہور اہل سنت کی قابل قدر شخصیت ہیں۔ وہ اپنی ذات کو درس و تدریس، تالیف و تصنیف
کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ مولانا موصوف، مصروف، تڑپ اور ہمہ گیر شخصیت ہیں۔ متعدد
درسی کتابوں کے تراجم اور حواشی لکھ چکے ہیں۔ اور متعدد موضوعات پر ان کی تصانیف ان
کے علم و فضل کا پتہ ثبوت ہیں۔ ایک عالم متقی ہونے کے ساتھ خاموش طبع بھی ہیں۔

مولانا نے جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے، حقیقت میں اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ میری
دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ بظہیر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں صحت و سلامتی
کے ساتھ مسلک اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔"۔ ۱۵

☆

مولانا علامہ شاہ محمد عارف اللہ قادری رحمہ اللہ تعالیٰ

(سابق خلیفہ مرکزی جامع مسجد 'واہ' ٹیکسٹری)

"مجھ کو محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے جماعت اہل سنت، چکوال کا شائع کردہ
رسالہ "غایت المتعقبی" ارسال فرمایا۔ آپ جس خاموشی کے ساتھ اعلیٰ حضرت کی شخصیت
اور ان کے پاکیزہ مشن کو پیش فرما رہے ہیں، وہ لائق حمد و تحمیک ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ان دینی
خدمات کو شرف قبول عطا فرمائے۔"۔ ۲۹

☆

مولانا مفتی عبدالمنان اعظمی

(مدرسہ شمس العلوم، پوسٹ گھوسی، اعظم گڑھ)

”لاہور میں جو لوگ مجھے پسند آئے، ان میں آپ کی ذات بھی ہے۔ اپنی وضع تصانیف و سنجیدگی، علم و فضل اور کام کی وسعت و گہرائی، غرض کہ ہر لحاظ سے آپ خوب خوب تر ہیں۔“

مجھے قوی امید ہے کہ انشاء اللہ آگے چل کر آپ بھی بزرگان سلف کی یادگار بن گئے۔ مشہور شہر و دیار تو اب بھی ہیں انشاء اللہ عالم آشکار ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے علم و فضل میں برکت، عمل و جدوجہد میں اخلاص پیدا فرمائے اور اعلیٰ حضرت کا مبارک مٹن آپ حضرات کے ذریعہ ہی وسیع سے وسیع تر ہو۔“

☆

حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی

(شارح بخاری شریف، امیر مرکزی حزب الاخوان، لاہور)

”فاضل جلیل، عالم نہیں حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری زید مجدد، شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور اہل سنت و جماعت کی قابل قدر شخصیت ہیں۔ متعدد درسی کتب پر ان کے حواشی اور تراجم اور متعدد اہم موضوعات پر ان کی تصانیف ان کے علم و فضل کا منہ بولنا ثبوت ہیں۔ وہ ایک متقی عالم دین اور خاموش طبع شخصیت ہیں۔ اوریہ مبالغہ نہیں، حقیقت ہے کہ انہوں نے اپنی ذات کو درس و تدریس اور تالیف و تصنیف کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اور خلوص کے ساتھ مسلک حق اہل سنت و جماعت کی قابل قدر خدمات کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ بظہری حضور سید المرسلین صلیہ

۱۳۔ عبدالمنان اعظمی، موزنہ مکتوب از اعظم گڑھ، نظام علامہ شرف قادری، محرمہ ۱۳۸۹ھ، ص ۱۳۰۔ ۱۳۱

سلوۃ و التسليم انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ دین اسلام کی خدمت اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کی اشاعت و تبلیغ کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔“

☆

حضرت علامہ ارشد القادری

(بالی و سرپرست جامعہ نظام الدین اولیاء، دہلی)

”کل ”لحد یقتہ التدریج“ کی زیارت سے لگا ہیں شاداب ہوئیں دل سرور ہوا۔۔۔۔۔
مولانا شرف قادری کا کلمہ تقدیم اپنے ماحصرین کے لئے بھی کلمہ تقدیم ہے۔۔۔ خدا پرور،
غیب سے اس امام کا مقصدی پیدا کرنے۔۔۔ بڑا ہی پر مغز، جاندار، فکر انگیز اور معاونی
قدمہ ہے۔۔۔ زبان سے بھی عجمیت نہیں نکلتی۔۔۔ خدائے قدر آپ حضرات کو
جڑائے غیر عطا کرے اور آپ لوگوں پر نہیں وسائل کے دروازے کھول دے۔۔۔ علم و
دانش کے اعزاز و تکریم کی بڑی اچھی طرح ڈالی ہے آپ حضرات نے۔۔۔۔۔“

☆☆☆ ”الذی الذی“ منظر الوصف المثلک، فضیلتہ الشیخ حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری،
حفظہ المولای الجلیل و اہلہ

و بحکم السلام و رحمتہ و برکاتہ، ایام اقبال و اکرام مستدام!

”من عاۓنا اہل البیت“ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ ثبت انداز میں جس علمی
حسنت و شائستگی اور بلا وزن شواہد و براہین کے ساتھ آپ نے اہل سنت کے سروں سے
”البریلویہ“ کا قرض اٹار لیا ہے، اس کے لئے پوری دنیا کی مقہمت کی طرف سے آپ اور
ساتھ الشیخ حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی اور سارے رفقاء و معاونین صد ہزار
شکریہ کے مستحق ہیں۔

۲۱۔ سید محمود احمد رضوی، علامہ، تبصرہ ۱۳ اسلامی عقائد، ص ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱

آپ حضرات نے ہماری آنکھیں کھلادی کر دیں۔ ہمارے بے چین دلوں کو مسرت سے لبریز کر دیا اور ہمیں اس قابل بنادیا کہ ہم سرانجام کر چلیں اور سیدہ بان کرہت کریں۔۔۔۔۔
اس فقیر قادری کو واضح طور پر محسوس ہو رہا ہے کہ امام احمد رضا کی روح پر فتوح پر بھی انبساط کی کیفیت ظاہر ہے کہ حق کی طرف سے دفاع کا کام ان کے بعد بھی جاری ہے۔
کم المولوی النور دم العجلدی احسن الجزاء وأتم الجزاء۔

”من عقائد اہل السنۃ“ نہ صرف ”الہدویہ“ کا جواب ہے بلکہ مذہب اہل سنت کی حقیقت کے ثبوت میں ایک ایسی علمی دستاویز بھی ہے جسے فکر کے ساتھ ہم مسلک اہل سنت کی اساسی کتاب کہہ سکتے ہیں۔

مواد اور طریقہ استدلال کا اگر تفصیلی جائزہ قلم بند کیا جائے تو یہ تبصرہ ایک مستقل رسالہ کی شکل اختیار کر لے گا لیکن اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے بھی اس ہنر کا اعتراف ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ نے مسلک اہل سنت کی تائید میں غیر مقلدین و دواعیہ کے اندر فکر کی کتابوں کے اقتباسات نقل کر کے ان پر ایسی حجت قاہرہ قائم کر دی ہے کہ اب عرب و عجم میں وہ منہ دکھانے کے لائق نہیں رہے۔ ان کا محوٹ انہی کے قلم سے آپ نے فاش کر دیا۔
ان ساری دستاویزی خوبیوں کے لئے جو کتاب کے اندر موجود ہیں، آپ کی ذات بہر حال مبارک باد کی مستحق ہے کہ آپ ہی کی رکھی ہوئی بنیاد پر یہ سارا ایوان کھڑا ہوا۔
والسلام مع الاحرام۔۔۔۔۔

۲۹۲

حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی

(شیخ القرآن دارالعلوم اشرف المدارس، اوکاڑہ)

حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم شرف کی قلبی تہنیتی اور تالیفی خدمات اتنی ہیں اور اہل سنت پر ان کا اتنا احسان ہے کہ ہم سارے فی کر صرف پنجاب کے نہیں، اور صرف پاکستان کے نہیں بلکہ دنیا بھر کے اہل سنت و جماعت ان کا شکر یہ ادا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔
دین و مسلک پر جب بھی کسی بد مذہب نے حملہ کیا، اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے قلبی طور پر اس کاروبار میں فرمایا۔ اور اپنے دین و مسلک کی حفاظت فرمائی۔۔۔۔۔

۲۹۳

فقیر ملت علامہ جلال الدین امجدی

(مصنف انوار الہدیٰ و کتب کثیرہ انڈیا)

”من عقائد اہل السنۃ“ کے مطالعہ سے بہت محظوظ ہوا کہ ہر مسئلے کے اثبات میں آپ نے دلائل کے انبار لگا دیے ہیں اور اساطین امت کے علاوہ مخالفین کے بھی بہت سے حوالے پیش فرمائے ہیں۔

دو سو سے زائد کتابوں کے حوالوں سے عقائد اہل سنت کا عربی میں ایسا مستند و معتمد ایمان افروز اور وہابیت سوز مجموعہ تیار کرنا ہندوستان میں صرف آپ کا حصہ ہے۔
خدا نے عزوجل آپ کی اس محنت شامہ کو بھی قبول فرما کر اجر جزیل و جزائے عظیم سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

یہ کتاب مسلمانان اہل سنت کے ایمان کو جلا بخشنے کی اور جن وہابیوں کے دلوں پر اللہ کی مہر نہ ہوگی۔ یقیناً ”ان کو ہدایت سے سرفراز کرے گی“ بہتر ہے کہ اس کا ترجمہ بھی طبع ہو

مولیٰ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے۔ حضرت مصطفیٰ مدظلہ العالی اور حضرت مترجم کو
قائد اہل سنت کا دفاع کرنے پر بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین! ۸۰

☆

حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ

(بانی دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور)

ان (مولوی اللہ دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ) کی اولاد میں سے دو عالم دین ہیں "ان میں سے
ایک مولانا عبدالحکیم صاحب ہیں، عالموں میں جو خوبیاں ہونی چاہیں، وہ سب کی سب ان میں
جمع ہیں، تقرری بھی ہے، درد بھی ہے، تبلیغ کا جذبہ بھی ہے، پڑھانے کا شوق بھی ہے، تالیف و
تہنیف کا احساس بھی ہے اور اخلاق "کرار" پوری زرگی کا جو انداز ہے وہ خالص اور
خالص ایک ایسے شخص کا ہے جو فی الواقع نبیوں کا وارث ہوتا ہے۔ ۹۰

علامہ مفتی شریف الحق امجدی

(دارالعلوم اشرفیہ، مصباح العلوم، مبارکپور)

"آپ کی عظیم دینی خدمات اس دور میں بے مثال ہیں، جس کی وجہ سے آپ کی محبت
و عظمت فطری طور پر دلوں میں جاگزیں ہے۔ مولانا عزوجل آپ سے اسی طرح عظیم سے عظیم
تر دینی خدمات مدت العریقہ ہے۔ آمین اتم آمین! ۸۱

☆

جائے تاکہ اردو ان طبقہ بھی اس سے مستفید ہو۔ ۸۲

☆

مفتی محمد عبد القیوم قادری ہزاروی

(ناظم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ تھامیہ رضویہ لاہور)

"مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب کے قلم و بیان میں اللہ تعالیٰ مزید برکت
عطا فرمائے کہ انہوں نے عرب ممالک کے مشہور سکالر، عالم فاضل مولانا السید یوسف الہادی
باشم الرفائی کی کتاب "أدلة أهل السنة" اور "الرد المحتکم المنہج" کا اردو ترجمہ کیا
تاکہ پاک و ہند کے عوام پر ظاہر کیا جاسکے کہ تمام عالم اسلام کا مذہب وہی ہے جس کو
فاضل بریلوی امام احمد رضا نے اپنی تصنیفات میں واضح فرمایا ہے۔ اور وہی اہل سنت کا مسلک
ہے جو پورے عالم میں رائج ہے اور جس طرح اس مسلک کو شرک و بدعت کہنے والے
حضرات پاک و ہند میں مذہب موم ہیں وہ باقی عالم اسلام میں بھی مردود ہیں۔ ۸۳

☆

قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی

"حضرت صاحب الفضیلۃ والار شاد السید یوسف باشم الرفائی حفظہ اللہ
نے "أدلة أهل السنة" اور "الرد المحتکم المنہج" لکھ کر اہل سنت و جماعت کے
دفاع کا حق ادا کر دیا ہے اور حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی نے
اس کے ترجمہ کا حق ادا کر دیا ہے۔

دنائے قاہرہ کا ایک تسلسل ہے اور مذہب منہج اہل سنت و جماعت کی
حقانیت کو براہین قاطعہ سے ثابت کیا ہے۔

- ۸- شاہ احمد نورانی، مولانا علامہ، تقریر برائے اسلامی عقائد، ص ۱۱، تحریر اشوال ۱۳۴۰ھ
۹- مفتی محمد حسین نعیمی، مولانا علامہ، خطبہ برائے مجمع و علم و اندکرائی علامہ شرف صاحب ہزاروی، ص ۳۰
۱۸- ۱۹۸۹ء بمقام جامع مسجد عثمانیہ انجمن شیعہ لاہور، بحوالہ نور نور چتر سے ص ۱۱
شرف الحق امجدی، علامہ دستوب، عمرہ ۱۹۹۰ء، دارالعلوم جامعہ تھامیہ رضویہ لاہور

- ۸۲- جلال الدین امجدی، علامہ دستوب، دارالعلوم اشرفیہ، عمرہ، سہ ماہیہ، ۱۳۱۹ھ (۱۹۹۹ء)
۸۳- محمد عبد القیوم ہزاروی، مفتی ذرا سے گرائی، بیات اسلامی، مختار، از علامہ شرف قادری مطبوعہ
لاہور ۱۹۹۰ء

علامہ محمد احمد مصباحی

(الحجۃ الاسلامی، فیض العلوم، اعظم گڑھ)

”بہس خاموشی اور دل جمعی سے آپ حضرات سنجیدہ علمی کام کر رہے ہیں، وہ کے ہنگامی دور میں لائق تحقید ہے۔“

آپ حضرات کی قلمی و اشاعتی خدمات سے روحانی مسرت ہوتی ہے۔ حزن و دایاں کے ماحول میں امید و حوصلہ کی تاباک شعاعیں چمک اٹھتی ہیں۔ خصوصاً ”مرلی رسائل و کتب“ کی تصنیف و اشاعت سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ پاک و ہند کے اندر صرف جامعہ نظامیہ اس طرف متوجہ ہے۔ اور ملت و استقامت کے ساتھ عالمی پیمانہ پر اشاعت مسلک کی بے غرض اور مخصوص خدمات انجام دینے میں مصروف ہے۔۔۔ مگر آپ کا تدریسی کمال، علمی استعداد، قلبی سرمت، اشاعتی حکمت، پھر معاملت و مراسلت اور نظم و ضبط قابل ستائش اور لائق شکر رب کریم ہے۔ مولیٰ تعالیٰ جزائے فراوان اور اپنی رضا کے بلند سے نوازے۔“

۲۹۷

علامہ غلام رسول سعیدی

(شارح مسلم شریف، صاحب تفسیر ”تبیان القرآن“)

”حضرت مولانا محمد عبدالحکیم صاحب شرف کے دل میں سنت کا بے پناہ درد ہے۔ مسلک کے لئے کام کرنے کی انتھک لگن اور بھرپور جذبہ رکھتے ہیں۔ مسلک اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنے وسائل سے بڑھ کر کام کرتے ہیں۔ ان کے عزائم اور حوصلے بلند اور ان کی خدمات قابل رشک اور لائق تحقید ہیں۔“

۱۔ محمد احمد مصباحی، علامہ: مکتوب، عمرہ، ۸ ربیع الثور ۱۴۰۹ھ / ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۸ء، مام علامہ شرف قادری۔

۲۔ محمد احمد مصباحی، علامہ: مکتوب، عمرہ، ۱۵ فروری ۱۹۹۰ء، مام علامہ شرف قادری

میں شرف صاحب سے زمانہ تعلیم سے متعارف ہوں۔ جب لوری کتب خانہ کے سوا اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کا کوئی مرکز نہ تھا۔ کوئی قابل ذکر رسالہ تھا نہ مکتبہ۔ تصنیف و تالیف اور اشاعت کے کام پر مکمل جمود طاری تھا۔ اس کے خلاف انبیاء کے بے شمار رسائل، کتابیں اور پمفلٹ شائع ہو رہے تھے۔ شرف صاحب اس صورتحال پر اکثر افسوس کیا کرتے تھے۔ ان کا دل اس جمود سے مضطرب رہتا تھا اور یہ خواہش دل میں کروٹیں لیتی رہتی تھی کہ اشاعت کے ذریعہ مسلک اہل سنت کی زیادہ سے زیادہ تبلیغ کی جائے۔

پھر چند سال بعد اہل سنت میں پیداری کی ایک لہر دوڑی۔ ملک میں کئی خوبصورت علمی اور معیاری ماہناموں کا اجراء ہوا۔ مختلف شہروں میں کئی نئے مکتبے قائم ہوئے۔ اسلاف اہل سنت کی متعدد کتب زیور طباعت سے آراستہ ہوئیں اور محل کے لکھنے والوں کو بھی حوصلہ ملا اور کئی نئی کتابیں مارکیٹ میں آئیں۔ اس سلسلہ میں شرف صاحب نے بھی کئی اہم خدمات انجام دیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ شرف صاحب کے علم و عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ ان کی جملہ خدمات اور مساعی کو اپنی ہر گاہ میں مقبول اور مشکور فرمائے اور قوم کے نوجوانوں کو مسلک کی خدمت کے لئے وہی درد عطا فرمائے جس سے مولانا کا دل آہاں رہتا ہے۔ آمین یا رب العالمین، بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔“

۲۹۸

حکیم محمد موسیٰ امرتسری ثم لاہوری

(بانی مرکزی مجلس رضا لاہور، یوم رضا)

”فاضل محترم مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری زید شرف نے اپنی گراں قدر تالیف ”تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان“ میں ان علماء کرام اور صوفیاء عظام کے حالات زندگی اور

۳۔ غلام رسول سعیدی، علامہ: مقدمہ ”تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان“، مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۹ء

اس کے ترجمہ کی شدید ضرورت ہے۔

میں اس ضمن میں بہت کچھ لکھنا چاہتا ہوں، مگر افسوس کہ فراغ خاطر و سکون دل سے محروم ہوں، حضرت راجہ صاحب (راجا رشید محمود، مدیر ماہنامہ نعت لاہور) کی موجودگی کو نصیحت جان کر یہ چند سطور عالم غفلت میں لکھ دی گئی ہیں، ظاہر ہے کہ ان چند سطروں میں آپ کے لائق جواب ترجمہ کے جملہ خاصاں کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے؟ ۲۳۳

☆

حکیم سید محمود احمد برکاتی

(نیرہ حکیم سید برکات احمد نوکی رحمہ اللہ تعالیٰ)

سلام مسنون

اخونا الفضل

تحقیق الفتویٰ وصول ہوتے ہی اس کے مطالعہ کے بعد میں نے ایک مفصل عریضہ ارسال خدمت سائی کیا تھا اور ترجمہ یا کتابت و طباعت کے سلسلے میں بعض امور کی طرف توجہ دلائی تھی، افسوس کہ وہ آپ کو نہیں ملا اور نہ اب میرے ذہن میں ہے کہ کیا کیا لکھا تھا۔ اس کتاب اور اس کے ترجمے کی اشاعت تو آپ کا ایک ایسا کارنامہ ہے کہ آپ کی اب تک کی تمام خدمات پر سبقت لے گیا ہے۔ عجیب بات ہے کہ ایسی اہم کتاب نہ صرف یہ کہ اب تک شائع نہیں ہوئی، بلکہ اس کے مخطوطات بھی بہت کم دستیاب ہیں۔

نصیر بھائی (حکیم صاحب محترم) بھی خصوصاً آپ کے اس کارنامے سے بے جا طور پر غیر معمولی متاثر ہیں اور اکثر و بیشتر آنے جانے والے فضلا سے اس کا ذکر جمیل فرماتے رہے ہیں۔ مولانا شاہ عون احمد قادری (پہلواری شریف) بھی کراچی تشریف لائے تھے اور تحقیق الفتویٰ لے گئے ہیں اور بہت متاثر اور اس "فہامۃ العلماء" (علماء کی گم شدہ متاع) کی بازیابی پر ممنون ہیں۔

۲۳۳ حکیم محمد نصیر الدین ندوی، مکتوب مرحوم ۲۷ نومبر ۱۹۸۰ء، تمام علامہ شرف قادری

کمالات علمی تحریر کیے ہیں جو محقق طور پر ان بزرگان دین کے صحیح جانشین یا نام لیا ہیں۔ جن کی بدولت اس کفرستان ہند میں اسلام کی شمع روشن ہوئی۔

حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ نے یہ تذکرہ نہایت محنت اور کمال توجہ سے مرتب کیا ہے۔ انشاء اللہ اسے قبول دوام کا شرف حاصل ہو گا۔ ۱۱۰ ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:

مولانا محمد عبدالحکیم شرف مسلک رضا کے علم بردار علامہ کرام میں سے ہیں اور مرکزی مجلس رضا لاہور کے علمی سرپرستوں میں سے ہیں، ان کے لئے اور اس دور افتادہ کے لئے دعا ہے خیر فرمائیں۔ ۱۱۱

حکیم — نصیر الدین ندوی

(برادر زادہ علامہ مولانا معین الدین امیری)

شرف مجسم وجود تمام، وامت برکاتہم العالیہ

سلام مسنون و مودت مشون!

تحقیق الفتویٰ کا عدیم المثال ترجمہ جو آپ کے قلم حسین رقم کا شاہکار ہے مسلسل میرے مطالعہ میں ہے، کئی بار از ابتداء تا انتضاء دیکھ چکا ہوں، مگر ہنوز طبیعت سیر نہیں ہوئی ہے۔

فاضل خیر آبادی کی مشکل ترین عبارت کا اتنا سہل و آسان ترجمہ کہ جس کے سمجھنے میں ایک عادی کو بھی دشواری لاحق نہ ہو۔ آپ کے کمال تقسیم کی دلیل ہے، اس ترجمہ کے دیکھنے کے بعد میری دلی تمنا ہے کہ امتناع النظر کا ترجمہ بھی آپ ہی کے قلم فصاحت رقم سے پایہ تکمیل کو پہنچے، امتناع النظر اپنے موضوع پر ایک عدیم المثال کتاب ہے اور اس دور میں

۱۰ محمد موسیٰ، حکیم، نقیب، تذکرہ اکابر اہل ملت پاکستان، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء
۱۱ حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ، مکتوب تمام حضرت مولانا شبیب الدین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ، محرم ۲۰ ستمبر ۱۹۸۱ء (بحوالہ ماہنامہ اخبار اہل ملت لاہور، شمارہ جرنالی ۷۱۹۹ء، صفحہ ۹)

کراچی میں آپ کوئی ایسا اجتماع نہیں ہو رہا جس میں آپ کو دعوتِ قدوم دی گئی ہو؟
ادھر تشریف لائے ہوئے بہت عرصہ ہو گیا۔ ۳۴

خاکسار

محمود احمد برکاتی

☆

علامہ سید ریاض حسین شاہ

(ڈائریکٹر ادارہ تعلیمات اسلامیہ 'راولپنڈی')

”محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی محض عربی دان ہی نہیں واقعیت شناس بھی ہیں۔۔۔ صرف ترجمان ہی نہیں، حقیقت آگاہ بھی ہیں۔۔۔ ان کا کوئی کام بھی درد کی گہرائی سے خالی نہیں ہوتا۔۔۔ درسیات کی جاناکا مشق سے تھکا ماندہ عالمِ دین، حیرت ہوتی ہے کہ زندہ ذوق کی لذتوں سے بہرہ مند رہتا ہے۔۔۔ ”قاضی مبارک“ ”مسلم“ ”صدر“ اور ”شس بازغہ“ کی روح کش تقریروں کے جلاپے اور تراتے بھی اس کی آنکھوں سے محبت کے آنسو خشک نہیں کر سکتے۔۔۔ وہ روتا بھی ہے اور رلاتا بھی ہے۔۔۔ تڑپتا بھی ہے اور تڑپاتا بھی ہے۔۔۔ لگتا اس کا دھندہ نہیں، درد ہے۔۔۔ وہ اپنے درد کے اظہار کے لئے اس کا قائل نہیں رہتا کہ اپنا ہی گیت سنانا جائے۔۔۔ جب کہیں کوئی مٹھا نغمہ کہیں سے بھی سنائی دیتا ہے تو وہ اس کی سروں اور لہروں کو عام کرنے کا مشتاق بن جاتا ہے۔۔۔ ”من نفعات المغلود“۔۔۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی کی تصنیف نہیں لیکن پسند ضرور ہے۔۔۔ کتاب کا انتخاب بذاتِ خود مترجم کے پاکیزہ ذوق پر شاہدِ عادل ہے۔۔۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری چونکہ خود سچے میں مسند و سے کھلا اور پادلوں سے زیادہ فیاض دل رکھتے ہیں، ان کی زبان میں شیریں مزاج میں انکسار، طبیعت میں نیازِ مندی، پسند میں لطافت، سوچ میں ژرف

شکلی، اخلاق میں وسعت، اور مہمان نوازی میں عربیت ہے، اس لئے وہ اپنے ذوق کا سفر تحقیق و تصنیف میں بھی جاری رکھتے ہیں۔۔۔ ”من نفعات المغلود“ دراصل شرف بھائی کا خوبصورت خفائی آئینہ ہے۔۔۔ آئینہ، جس میں آپ محمد عبدالحکیم شرف قادری کو چہتا پھرتا دیکھ سکتے ہیں۔

البتہ ایک بات بڑی عجیب ہے، محمد عبدالحکیم شرف قادری کی تاریخی چھیڑ چھاڑ، اعتقادی بحث و کردار، نظریاتی آہنگ و تہلیب، ”من نفعات المغلود“ میں نظر نہیں آتا۔۔۔ اگر محمد عبدالحکیم شرف قادری نے اپنے رشحاتِ قلم اور نفعاتِ تحقیق کا رخ ہمہ گیر انسانی عنوانات کی طرف پھیر لیا تو امید کی جاسکتی ہے کہ وہ محققین کی اس صف میں بھی نمایاں مقام حاصل کر لیں گے۔۔۔ جس میں غزالی اور حسن بھری قائد کی حیثیت سے کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔

دعا ہے اللہ جل مجدہ، ”من نفعات المغلود“ کی خوشبو ہمیں عام فرمائے۔۔۔ اور محمد عبدالحکیم شرف قادری سے دینِ مبین کی زیادہ سے زیادہ خدمت لے۔۔۔ اور ان کی ہر سعی اور کوشش کو اپنے حبیبِ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین! بجاء سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ ۳۵

☆

علامہ بدر القادری

(ڈائریکٹر المعجہ الاسلامی، ڈین ٹیک، ہالینڈ)

”یقیناً“ آپ اہل سنت کے خزانہ عامرہ کے گوہرِ شبِ تاب ہیں۔ ملتِ اہل سنت آپ کے علمی کارناموں پر ہمیشہ فخر کرتی رہے گی۔۔۔ نہایت خاموشی سے کچھ غمولی میں بیٹھ کر علم و تحقیق کی جوگرہ کشائی آپ کرتے رہتے ہیں، یہ کمال و خوبی زورِ بازو سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

۳۵ سید ریاض حسین شاہ، علامہ، تقدیم ”زندہ جاوید خوشبو ہمیں“، مطبوعہ: دہلی، ۱۹۹۳ء

۳۴ سید محمود احمد برکاتی حکیم: مکتوبِ تحریر کردہ ۲۳ اگست ۱۹۹۰ء، علامہ شرف قادری

صرف خدا کے بخشنے کے کرم خاص سے ملتا ہے۔

اسلام دشمن مفند فرتے ہر دور میں اکابر کو نشانہ طعن بنکرا پنے تحریبی منصوبوں کو
بغ و بیغ کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور ہر زمانہ اپنی آغوش میں ایسے جیالوں کی پرورش
رہا ہے جو ان کے دام ہم رنگ زمین کو چاک چاک کرتے ہیں۔“ ۲۲۔

۶۱

مولانا مفتی محمد جان نعیمی

(دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ، طبر گراچی)

”جب سے آپ کی زیارت ہوئی، آپ کی یاد ستاتی ہے۔ آپ کے تقویٰ نیک سیرت
دست سے فقیر بے حد متاثر ہے۔“

اللہ تعالیٰ یہ صحبت دائم رکھے۔ آمین ۲۳۔

۶۲

علامہ قاضی عبداللہ انجم و انجم

(مدیر ماہنامہ ”جام عرفہ“ ہری پور ہزار)

”واللہ! کیا عمدہ کتاب لکھی ہے! عالی جناب شرف صاحب نے جیسے چاندنی کی کرنوں
سیت دیا ہو یا صبح کے جان فزا اجالے کو مجسم کر دیا ہو۔ نور و ضیاء کی اس ضخیم کا نام ہے
”عقائد اہل السنۃ“ عربی زبان کی دل پذیری و اثر انگیزی تو یوں بھی مسلم ہے مگر
مصنف کی فصاحت و بلاغت اور ان کے قلم کی روانی اور سلاست نے جو غضب
ہے اس کی صحیح کیفیت بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ یوں لگتا ہے جیسے دلائل و
دلائل کا مترجم آشار کر رہا ہو۔ اور اہل حق کے دلوں کو اپنی نصیحتی و آجنگ سے سمجھ کر
یا نقد و جرح کی جوئے خارا اشکاف بڑھ رہی ہو اور باطل کے گھروندوں کو مسمار کرتی جا

رہی ہو۔ فی الواقع اس کو جو کوئی بھی پڑھے گائبہ سلنت پکارا لگے گا۔

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوا

ایسا اچھوتا اور انمول شاہکار پیش کرنے پر اللہ تعالیٰ مصنف علامہ کو جزائے خیر اور ان کے
زور قلم کو اور زیادہ کرے۔ آمین ۲۴۔

۶۳

علامہ سید عبدالرحمن شاہ بخاری

(ریسرچ سکالر قائد اعظم لائبریری، جنج ہاؤس ناہور)

”مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری زید مجددی کی ذات گرامی علم و فضل کی دنیا میں خود
ایک استعارہ اور پہچان بن گئی ہے۔ تعلیم و تدریس، وعظ و تقریر اور تحقیق و تصنیف میں عمر
گزری۔ ایک عالم کو سیراب کیا۔ تکتہ لبوں کی پیاس بجھائی اور فکر و دانش کے گزار کھلائے۔
ترجمہ ”تخصیص المتعريف في معرفت الملقه والصفه“ ان کے بحر علمی، وسعت فہم اور وقت
نظر کا شاہکار ہے۔ اسلوب میں تحقیق، تسلسل اور تجلیم کا رنگ جھلک رہا ہے اور طرز نگارش
اختصاصی سبب سے مشتہ اور رواں ہے۔ اردو اور عربی دونوں زبانوں میں مہارت کو اس سلیقہ
سے برتا ہے کہ ترجمہ میں اصل بیان کی لطافت منعکس ہو رہی ہے۔ اس سے کتاب جہاں
تخلیق، تشریح اور تعبیر کے ساتھ لطف کا مرقع بن گئی ہے وہیں اس کی شیر و قادریت میں بھی
بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ ہر گاہ رب العزت میں استدعا ہے کہ مترجم کی اس کاوش کو شرف
قبولیت سے نوازے۔“ ۲۵۔

۲۴۔

عبداللہ انجم و انجم، قاضی، ترجمہ ”من عقائد اہل السنۃ“
مولانا عبدالرحمن بخاری، سید، تقریر، تخصیص المتعريف في معرفت الملقه والصفه

۲۵۔

پروان قادری، علامہ، مکتوب، محرمہ ۱۲۷۲ھ تا ۱۲۹۲ھ، جام علامہ شرف قادری
محمد جان نعیمی، مولانا، مکتوب، محرمہ ۱۵ نومبر ۱۹۹۶ء، جام علامہ شرف قادری

علامہ محمد فٹا تابش قصوری

(مدرس دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

"استاذ العلماء علامہ الحاج محمد عبدالکیم شرف قادری مدظلہ اہل سنت و جماعت کی ایک نامور علمی شخصیت ہیں۔ جن کی تحقیقی، فنی اور تاریخی کاوشیں مثالی ہیں۔ بڑے وسیع القلب، نہایت مخلص، مہمان نواز اور شفیق ترین انسان ہیں۔ سبیت کے تحریری غلاء کو بے لے کے لئے عرصہ سے قلمی جہاد میں مصروف قابل فخر کارنامے انجام دے رہے ہیں۔ آپ ذات کو ناگوں اوصاف حیدہ کی جامع ہے۔ تبلیغ کا ہر شعبہ آپ پر ناز کرتا ہے۔ تحریر، تقریر، فرائض میں تعمیر سیرت، کردار سازی، اخلاقی بلندی اور روحانی برتری کی طرف خصوصی توجہ دیکھتے ہیں۔ سنگین حالات، کٹھن مراحل اور دشوار گزار منازل میں صبر و استقامت، حلم و فضل کے پیکر ہمیل نظر آتے ہیں۔"

علامہ شرف قادری صاحب بہت سی تاریخی، درسی، فقہی، علمی، (عربی، فارسی، اردو) کتب کے مصنف، مترجم، معیسی اور شارح کی حیثیت سے متعارف ہیں۔ آپ کی ہر کتاب اور ہر مقالہ اہل و علم و قلم سے خراج تحسین وصول کر چکا ہے۔ آپ کی قلم حقیقت رقم سے نکلے ہوئے شاہکار بار بار دیور طباعت سے آراستہ ہو رہے ہیں۔۔۔

آپ نے اکابر کی بعض عربی، فارسی کتب کے نہایت عمدہ، آسان اور پرکشش ترجمے کیے۔ جنہیں مشاہیر اہل علم و قلم نے تراجم کی بجائے اصل تصانیف کے مترادف قرار دیے۔۔۔

۳۲۵

☆

حضرت علامہ مولانا تقدس علی خاں علیہ الرحمہ

(سابق شیخ الحدیث جامعہ راشدیہ، پیر جوگوٹھ، سندھ)

"محبت محترم مولانا عبدالکیم شرف قادری صاحب شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور اہل سنت کی قابل قدر شخصیت ہیں۔ وہ اپنی ذات کو درس و تدریس، تالیف و تصنیف کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ مولانا موصوف، مصروف ترین اور ہمہ گیر شخصیت ہیں۔ متعدد درسی کتابوں کے تراجم اور حواشی لکھ چکے ہیں۔ اور متعدد موضوعات پر ان کی تصانیف ان کے علم و فضل کا پتہ دیتے ہیں۔ ایک عالم حق بننے کے ساتھ خاموش طبع بھی ہیں۔"

مولانا نے جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے، حقیقت میں اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ میری دل دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ، بے غفل سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ مسک اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔"

☆

مولانا علامہ شاہ محمد عارف اللہ قادری رحمہ اللہ تعالیٰ

(سابق خطیب مرکزی جامع مسجد، داء، ٹیکرہ)

"مجھ کو محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے جماعت اہل سنت، پکوال کا شائع کردہ رسالہ "نایب الذہبی" ارسال فرمایا۔ آپ جس خاموشی کے ساتھ اعلیٰ حضرت کی شخصیت اور ان کے پاکیزہ مشن کو پیش فرما رہے ہیں، وہ لائق صد تحریک ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ان دینی خدمات کو شرف قبول عطا فرمائے۔"

☆

مولانا مفتی عبدالمنان اعظمی

(مدرسہ شمس العلوم، پوسٹ گھوسی، اعظم گڑھ)

”لاہور میں جو لوگ مجھے پسند آئے، ان میں آپ کی ذات بھی ہے۔ اپنی وضع قطع، سادگی و سنجیدگی، علم و فضل اور کام کی وسعت و گیرائی، غرض کہ ہر لحاظ سے آپ خوب سے خوب تر ہیں۔“

مجھے قوی امید ہے کہ انشاء اللہ آگے چل کر آپ بھی بزرگانِ سلف کی یادگار بن جائیں گے۔ مشہور شہر و دیار تو اب بھی ہیں، انشاء اللہ عالم آخکار ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے علم و فضل میں برکت، عمل و جدوجہد میں اخلاص پیدا فرمائے اور علیٰ حضرت کامبارک مشن آپ حضرات کے ذریعہ ہی وسیع سے وسیع تر ہو۔“

☆

حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی

(شارح فقاری شریف، امیر مرکزی حزب (الاحناف، لاہور)

”فاضل جلیل، عالم نبیل حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری زید مجدد، شیخ کرامت جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور اہل سنت و جماعت کی قابل قدر شخصیت ہیں۔ متعدد درسی کتب پر ان کے حواشی اور تراجم اور متعدد اہم موضوعات پر ان کی تصانیف ان کے علم و فضل کا منہ بولا ثبوت ہیں۔ وہ ایک متقی عالم دین اور خاموش طبع شخصیت ہیں۔ اور یہ مبالغہ نہیں، حقیقت ہے کہ انہوں نے اپنی ذات کو درس و تدریس اور تالیف و تصنیف کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اور غلو ص کے ساتھ حق اہل سنت و جماعت کی قابل قدر خدمات کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ بطفیل حضور سید المرسلین علیہ

۱۔ عبدالمنان اعظمی، مولانا سید محمد اعظم گڑھ، جامع علامہ شرف قادری، محرمہ ۱۴۰۸ھ، صفحہ ۱۳۰۸۔

۱۹۸۷ء

العلوۃ والتسلیم انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ دین اسلام کی خدمت اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کی اشاعت و تبلیغ کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین“

☆

حضرت علامہ ارشد القادری

(بانی و سرپرست جامعہ نظام الدین اولیاء، دہلی)

”اٹکل ”الحمد لله الذی“ کی زیارت سے نگاہیں شاداب ہوئیں، دل مسرور ہوا۔ مولانا شرف قادری کا کلید تقدیم اپنے معاصرین کے لئے بھی کلید تقدیم ہے۔ خدا پر وہ غیب سے اس امام کا ہمتی پیدا کرے۔۔۔ براہی پر مغز، چاند دار، فکر انگیز اور معلوماتی مقدمہ ہے۔۔۔ زبان سے بھی عجمیت نہیں نکلتی۔۔۔ خدائے قدیر آپ حضرات کو جزائے خیر عطا کرے اور آپ لوگوں پر غیبی وسائل کے دروازے کھول دے۔۔۔ علم و دانش کے اعزاز و تحریم کی بڑی اچھی طرح ڈالی ہے آپ حضرات نے۔۔۔“

☆ البرکۃ الذی، مظہر الوصف، الملکی، فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری، حفظہ الملکی، الجلیل و الباقی

وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہ، ایام اقبال واکرام مستدام!

”من عقائد اہل السنۃ“ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ مثبت انداز میں جس علمی سائنس و شائستگی اور پادزن شواہد و براہین کے ساتھ آپ نے اہل سنت کے سروں سے ”البریلویہ“ کا قرض اٹھا ہے، اس کے لئے پوری دنیائے مسیت کی طرف سے آپ اور ساتھ الشیخ حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی اور سارے رفقاء و معاونین صد ہزار شکر ہے۔ مستحق ہیں۔

۱۔ سید محمود احمد رضوی، علامہ، تہمید، ۱۲ اسلامی عقائد، ”مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء“
۲۔ ارشد القادری، علامہ، مکتوب از دہلی، جامع علامہ شرف قادری، محرمہ ۱۴۰۸ھ، صفحہ ۱۳۰۸۔

آپ حضرات نے ہماری آنکھیں کھنڈی کر دیں۔ ہمارے بے چین دلوں کو مسرتوں سے لبریز کر دیا اور ہمیں اس قابل بنادیا کہ ہم سرائیگر چلیں اور سینہ نان کر بات کریں۔۔۔۔۔ اس فقیر قادری کو واضح طور پر محسوس ہو رہا ہے کہ امام احمد رضا کی روح پر فوج پر بھی ایک انبساط کی کیفیت طاری ہے کہ حق کی طرف سے دفاع کا کام ان کے بعد بھی جاری ہے 'طیغوا کم الموالی انکموم الجلیل احسن الجزاء و اتم الجزاء'۔

"من عقائد اہل السنۃ" نہ صرف "البریلویہ" کا جواب ہے بلکہ مذہب اہل سنت کی حقانیت کے ثبوت میں ایک ایسی علمی دستاویز بھی ہے جسے فخر کے ساتھ ہم مسلک اہل سنت کی اس کتاب کہہ سکتے ہیں۔

مواد اور طریقہ استدلال کا اگر تفصیلی جائزہ قلم بند کیا جائے تو یہ تبصرہ ایک مستقل رسالہ کی شکل اختیار کر لے گا لیکن اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے بھی اس ہجر کا اعتراف ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ نے مسلک اہل سنت کی تائید میں غیر مقلدین و دیوانہ کے امر فکر کی کتابوں کے اقتباسات نقل کر کے ان پر ایسی حجت قابلہ قائم کر دی ہے کہ اب عرب و عجم میں وہ منہ دکھانے کے لائق نہیں رہے۔ ان کا جھوٹ انہی کے قلم سے آپ نے فاش کر دیا۔ ان ساری دستاویزی خوبیوں کے لئے جو کتاب کے اندر موجود ہیں، آپ کی ذات بہر حال مبارک پاد کی مستحق ہے کہ آپ ہی کی رکھی ہوئی بنیاد پر یہ سارا ایوان کھڑا ہوا۔ والسلام مع الاحرام۔۔۔۔۔

۲۹

حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی

(شیخ القرآن دارالعلوم اشرف المدارس اوکاڑہ)

حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم شرف کی قلبی تدریسی اور تالیفی خدمات اتنی ہیں اور اہل سنت پر ان کا اتنا احسان ہے کہ ہم سارے مل کر صرف پنجاب کے ضمیمے اور صرف پاکستان کے ضمیمے بلکہ دنیا بھر کے اہل سنت و جماعت ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ دین و مسلک پر جب بھی کسی بد مذہب نے حملہ کیا، اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے قلبی طور پر اس کار و بیغ فرمایا۔ اور اپنے دین و مسلک کی حفاظت فرمائی۔۔۔۔۔

۳۰

فقیر ملت علامہ جلال الدین امجدی

(مصحف انوار الحديث و کتب کثیرہ انڈیا)

"من عقائد اہل السنۃ" کے مطالعہ سے بہت محظوظ ہوا کہ ہر مسئلے کے اثبات میں آپ نے دلائل کے اہار لگا دیے ہیں اور اساطین امت کے علاوہ مخالفین کے بھی بہت سے حوالے پیش فرمائے ہیں۔

دو سو سے زائد کتابوں کے حوالوں سے عقائد اہل سنت کا عربی میں ایسا مستند و معتقد ایمان افروز اور وہایت سوز مجموعہ تیار کرنا ہندوستان میں صرف آپ کا حصہ ہے۔ خدائے عزوجل آپ کی اس محنت شاقہ کو بھی قبول فرما کر اجر بڑیل و جزائے جلیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

یہ کتاب مسلمانان اہل سنت کے ایمان کو جلا بخشنے کی اور جن وہابیوں کے دلوں پر اللہ کی مہر نہ ہوگی۔ یقیناً ان کو ہدایت سے سرفراز کرے گی، بہتر ہے کہ اس کا ترجمہ بھی طبع ہو

پائے، مگر اردو ان طبقہ بھی اس سے مستفید ہو۔" ۱۲۱

☆

مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی

(ناظم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

"مولانا محمد عبدالکلیم شرف قادری صاحب کے قلم و بیان میں اللہ تعالیٰ مزید برکت عطا فرمائے کہ انہوں نے عرب ممالک کے مشہور سکالر، عالم فاضل مولانا السید یوسف السید شمس الرقاعی کی کتاب "ادلة اهل السنة" اور "الرد المحتکم الممنوع" کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ پاکستان کے عوام سب پر ظاہر کیا جائے کہ تمام عالم اسلام کا مذہب وہی ہے جس کو اصل بریلوی امام احمد رضا نے اپنی تصنیفات میں واضح فرمایا ہے۔ اور وہی اہل سنت کا مسلک ہے جو پورے عالم اسلام میں رائج ہے اور جس طرح اس مسلک کو شرک و بدعت کہنے والے فرقات پاک و ہند میں مذموم ہیں وہ باقی عالم اسلام میں بھی مردود ہیں۔" ۱۲۲

☆

قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی

"حضرت صاحب الفضیلة والارشاد السید یوسف السید شمس الرقاعی حفظہ اللہ "ادلة اهل السنة" اور "الرد المحتکم الممنوع" لکھ کر اہل سنت و جماعت کے حق کا حق ادا کر دیا ہے اور حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکلیم شرف قادری مدظلہ العالی نے اس کے ترجمہ کا حق ادا کر دیا ہے۔

دلائل قاطعہ کا ایک تسلسل ہے اور مذہب مہدی اہل سنت و جماعت کی

حجت کو براہین قاطعہ سے ثابت کیا ہے۔

جلال الدین امجدی، علامہ، کتاب "جامع احادیث شرف قادری"، عمرہ، ستمبر ۱۳۹۶ھ (۱۹۷۶ء)
محمد عبدالکلیم ہزاروی، مفتی، "ارائے گرامی بیت اسلامی عقائد"، از علامہ شرف قادری، لاہور، ۱۳۹۶ھ

مولیٰ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے۔ حضرت مصنف مدظلہ العالی اور حضرت مترجم کو

عقائد اہل سنت کا دفاع کرنے پر بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین! ۱۲۳

☆

حضرت مولانا مفتی محمد حسین نجیب رحمہ اللہ تعالیٰ

(بانی دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور)

ان (مولوی اللہ دتار محمد اللہ تعالیٰ) کی اولاد میں سے دو عالم دین ہیں ان میں سے ایک مولانا عبدالکلیم صاحب ہیں، عالموں میں دو خوبیاں ہوتی چاہیں، وہ سب کی سب ان میں جمع ہیں، تقویٰ بھی ہے، دور بھی ہے، تبلیغ کا جذبہ بھی ہے، پڑھانے کا شوق بھی ہے، تالیف و تصنیف کا احساس بھی ہے اور اخلاق، کردار، پوری زندگی کا جو انداز ہے وہ خالص اور خالص ایک ایسے شخص کا ہے جو فی الواقع نبیوں کا وارث ہوتا ہے۔" ۱۲۴

علامہ مفتی شریف الحق امجدی

(دارالعلوم اشرفیہ، مصلح العلوم، مہارکپور)

"آپ کی عظیم دینی خدمات اس دور میں بے مثال ہیں، جس کی وجہ سے آپ کی محبت و عظمت فطری طور پر دلوں میں چمک رہی ہے۔ مولانا عزوجل آپ سے اسی طرح عظیم سے عظیم ترویجی خدمات مدت العر لیتا رہے۔ آمین! ثم آمین! ۱۲۵

☆

۱۲۰۔ شاہ احمد نورانی، مولانا علامہ، "تقریرات اسلامی عقائد"، ص ۱۱، آخر ۱۱ اشوال ۱۳۷۰ھ
۱۲۱۔ مفتی محمد حسین نجیب، مولانا علامہ، "خطاب بر موعظہ عظیمہ و اند گرامی علامہ شرف صاحب تاریخ ۱۳۷۰ھ
۱۲۲۔ نظام جامع مسجد، علامہ، "ارشاد اللہ لاہور"، ۱۳۷۰ھ، نور چتر سے ص ۱۱
۱۲۳۔ شریف الحق امجدی، علامہ، "توق پ عمرہ"، ۱۳۷۰ھ، نظام عقائد، محمد عبدالکلیم شرف قادری

علامہ محمد احمد مصباحی

(المجمع الاسلامی، فیض العلوم، عظیم گڑھ)

”جس خاموشی اور دل جمبی سے آپ حضرات سنجیدہ علمی کام کر رہے ہیں وہ آئی کے ہنگامی دور میں لائق تقلید ہے۔“ ۱۷

آپ حضرات کی قلمی و اشاعتی خدمات سے روحانی مسرت ہوتی ہے۔ حزن و یاس کے ماحول میں امید و حوصلہ کی تاباک شعاعیں چمک اٹھتی ہیں۔ خصوصاً عربی رسائل و کتب کی تصنیف و اشاعت سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ پاک و ہند کے اندر صرف جامعہ نظامیہ اس طرف متوجہ ہے۔ اور امت و استقامت کے ساتھ عالمی پیمانہ پر اشاعت مسلک کی بے غرض اور مخلصانہ خدمات انجام دینے میں مصروف ہے۔۔۔ مگر آپ کا تدریسی کمال، علمی استعداد، قلمی سرعت، اشاعتی حکمت، پھر معاملات و مراسلت اور نظم و ضبط قابل ستائش اور لائق شکر رب کریم ہے۔ مولیٰ تعالیٰ جزائے فراوان اور اپنی رضا سے نوازے۔“ ۱۸

☆

علامہ غلام رسول سعیدی

(شارح مسلم شریف، صاحب تفسیر ”تبیان القرآن“)

”حضرت مولانا محمد عبدالحکیم صاحب شرف کے دل میں منیت کا بے پناہ درو ہے۔ مسلک کے لئے کام کرنے کی انتھک لگن اور بجز پور جذبہ رکھتے ہیں۔ مسلک اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنے وسائل سے بڑھ کر کام کرتے ہیں۔ ان کے عزم اور حوصلے بلند اور ان کی خدمات قابل رشک اور لائق تقلید ہیں۔“

۱۶۔ محمد احمد مصباحی، علامہ، مکتوب، عمرہ ۸، رجب الثور ۱۳۹۹ھ، ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۸ء، جامعہ علامہ شرف قادری۔

۱۷۔ محمد احمد مصباحی، علامہ، مکتوب، عمرہ ۱۵، قادری ۱۹۹۰ء، جامعہ علامہ شرف قادری۔

میں شرف صاحب سے زمانہ تعلیم سے متعارف ہوں۔ جب لاہوری کتب خانہ کے سوا اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کا کوئی مرکز نہ تھا۔ کوئی قابل ذکر رسالہ تھا نہ مکتبہ۔ تصنیف و تالیف اور اشاعت کے کام پر مکمل جمود طاری تھا۔ اس کے خلاف اغیار کے بے شمار رسائل، کتابیں اور پمفلٹ شائع ہو رہے تھے۔ شرف صاحب اس صورتحال پر اکثر افسوس کیا کرتے تھے۔ ان کا دل اس جمود سے مضطرب رہتا تھا اور یہ خواہش دل میں کروٹیں لیتی رہتی تھی کہ اشاعت کے ذریعہ مسلک اہل سنت کی زیادہ سے زیادہ تبلیغ کی جائے۔

پھر چند سال بعد اہل سنت میں بیداری کی ایک لہر دوڑی۔ ملک میں کئی خوبصورت علمی اور معیاری ماہناموں کا جرم ہوا۔ مختلف شہروں میں کئی نئے مکتبے قائم ہوئے۔ اسلاف اہل سنت کی متعدد کتب زیور طباعت سے آراستہ ہوئیں اور حال کے لکھنے والوں کو بھی حوصلہ ملا اور کئی نئی کتابیں مارکیٹ میں آئیں۔ اس سلسلہ میں شرف صاحب نے بھی کئی اہم خدمات انجام دیں۔

اخیر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ شرف صاحب کے علم و عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ ان کی جملہ خدمات اور مساعی کو اپنی بارگاہ میں مقبول اور مشکور فرمائے اور قوم کے نوجوانوں کو مسلک کی خدمت کے لئے وہی درد عطا فرمائے جس سے مولانا کا دل آباد رہتا ہے۔ آمین! یا رب العالمین، بجاہد المرسلین، صلی اللہ علیہ وسلم۔“ ۱۹

☆

حکیم محمد موسیٰ امرتسری شملہ لاہوری

(بانی مرکزی مجلس رضا لاہور، یوم رضا)

”فاضل محترم مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری زید شرف نے اپنی گراں قدر تالیف ”تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان“ میں ان علماء کرام اور صوفیاء عظام کے حالات زندگی اور

۲۷۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، ”تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان“، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء۔

کلمات علمی تحریر کیے ہیں جو محقق طور پر ان بزرگان دین کے صحیح جانشین و نام یوں ہیں۔ جن کی بدولت اس کفرستان ہند میں اسلام کی شمع روشن ہوئی۔

حضرت مولانا عبدالعظیم شرف قادری صاحب مدظلہ سب سے تذکرہ نہایت محنت اور کمال توجہ سے مرتب کیا ہے۔ انشاء اللہ اسے قبولِ رواء کا شرف حاصل ہو گا۔^{۱۰}
ایک کتاب میں تحریر فرمایا:

مولانا محمد عبدالعظیم شرف مسلک رضا کے علم بردار علماء کرام میں سے ہیں اور مرکزی مجلس رضا لاہور کے علمی سرپرستوں میں سے ہیں ان کے لئے اور اس دور افتادہ کے لئے دعائے خیر فرمائیں۔^{۱۱}

حکیم — نصیر الدین ندوی

(برادر زادہ علامہ الہند مولانا محسن الدین امیری)

شرف مجسم وجود قائم و اامت برکاتہم العالیہ
سلام مسنون و مودت مشقون!

تحقیق الفتوی کا عظیم الشان ترجمہ جو آپ کے قلم حسین رقم کا شاہکار ہے مسلسل سیرے مطالعہ میں ہے، نئی بار از ابتداء تا اختتام دیکھ چکا ہوں، مگر ہنوز طبیعت سیر نہیں ہوئی ہے۔

فاضل خیر آبادی کی مشکل ترین عبارت کا اجماع سہل و آسان ترجمہ کہ جس کے سمجھنے میں ایک عاقل کو بھی دشواری لاحق نہ ہو۔ آپ کے کمال تعلیم کی دلیل ہے، اس ترجمہ کے دیکھنے کے بعد میری دلی تمنا ہے کہ اختصار النظم کا ترجمہ بھی آپ ہی کے قلم فصاحت رقم سے پایہ تکمیل کو پہنچے، اختصار النظم اپنے موضوع پر ایک عظیم الشان کتاب ہے اور اس دور میں

۱۰۔ محمد موسیٰ، حکیم، تقریب ”تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان“ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۱۱۔ حکیم محمد موسیٰ، امرتسری مدظلہ، کتاب تمام حضرت مولانا شبیب الدین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر ۲۰ ستمبر ۱۹۸۸ء (تحریر ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ نمبر ۱۱۹۷ء ۱۹۸۷ء ص ۹)

اس کے ترجمہ کی شدید ضرورت ہے۔

میں اس ضمن میں بہت کچھ لکھنا چاہتا ہوں، مگر افسوس کہ فراغ خاطر و سکون دل سے محروم ہوں، حضرت راجہ صاحب (راجا رشید محمود، مدیر ماہنامہ نعت لاہور) کی موجودگی کو غنیمت جان کر یہ چند سطور عالمِ بکلت میں لکھ دی گئی ہیں، ظاہر ہے کہ ان چند سطروں میں آپ کے لایواب ترجمہ کے جملہ محاسن کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے؟

☆

حکیم سید محمود احمد برکاتی

(میرہ حکیم سید برکات احمد ٹوکی رحمہ اللہ تعالیٰ)

سلام مسنون

اخوان الفضل

تحقیق الفتوی وصول ہوتے ہی اس کے مطالعہ کے بعد میں نے ایک مفصل عریضہ ارسال خدمت سہی کیا تھا اور ترجمے یا کتابت و طباعت کے سلسلے میں بعض امور کی طرف توجہ دلائی تھی، افسوس کہ وہ آپ کو نہیں ملا اور نہ اب میرے ذہن میں ہے کہ کیا کیا لکھا تھا۔ اس کتاب اور اس کے ترجمے کی اشاعت تو آپ کا ایک ایسا کارنامہ ہے کہ آپ کی اب تک کی تمام خدمات پر سہقت لے گیا ہے۔ عجیب بات ہے کہ ایسی اہم کتاب نہ صرف یہ کہ اب تک شائع نہیں ہوئی، بلکہ اس کے مخطوطات بھی بہت کم دستیاب ہیں۔

نصیر بھائی (حکیم صاحب محترم) بھی خصوصاً ”آپ کے اس کارنامے سے بجا طور پر غیر معمولی متاثر ہیں اور اکثر و بیشتر آنے جانے والے فضلا سے اس کا ذکر پھیل فرماتے رہے ہیں۔ مولانا شاہ عون احمد قادری (پھلواڑی شریف) بھی کراچی تشریف لائے تھے اور تحقیق الفتوی لے گئے ہیں اور بہت متاثر اور اس ”ضالۃ العلماء“ (علماء کی گم شدہ ستار) کی بازیابی پر ممنون ہیں۔

کراچی میں اب کوئی ایسا اجتماع نہیں ہو رہا جس میں آپ کو دعوتِ قدوم دی گئی ہو؟
ادھر تشریف لائے ہوئے بہت عرصہ ہو گیا۔ ۲۳۔

خاکسار

محمد احمد برکاتی

☆

علامہ سید ریاض حسین شاہ

(ڈائریکٹر ادارہ تعلیمات اسلامیہ، راولپنڈی)

”محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی محض عربی دان ہی نہیں واقعیت شناس بھی ہیں۔۔۔ صرف ترجمان ہی نہیں، حقیقت آگاہ بھی ہیں۔۔۔ ان کا کوئی کام بھی درد کی گہرائی سے خالی نہیں ہوتا۔۔۔ درسیات کی جانگاہ، مشق سے تھکا ماندہ عالم دین، حیرت ہوتی ہے کہ زندہ ذوق کی لذتوں سے بہرہ مند رہتا ہے۔۔۔ ”قاضی مبارک“ ”مسلم“ ”صدر“ اور ”مجلس باغ“ کی روح کش تقریروں کے جلاپے اور تڑاٹے بھی اس کی آنکھوں سے محبت کے ”نمبو خشک نہیں کر سکتے۔۔۔ وہ رونا بھی ہے اور رننا بھی ہے۔۔۔ تڑپا بھی ہے اور تڑپانا بھی ہے۔۔۔ لکھنا اس کا دھندہ نہیں، درد ہے۔۔۔ وہ اپنے درد کے اظہار کے لئے اس کا قائل نہیں رہتا کہ اپنا ہی گیت سنانا جائے۔۔۔ جب کہیں کوئی بیخداغہ کہیں سے بھی سٹائی دیتا ہے تو وہ اس کی سروں اور لمبوں کو عام کرنے کا مشتاق بن جاتا ہے۔۔۔ ”من نفعات الخلود“۔۔۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی کی تعریف نہیں لیکن پسند ضرور ہے۔۔۔ کتاب کا انتخاب بذات خود مترجم کے پاکیزہ ذوق پر شاہد عائدی ہے۔۔۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری چونکہ خود سینے میں سمندر سے کھلا اور بادلوں سے زیادہ فیاض دل رکھتے ہیں، ان کی زبان میں شیریں، مزاج میں انکسار، طبیعت میں نیاز، مندی، پسند میں لطافت، سوچ میں ژرف

نگاہی، اخلاق میں وسعت، اور مہمان نوازی میں عزیت ہے، اس لئے وہ اپنے ذوق کا سفر حقیق و تصنیف میں بھی جاری رکھتے ہیں۔۔۔ ”من نفعات الخلود“ دراصل شرف برکاتی کا خوبصورت صفائی آئینہ ہے۔۔۔ آئینہ جس میں آپ محمد عبدالحکیم شرف قادری کو چٹا چہرہ دیکھ سکتے ہیں۔

البتہ ایک بات بڑی عجیب ہے، محمد عبدالحکیم شرف قادری کی تاریخی پیمبر چھانڈا، اعتقادی بحث و کرید، نظریاتی آہنگ و تہلک، ”من نفعات الخلود“ میں نظر نہیں آتا۔۔۔ اگر محمد عبدالحکیم شرف قادری نے اپنے رشحاتِ قلم اور نفعاتِ تحقیق کا رخ ہمہ گیر انسانی عنوانات کی طرف پھیر لیا تو امید کی جاسکتی ہے کہ وہ محققین کی اس صف میں بھی نمایاں مقام حاصل کر لیں گے۔۔۔ جس میں غزالی اور حسن بصری کا تذکرہ کی حیثیت سے کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔

رباعی اللہ جل مجدہ ”من نفعات الخلود“ کی خوشبوئیں عام فرمائے۔۔۔ اور محمد عبدالحکیم شرف قادری سے دین مبین کی زیادہ سے زیادہ خدمت لے۔۔۔ اور ان کی ہر سعی اور کوشش کو اپنے حبیبِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین! بجاہ
سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ ۲۵۔

☆

علامہ بدر القادری

(ڈائریکٹر المعجم الاسلامی، ذین بیگ، بالینڈ)

”یقیناً“ آپ اہل سنت کے خزانہ عامرہ کے گوہرِ شبِ بک ہیں۔ ملت اہل سنت آپ کے علمی کارناموں پر ہمیشہ فخر کرتی رہے گی۔۔۔ نہایت خاموشی سے سچ خوں میں پیچ کر ظلم و حقیقت کی جو گرہ کشائی آپ کرتے رہتے ہیں، یہ کمال و خوبی زورِ بازو سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

بلکہ صرف خدا سے بخشنے کے کرم خاص سے ملتا ہے۔

اسلام دشمن مفید فرستے ہر دور میں اکابر کو نشانہ طعن بنا کر اپنے تخریبی منصوبوں کو فروغ دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور ہر زمانہ اپنی آغوش میں ایسے جیالوں کی پرورش کرتا رہا ہے جو ان کے دام ہم رنگ زمین کو چاک چاک کرتے ہیں۔ ۳۳۔

☆

مولانا مفتی محمد جان نعیمی

(دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ، طبر ٹکرائی)

”جب سے آپ کی زیارت ہوئی آپ کی یاد سنائی ہے۔ آپ کے تقویٰ، نیک سیرت و صورت سے فقیر نے جد متاثر ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ صحبت دائم رکھے۔ آمین ۳۴۔

☆

علامہ قاضی عبدالکلام وائیم

(مدیر ماہنامہ ”جام عرفان“ ہری پور ہزار)

”واللہ! کیا عمدہ کتاب لکھی ہے، عالی جناب شرف صاحب نے۔ جیسے چاندنی کی کرنوں کو سمیٹ دیا ہو یا صبح کے جان فزا اجالے کو جسم کر دیا ہو۔ نور و ضیاء کی اس تحسیم کا نام ہے ”من عقائد اہل السنۃ“ عربی زبان کی دل پذیر و اثر انگیزی تو یوں بھی مسلم ہے مگر فاضل مصنف کی فصاحت و بلاغت اور ان کے قلم کی روانی اور اور سلاست نے جو غضب ڈھایا ہے اس کی صحیح کیفیت بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ یوں لگتا ہے جیسے دلائل و براہین کا مترجم آبشار گر رہا ہو۔ اور اہل حق کے دلوں کو اپنی ذہنی و آہنگ سے مسحور کر رہا ہو۔ یافتہ و جرح کی جوئے ظار اشکاف رہ رہی ہو اور باطل کے گمراہوں کو مہمہمہ کرتی جا

رہی ہو۔ فی الواقع اس کو جو کوئی بھی پڑھے گا بے سلفیہ پکاراٹھے گا۔

چاء الحق وزهق الباطل إن الباطل کان زهوقا

ایسا اچھوتا اور احمول شاہکار پیش کرنے پر اللہ تعالیٰ مصنف علامہ کو جزائے خیر اور ان کے زور قلم کو اور زیادہ کرے۔ آمین ۳۵۔

☆

علامہ سید عبدالرحمن شاہ بخاری

(ریسرچ سکالر قائد اعظم لائبریری، جناح پارک، لاہور)

”مولانا محمد عبدالکلام شرف قادری زید مجدہ کی ذات گرامی نعم و فضل کی دنیا میں خود ایک استعارہ اور پہچان بن گئی ہے۔ تعلیم و تدریس، وعظ و تقریر اور تحقیق و تصنیف میں عمر گزری۔ ایک عالم کو سیراب کیا۔ تشبیہوں کی پیاس بجھائی اور فکر و دانش کے گزار کھلائے۔ ترجمہ ”تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف“ ان کے ”بحر علمی“ وسعت فہم اور دقت نظر کا شاہکار ہے۔ اسلوب میں تحقیق، تسلسل اور تکمیل کا رنگ جھلک رہا ہے اور طرز نگارش انتہائی سہل و سادہ اور رواں ہے۔ اردو اور عربی دونوں زبانوں میں مہارت کو اس سلیقہ سے برتا ہے کہ ترجمہ میں اصل بیان کی لطافت منعکس ہو رہی ہے۔ اس سے کتاب جہاں تخلیق، تشریح اور تعبیر کے ساتھ لطف کا موقع بن گئی ہے وہیں اس کی تاثیر و افادیت میں بھی بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ بارگاہ رب العزت میں امتدعا ہے کہ مترجم کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے۔ ۳۶۔

۳۵۔ عبدالکلام وائیم، ”من عقائد اہل السنۃ“
۳۶۔ مولانا عبدالرحمن بخاری، ”سید ترقی“، ”تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف“

۳۳۔ بدر القادری، ”علامہ بکتاب محمدؐ کے بارے میں ۱۹۹۲ء تا ۱۹۹۳ء تا ۱۹۹۴ء تا ۱۹۹۵ء تا ۱۹۹۶ء تا ۱۹۹۷ء تا ۱۹۹۸ء تا ۱۹۹۹ء تا ۲۰۰۰ء تا ۲۰۰۱ء تا ۲۰۰۲ء تا ۲۰۰۳ء تا ۲۰۰۴ء تا ۲۰۰۵ء تا ۲۰۰۶ء تا ۲۰۰۷ء تا ۲۰۰۸ء تا ۲۰۰۹ء تا ۲۰۱۰ء تا ۲۰۱۱ء تا ۲۰۱۲ء تا ۲۰۱۳ء تا ۲۰۱۴ء تا ۲۰۱۵ء تا ۲۰۱۶ء تا ۲۰۱۷ء تا ۲۰۱۸ء تا ۲۰۱۹ء تا ۲۰۲۰ء تا ۲۰۲۱ء تا ۲۰۲۲ء تا ۲۰۲۳ء تا ۲۰۲۴ء تا ۲۰۲۵ء تا ۲۰۲۶ء تا ۲۰۲۷ء تا ۲۰۲۸ء تا ۲۰۲۹ء تا ۲۰۳۰ء تا ۲۰۳۱ء تا ۲۰۳۲ء تا ۲۰۳۳ء تا ۲۰۳۴ء تا ۲۰۳۵ء تا ۲۰۳۶ء تا ۲۰۳۷ء تا ۲۰۳۸ء تا ۲۰۳۹ء تا ۲۰۴۰ء تا ۲۰۴۱ء تا ۲۰۴۲ء تا ۲۰۴۳ء تا ۲۰۴۴ء تا ۲۰۴۵ء تا ۲۰۴۶ء تا ۲۰۴۷ء تا ۲۰۴۸ء تا ۲۰۴۹ء تا ۲۰۵۰ء تا ۲۰۵۱ء تا ۲۰۵۲ء تا ۲۰۵۳ء تا ۲۰۵۴ء تا ۲۰۵۵ء تا ۲۰۵۶ء تا ۲۰۵۷ء تا ۲۰۵۸ء تا ۲۰۵۹ء تا ۲۰۶۰ء تا ۲۰۶۱ء تا ۲۰۶۲ء تا ۲۰۶۳ء تا ۲۰۶۴ء تا ۲۰۶۵ء تا ۲۰۶۶ء تا ۲۰۶۷ء تا ۲۰۶۸ء تا ۲۰۶۹ء تا ۲۰۷۰ء تا ۲۰۷۱ء تا ۲۰۷۲ء تا ۲۰۷۳ء تا ۲۰۷۴ء تا ۲۰۷۵ء تا ۲۰۷۶ء تا ۲۰۷۷ء تا ۲۰۷۸ء تا ۲۰۷۹ء تا ۲۰۸۰ء تا ۲۰۸۱ء تا ۲۰۸۲ء تا ۲۰۸۳ء تا ۲۰۸۴ء تا ۲۰۸۵ء تا ۲۰۸۶ء تا ۲۰۸۷ء تا ۲۰۸۸ء تا ۲۰۸۹ء تا ۲۰۹۰ء تا ۲۰۹۱ء تا ۲۰۹۲ء تا ۲۰۹۳ء تا ۲۰۹۴ء تا ۲۰۹۵ء تا ۲۰۹۶ء تا ۲۰۹۷ء تا ۲۰۹۸ء تا ۲۰۹۹ء تا ۲۱۰۰ء تا ۲۱۰۱ء تا ۲۱۰۲ء تا ۲۱۰۳ء تا ۲۱۰۴ء تا ۲۱۰۵ء تا ۲۱۰۶ء تا ۲۱۰۷ء تا ۲۱۰۸ء تا ۲۱۰۹ء تا ۲۱۱۰ء تا ۲۱۱۱ء تا ۲۱۱۲ء تا ۲۱۱۳ء تا ۲۱۱۴ء تا ۲۱۱۵ء تا ۲۱۱۶ء تا ۲۱۱۷ء تا ۲۱۱۸ء تا ۲۱۱۹ء تا ۲۱۲۰ء تا ۲۱۲۱ء تا ۲۱۲۲ء تا ۲۱۲۳ء تا ۲۱۲۴ء تا ۲۱۲۵ء تا ۲۱۲۶ء تا ۲۱۲۷ء تا ۲۱۲۸ء تا ۲۱۲۹ء تا ۲۱۳۰ء تا ۲۱۳۱ء تا ۲۱۳۲ء تا ۲۱۳۳ء تا ۲۱۳۴ء تا ۲۱۳۵ء تا ۲۱۳۶ء تا ۲۱۳۷ء تا ۲۱۳۸ء تا ۲۱۳۹ء تا ۲۱۴۰ء تا ۲۱۴۱ء تا ۲۱۴۲ء تا ۲۱۴۳ء تا ۲۱۴۴ء تا ۲۱۴۵ء تا ۲۱۴۶ء تا ۲۱۴۷ء تا ۲۱۴۸ء تا ۲۱۴۹ء تا ۲۱۵۰ء تا ۲۱۵۱ء تا ۲۱۵۲ء تا ۲۱۵۳ء تا ۲۱۵۴ء تا ۲۱۵۵ء تا ۲۱۵۶ء تا ۲۱۵۷ء تا ۲۱۵۸ء تا ۲۱۵۹ء تا ۲۱۶۰ء تا ۲۱۶۱ء تا ۲۱۶۲ء تا ۲۱۶۳ء تا ۲۱۶۴ء تا ۲۱۶۵ء تا ۲۱۶۶ء تا ۲۱۶۷ء تا ۲۱۶۸ء تا ۲۱۶۹ء تا ۲۱۷۰ء تا ۲۱۷۱ء تا ۲۱۷۲ء تا ۲۱۷۳ء تا ۲۱۷۴ء تا ۲۱۷۵ء تا ۲۱۷۶ء تا ۲۱۷۷ء تا ۲۱۷۸ء تا ۲۱۷۹ء تا ۲۱۸۰ء تا ۲۱۸۱ء تا ۲۱۸۲ء تا ۲۱۸۳ء تا ۲۱۸۴ء تا ۲۱۸۵ء تا ۲۱۸۶ء تا ۲۱۸۷ء تا ۲۱۸۸ء تا ۲۱۸۹ء تا ۲۱۹۰ء تا ۲۱۹۱ء تا ۲۱۹۲ء تا ۲۱۹۳ء تا ۲۱۹۴ء تا ۲۱۹۵ء تا ۲۱۹۶ء تا ۲۱۹۷ء تا ۲۱۹۸ء تا ۲۱۹۹ء تا ۲۲۰۰ء تا ۲۲۰۱ء تا ۲۲۰۲ء تا ۲۲۰۳ء تا ۲۲۰۴ء تا ۲۲۰۵ء تا ۲۲۰۶ء تا ۲۲۰۷ء تا ۲۲۰۸ء تا ۲۲۰۹ء تا ۲۲۱۰ء تا ۲۲۱۱ء تا ۲۲۱۲ء تا ۲۲۱۳ء تا ۲۲۱۴ء تا ۲۲۱۵ء تا ۲۲۱۶ء تا ۲۲۱۷ء تا ۲۲۱۸ء تا ۲۲۱۹ء تا ۲۲۲۰ء تا ۲۲۲۱ء تا ۲۲۲۲ء تا ۲۲۲۳ء تا ۲۲۲۴ء تا ۲۲۲۵ء تا ۲۲۲۶ء تا ۲۲۲۷ء تا ۲۲۲۸ء تا ۲۲۲۹ء تا ۲۲۳۰ء تا ۲۲۳۱ء تا ۲۲۳۲ء تا ۲۲۳۳ء تا ۲۲۳۴ء تا ۲۲۳۵ء تا ۲۲۳۶ء تا ۲۲۳۷ء تا ۲۲۳۸ء تا ۲۲۳۹ء تا ۲۲۴۰ء تا ۲۲۴۱ء تا ۲۲۴۲ء تا ۲۲۴۳ء تا ۲۲۴۴ء تا ۲۲۴۵ء تا ۲۲۴۶ء تا ۲۲۴۷ء تا ۲۲۴۸ء تا ۲۲۴۹ء تا ۲۲۵۰ء تا ۲۲۵۱ء تا ۲۲۵۲ء تا ۲۲۵۳ء تا ۲۲۵۴ء تا ۲۲۵۵ء تا ۲۲۵۶ء تا ۲۲۵۷ء تا ۲۲۵۸ء تا ۲۲۵۹ء تا ۲۲۶۰ء تا ۲۲۶۱ء تا ۲۲۶۲ء تا ۲۲۶۳ء تا ۲۲۶۴ء تا ۲۲۶۵ء تا ۲۲۶۶ء تا ۲۲۶۷ء تا ۲۲۶۸ء تا ۲۲۶۹ء تا ۲۲۷۰ء تا ۲۲۷۱ء تا ۲۲۷۲ء تا ۲۲۷۳ء تا ۲۲۷۴ء تا ۲۲۷۵ء تا ۲۲۷۶ء تا ۲۲۷۷ء تا ۲۲۷۸ء تا ۲۲۷۹ء تا ۲۲۸۰ء تا ۲۲۸۱ء تا ۲۲۸۲ء تا ۲۲۸۳ء تا ۲۲۸۴ء تا ۲۲۸۵ء تا ۲۲۸۶ء تا ۲۲۸۷ء تا ۲۲۸۸ء تا ۲۲۸۹ء تا ۲۲۹۰ء تا ۲۲۹۱ء تا ۲۲۹۲ء تا ۲۲۹۳ء تا ۲۲۹۴ء تا ۲۲۹۵ء تا ۲۲۹۶ء تا ۲۲۹۷ء تا ۲۲۹۸ء تا ۲۲۹۹ء تا ۲۳۰۰ء تا ۲۳۰۱ء تا ۲۳۰۲ء تا ۲۳۰۳ء تا ۲۳۰۴ء تا ۲۳۰۵ء تا ۲۳۰۶ء تا ۲۳۰۷ء تا ۲۳۰۸ء تا ۲۳۰۹ء تا ۲۳۱۰ء تا ۲۳۱۱ء تا ۲۳۱۲ء تا ۲۳۱۳ء تا ۲۳۱۴ء تا ۲۳۱۵ء تا ۲۳۱۶ء تا ۲۳۱۷ء تا ۲۳۱۸ء تا ۲۳۱۹ء تا ۲۳۲۰ء تا ۲۳۲۱ء تا ۲۳۲۲ء تا ۲۳۲۳ء تا ۲۳۲۴ء تا ۲۳۲۵ء تا ۲۳۲۶ء تا ۲۳۲۷ء تا ۲۳۲۸ء تا ۲۳۲۹ء تا ۲۳۳۰ء تا ۲۳۳۱ء تا ۲۳۳۲ء تا ۲۳۳۳ء تا ۲۳۳۴ء تا ۲۳۳۵ء تا ۲۳۳۶ء تا ۲۳۳۷ء تا ۲۳۳۸ء تا ۲۳۳۹ء تا ۲۳۴۰ء تا ۲۳۴۱ء تا ۲۳۴۲ء تا ۲۳۴۳ء تا ۲۳۴۴ء تا ۲۳۴۵ء تا ۲۳۴۶ء تا ۲۳۴۷ء تا ۲۳۴۸ء تا ۲۳۴۹ء تا ۲۳۵۰ء تا ۲۳۵۱ء تا ۲۳۵۲ء تا ۲۳۵۳ء تا ۲۳۵۴ء تا ۲۳۵۵ء تا ۲۳۵۶ء تا ۲۳۵۷ء تا ۲۳۵۸ء تا ۲۳۵۹ء تا ۲۳۶۰ء تا ۲۳۶۱ء تا ۲۳۶۲ء تا ۲۳۶۳ء تا ۲۳۶۴ء تا ۲۳۶۵ء تا ۲۳۶۶ء تا ۲۳۶۷ء تا ۲۳۶۸ء تا ۲۳۶۹ء تا ۲۳۷۰ء تا ۲۳۷۱ء تا ۲۳۷۲ء تا ۲۳۷۳ء تا ۲۳۷۴ء تا ۲۳۷۵ء تا ۲۳۷۶ء تا ۲۳۷۷ء تا ۲۳۷۸ء تا ۲۳۷۹ء تا ۲۳۸۰ء تا ۲۳۸۱ء تا ۲۳۸۲ء تا ۲۳۸۳ء تا ۲۳۸۴ء تا ۲۳۸۵ء تا ۲۳۸۶ء تا ۲۳۸۷ء تا ۲۳۸۸ء تا ۲۳۸۹ء تا ۲۳۹۰ء تا ۲۳۹۱ء تا ۲۳۹۲ء تا ۲۳۹۳ء تا ۲۳۹۴ء تا ۲۳۹۵ء تا ۲۳۹۶ء تا ۲۳۹۷ء تا ۲۳۹۸ء تا ۲۳۹۹ء تا ۲۴۰۰ء تا ۲۴۰۱ء تا ۲۴۰۲ء تا ۲۴۰۳ء تا ۲۴۰۴ء تا ۲۴۰۵ء تا ۲۴۰۶ء تا ۲۴۰۷ء تا ۲۴۰۸ء تا ۲۴۰۹ء تا ۲۴۱۰ء تا ۲۴۱۱ء تا ۲۴۱۲ء تا ۲۴۱۳ء تا ۲۴۱۴ء تا ۲۴۱۵ء تا ۲۴۱۶ء تا ۲۴۱۷ء تا ۲۴۱۸ء تا ۲۴۱۹ء تا ۲۴۲۰ء تا ۲۴۲۱ء تا ۲۴۲۲ء تا ۲۴۲۳ء تا ۲۴۲۴ء تا ۲۴۲۵ء تا ۲۴۲۶ء تا ۲۴۲۷ء تا ۲۴۲۸ء تا ۲۴۲۹ء تا ۲۴۳۰ء تا ۲۴۳۱ء تا ۲۴۳۲ء تا ۲۴۳۳ء تا ۲۴۳۴ء تا ۲۴۳۵ء تا ۲۴۳۶ء تا ۲۴۳۷ء تا ۲۴۳۸ء تا ۲۴۳۹ء تا ۲۴۴۰ء تا ۲۴۴۱ء تا ۲۴۴۲ء تا ۲۴۴۳ء تا ۲۴۴۴ء تا ۲۴۴۵ء تا ۲۴۴۶ء تا ۲۴۴۷ء تا ۲۴۴۸ء تا ۲۴۴۹ء تا ۲۴۵۰ء تا ۲۴۵۱ء تا ۲۴۵۲ء تا ۲۴۵۳ء تا ۲۴۵۴ء تا ۲۴۵۵ء تا ۲۴۵۶ء تا ۲۴۵۷ء تا ۲۴۵۸ء تا ۲۴۵۹ء تا ۲۴۶۰ء تا ۲۴۶۱ء تا ۲۴۶۲ء تا ۲۴۶۳ء تا ۲۴۶۴ء تا ۲۴۶۵ء تا ۲۴۶۶ء تا ۲۴۶۷ء تا ۲۴۶۸ء تا ۲۴۶۹ء تا ۲۴۷۰ء تا ۲۴۷۱ء تا ۲۴۷۲ء تا ۲۴۷۳ء تا ۲۴۷۴ء تا ۲۴۷۵ء تا ۲۴۷۶ء تا ۲۴۷۷ء تا ۲۴۷۸ء تا ۲۴۷۹ء تا ۲۴۸۰ء تا ۲۴۸۱ء تا ۲۴۸۲ء تا ۲۴۸۳ء تا ۲۴۸۴ء تا ۲۴۸۵ء تا ۲۴۸۶ء تا ۲۴۸۷ء تا ۲۴۸۸ء تا ۲۴۸۹ء تا ۲۴۹۰ء تا ۲۴۹۱ء تا ۲۴۹۲ء تا ۲۴۹۳ء تا ۲۴۹۴ء تا ۲۴۹۵ء تا ۲۴۹۶ء تا ۲۴۹۷ء تا ۲۴۹۸ء تا ۲۴۹۹ء تا ۲۵۰۰ء تا ۲۵۰۱ء تا ۲۵۰۲ء تا ۲۵۰۳ء تا ۲۵۰۴ء تا ۲۵۰۵ء تا ۲۵۰۶ء تا ۲۵۰۷ء تا ۲۵۰۸ء تا ۲۵۰۹ء تا ۲۵۱۰ء تا ۲۵۱۱ء تا ۲۵۱۲ء تا ۲۵۱۳ء تا ۲۵۱۴ء تا ۲۵۱۵ء تا ۲۵۱۶ء تا ۲۵۱۷ء تا ۲۵۱۸ء تا ۲۵۱۹ء تا ۲۵۲۰ء تا ۲۵۲۱ء تا ۲۵۲۲ء تا ۲۵۲۳ء تا ۲۵۲۴ء تا ۲۵۲۵ء تا ۲۵۲۶ء تا ۲۵۲۷ء تا ۲۵۲۸ء تا ۲۵۲۹ء تا ۲۵۳۰ء تا ۲۵۳۱ء تا ۲۵۳۲ء تا ۲۵۳۳ء تا ۲۵۳۴ء تا ۲۵۳۵ء تا ۲۵۳۶ء تا ۲۵۳۷ء تا ۲۵۳۸ء تا ۲۵۳۹ء تا ۲۵۴۰ء تا ۲۵۴۱ء تا ۲۵۴۲ء تا ۲۵۴۳ء تا ۲۵۴۴ء تا ۲۵۴۵ء تا ۲۵۴۶ء تا ۲۵۴۷ء تا ۲۵۴۸ء تا ۲۵۴۹ء تا ۲۵۵۰ء تا ۲۵۵۱ء تا ۲۵۵۲ء تا ۲۵۵۳ء تا ۲۵۵۴ء تا ۲۵۵۵ء تا ۲۵۵۶ء تا ۲۵۵۷ء تا ۲۵۵۸ء تا ۲۵۵۹ء تا ۲۵۶۰ء تا ۲۵۶۱ء تا ۲۵۶۲ء تا ۲۵۶۳ء تا ۲۵۶۴ء تا ۲۵۶۵ء تا ۲۵۶۶ء تا ۲۵۶۷ء تا ۲۵۶۸ء تا ۲۵۶۹ء تا ۲۵۷۰ء تا ۲۵۷۱ء تا ۲۵۷۲ء تا ۲۵۷۳ء تا ۲۵۷۴ء تا ۲۵۷۵ء تا ۲۵۷۶ء تا ۲۵۷۷ء تا ۲۵۷۸ء تا ۲۵۷۹ء تا ۲۵۸۰ء تا ۲۵۸۱ء تا ۲۵۸۲ء تا ۲۵۸۳ء تا ۲۵۸۴ء تا ۲۵۸۵ء تا ۲۵۸۶ء تا ۲۵۸۷ء تا ۲۵۸۸ء تا ۲۵۸۹ء تا ۲۵۹۰ء تا ۲۵۹۱ء تا ۲۵۹۲ء تا ۲۵۹۳ء تا ۲۵۹۴ء تا ۲۵۹۵ء تا ۲۵۹۶ء تا ۲۵۹۷ء تا ۲۵۹۸ء تا ۲۵۹۹ء تا ۲۶۰۰ء تا ۲۶۰۱ء تا ۲۶۰۲ء تا ۲۶۰۳ء تا ۲۶۰۴ء تا ۲۶۰۵ء تا ۲۶۰۶ء تا ۲۶۰۷ء تا ۲۶۰۸ء تا ۲۶۰۹ء تا ۲۶۱۰ء تا ۲۶۱۱ء تا ۲۶۱۲ء تا ۲۶۱۳ء تا ۲۶۱۴ء تا ۲۶۱۵ء تا ۲۶۱۶ء تا ۲۶۱۷ء تا ۲۶۱۸ء تا ۲۶۱۹ء تا ۲۶۲۰ء تا ۲۶۲۱ء تا ۲۶۲۲ء تا ۲۶۲۳ء تا ۲۶۲۴ء تا ۲۶۲۵ء تا ۲۶۲۶ء تا ۲۶۲۷ء تا ۲۶۲۸ء تا ۲۶۲۹ء تا ۲۶۳۰ء تا ۲۶۳۱ء تا ۲۶۳۲ء تا ۲۶۳۳ء تا ۲۶۳۴ء تا ۲۶۳۵ء تا ۲۶۳۶ء تا ۲۶۳۷ء تا ۲۶۳۸ء تا ۲۶۳۹ء تا ۲۶۴۰ء تا ۲۶۴۱ء تا ۲۶۴۲ء تا ۲۶۴۳ء تا ۲۶۴۴ء تا ۲۶۴۵ء تا ۲۶۴۶ء تا ۲۶۴۷ء تا ۲۶۴۸ء تا ۲۶۴۹ء تا ۲۶۵۰ء تا ۲۶۵۱ء تا ۲۶۵۲ء تا ۲۶۵۳ء تا ۲۶۵۴ء تا ۲۶۵۵ء تا ۲۶۵۶ء تا ۲۶۵۷ء تا ۲۶۵۸ء تا ۲۶۵۹ء تا ۲۶۶۰ء تا ۲۶۶۱ء تا ۲۶۶۲ء تا ۲۶۶۳ء تا ۲۶۶۴ء تا ۲۶۶۵ء تا ۲۶۶۶ء تا ۲۶۶۷ء تا ۲۶۶۸ء تا ۲۶۶۹ء تا ۲۶۷۰ء تا ۲۶۷۱ء تا ۲۶۷۲ء تا ۲۶۷۳ء تا ۲۶۷۴ء تا ۲۶۷۵ء تا ۲۶۷۶ء تا ۲۶۷۷ء تا ۲۶۷۸ء تا ۲۶۷۹ء تا ۲۶۸۰ء تا ۲۶۸۱ء تا ۲۶۸۲ء تا ۲۶۸۳ء تا ۲۶۸۴ء تا ۲۶۸۵ء تا ۲۶۸۶ء تا ۲۶۸۷ء تا ۲۶۸۸ء تا ۲۶۸۹ء تا ۲۶۹۰ء تا ۲۶۹۱ء تا ۲۶۹۲ء تا ۲۶۹۳ء تا ۲۶۹۴ء تا ۲۶۹۵ء تا ۲۶۹۶ء تا ۲۶۹۷ء تا ۲۶۹۸ء تا ۲۶۹۹ء تا ۲۷۰۰ء تا ۲۷۰۱ء تا ۲۷۰۲ء تا ۲۷۰۳ء تا ۲۷۰۴ء تا ۲۷۰۵ء تا ۲۷۰۶ء تا ۲۷۰۷ء تا ۲۷۰۸ء تا ۲۷۰۹ء تا ۲۷۱۰ء تا ۲۷۱۱ء تا ۲۷۱۲ء تا ۲۷۱۳ء تا ۲۷۱۴ء تا ۲۷۱۵ء تا ۲۷۱۶ء تا ۲۷۱۷ء تا ۲۷۱۸ء تا ۲۷۱۹ء تا ۲۷۲۰ء تا ۲۷۲۱ء تا ۲۷۲۲ء تا ۲۷۲۳ء تا ۲۷۲۴ء تا ۲۷۲۵ء تا ۲۷۲۶ء تا ۲۷۲۷ء تا ۲۷۲۸ء تا ۲۷۲۹ء تا ۲۷۳۰ء تا ۲۷۳۱ء تا ۲۷۳۲ء تا ۲۷۳۳ء تا ۲۷۳۴ء تا ۲۷۳۵ء تا ۲۷۳۶ء تا ۲۷۳۷ء تا ۲۷۳۸ء تا ۲۷۳۹ء تا ۲۷۴۰ء تا ۲۷۴۱ء تا ۲۷۴۲ء تا ۲۷۴۳ء تا ۲۷۴۴ء تا ۲۷۴۵ء تا ۲۷۴۶ء تا ۲۷۴۷ء تا ۲۷۴۸ء تا ۲۷۴۹ء تا ۲۷۵۰ء تا ۲۷۵۱ء تا ۲۷۵۲ء تا ۲۷۵۳ء تا ۲۷۵۴ء تا ۲۷۵۵ء تا ۲۷۵۶ء تا ۲۷۵۷ء تا ۲۷۵۸ء تا ۲۷۵۹ء تا ۲۷۶۰ء تا ۲۷۶۱ء تا ۲۷۶۲ء تا ۲۷۶۳ء تا ۲۷۶۴ء تا ۲۷۶۵ء تا ۲۷۶۶ء تا ۲۷۶۷ء تا ۲۷۶۸ء تا ۲۷۶۹ء تا ۲۷۷۰ء تا ۲۷۷۱ء تا ۲۷۷۲ء تا ۲۷۷۳ء تا ۲۷۷۴ء تا ۲۷۷۵ء تا ۲۷۷۶ء تا ۲۷۷۷ء تا ۲۷۷۸ء تا ۲۷۷۹ء تا ۲۷۸۰ء تا ۲۷۸۱ء تا ۲۷۸۲ء تا ۲۷۸۳ء تا ۲۷۸۴ء تا ۲۷۸۵ء تا ۲۷۸۶ء تا ۲۷۸۷ء تا ۲۷۸۸ء تا ۲۷۸۹ء تا ۲۷۹۰ء تا ۲۷۹۱ء تا ۲۷۹۲ء تا ۲۷۹۳ء تا ۲۷۹۴ء تا ۲۷۹۵ء تا ۲۷۹۶ء تا ۲۷۹۷ء تا ۲۷۹۸ء تا ۲۷۹۹ء تا ۲۸۰۰ء تا ۲۸۰۱ء تا ۲۸۰۲ء تا ۲۸۰۳ء تا ۲۸۰۴ء تا ۲۸۰۵ء تا ۲۸۰۶ء تا ۲۸۰۷ء تا ۲۸۰۸ء تا ۲۸۰۹ء تا ۲۸۱۰ء تا ۲۸۱۱ء تا ۲۸۱۲ء تا ۲۸۱۳ء تا ۲۸۱۴ء تا ۲۸۱۵ء تا ۲۸۱۶ء تا ۲۸۱۷ء تا ۲۸۱۸ء تا ۲۸۱۹ء تا ۲۸۲۰ء تا ۲۸۲۱ء تا ۲۸۲۲ء تا ۲۸۲۳ء تا ۲۸۲۴ء تا ۲۸۲۵ء تا ۲۸۲۶ء تا ۲۸۲۷ء تا ۲۸۲۸ء تا ۲۸۲۹ء تا ۲۸۳۰ء تا ۲۸۳۱ء تا ۲۸۳۲ء تا ۲۸۳۳ء تا ۲۸۳۴ء تا ۲۸۳۵ء تا ۲۸۳۶ء تا ۲۸۳۷ء تا ۲۸۳۸ء تا ۲۸۳۹ء تا ۲۸۴۰ء تا ۲۸۴۱ء تا ۲۸۴۲ء تا ۲۸۴۳ء تا ۲۸۴۴ء تا ۲۸۴۵ء تا ۲۸۴۶ء تا ۲۸۴۷ء تا ۲۸۴۸ء تا ۲۸۴۹ء تا ۲۸۵۰ء تا ۲۸۵۱ء تا ۲۸۵۲ء تا ۲۸۵۳ء تا ۲۸۵۴ء تا ۲۸۵۵ء تا ۲۸۵۶ء تا ۲۸۵۷ء تا ۲۸۵۸ء تا ۲۸۵۹ء تا ۲۸۶۰ء تا ۲۸۶۱ء تا ۲۸۶۲ء تا ۲۸۶۳ء تا ۲۸۶۴ء تا ۲۸۶۵ء تا ۲۸۶۶ء تا ۲۸۶۷ء تا ۲۸۶۸ء تا ۲۸۶۹ء تا ۲۸۷۰ء تا ۲۸۷۱ء تا ۲۸۷۲ء تا ۲۸۷۳ء تا ۲۸۷۴ء تا ۲۸۷۵ء تا ۲۸۷۶ء تا ۲۸۷۷ء تا ۲۸۷۸ء تا ۲۸۷۹ء تا ۲۸۸۰ء تا ۲۸۸۱ء تا ۲۸۸۲ء تا ۲۸۸۳ء تا ۲۸۸۴ء تا ۲۸۸۵ء تا ۲۸۸۶ء تا ۲۸۸۷ء تا ۲۸۸۸ء تا ۲۸۸۹ء تا ۲۸۹۰ء تا ۲۸۹۱ء تا ۲۸۹۲ء تا ۲۸۹۳ء تا ۲۸۹۴ء تا ۲۸۹۵ء تا ۲۸۹۶ء تا ۲۸۹۷ء تا ۲۸۹۸ء تا ۲۸۹۹ء تا ۲۹۰۰ء تا ۲۹۰۱ء تا ۲۹۰۲ء تا ۲۹۰۳ء تا ۲۹۰۴ء تا ۲۹۰۵ء تا ۲۹۰۶ء تا ۲۹۰۷ء تا ۲۹۰۸ء تا ۲۹۰۹ء تا ۲۹۱۰ء تا ۲۹۱۱ء تا ۲۹۱۲ء تا ۲۹۱۳ء تا ۲۹۱۴ء تا ۲۹۱۵ء تا ۲۹۱۶ء تا ۲۹۱۷ء تا ۲۹۱۸ء تا ۲۹۱۹ء تا ۲۹۲۰ء تا ۲۹۲۱ء تا ۲۹۲۲ء تا ۲۹۲۳ء تا ۲۹۲۴ء تا ۲۹۲۵ء تا ۲۹۲۶ء تا ۲۹۲۷ء تا ۲۹۲۸ء تا ۲۹۲۹ء تا ۲۹۳۰ء تا ۲۹۳۱ء تا ۲۹۳۲ء تا ۲۹۳۳ء تا ۲۹۳۴ء تا ۲۹۳۵ء تا ۲۹۳۶ء تا ۲۹۳۷ء تا ۲۹۳۸ء تا ۲۹۳۹ء تا ۲۹۴۰ء تا ۲۹۴۱ء تا ۲۹۴۲ء تا ۲۹۴۳ء تا ۲۹۴۴ء تا ۲۹۴۵ء تا ۲۹۴۶ء تا ۲۹۴۷ء تا ۲۹۴۸ء تا ۲۹۴۹ء تا ۲۹۵۰ء تا ۲۹۵۱ء تا ۲۹۵۲ء تا ۲۹۵۳ء تا ۲۹۵۴ء تا ۲۹۵۵ء تا ۲۹۵۶ء تا ۲۹۵۷ء تا ۲۹۵

علامہ محمد منشاہد بخش قصوری

(درس دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

۱۳ ستارہ العلماء علامہ الحاج محمد عبدالکیم شرف قادری مدظلہ اہل سنت و جماعت کی ایک نامور علمی شخصیت ہیں۔ جن کی تحقیقی، فنی اور تاریخی کاوشیں مثالی ہیں۔ بڑے وسیع القلب، نہایت مخلص، مہمان نواز اور شفیق ترین انسان ہیں۔ مصیبت کے تحریری خلاء کو پر کرنے کے لئے عرصہ سے قلمی جہاد میں مصروف قابل فخر کارنامے انجام دے رہے ہیں۔ آپ کی ذات گوناگوں اوصاف حمیدہ کی جامع ہے۔ تبلیغ کا ہر شعبہ آپ پر ناز کرتا ہے۔ تحریر، تقریر، تدریس میں تعمیر سیرت، کردار سازی، اخلاقی باندی اور روحانی برتری کی طرف خصوصی توجہ رکھتے ہیں۔ سنگین حالات، سنگین مراحل اور دشوار گزار منازل میں مبروہ استقامت، علم و عقل کے پیکر جیل نظر آتے ہیں۔

علامہ شرف قادری صاحب بہت سی تاریخی، دینی، فقہی، علمی، (عربی، فارسی، اردو) کتب کے مصنف، مترجم، مدوخی اور شارح کی حیثیت سے متعارف ہیں۔ آپ کی ہر کتاب اور ہر مقالہ اہل علم و قلم سے خراجِ حسین وصول کر چکا ہے۔ آپ کی قلم حقیقت رقم سے لگے ہوئے شاہکار ہار بار زیور طباعت سے آراستہ ہو رہے ہیں۔۔۔

آپ نے اکابر کی بعض عربی، فارسی کتب کے نہایت عمدہ، آسان اور پرکشش ترجمے کیے۔ جنہیں مشاہیر اہل علم و قلم نے تراجم کی بجائے اصل تصانیف کے مترادف قرار دیا۔۔۔

۱۳۲۸ھ

☆

مولانا علی احمد سندیلوی

(سابقہ مفتی دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری نقشبندی صدر مدرس و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور دامت برکاتہم العالیہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ انہیں قدرت نے بہت سی خاص عنایات سے نوازا ہے۔ ذہانت و لطافت کی فردائی، تقریر و تدریس کا خاص ملکہ، تحریر و قلم کی روانی، عمل و کردار کی خوشگرمی اور دوزخ علم کے ساتھ قدرت نے آپ کو جذبہ تصنیف و تحقیق سے بھی وافر حصہ مرحمت فرمایا ہے اور ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ علوم اسلامیہ کی تدریس کے ہمراہ امت کی اصلاح و خیر خواہی کی فکر بھی نصیب فرمائی ہے جو کہ آپ کو بیحد دامن گیر رہتی ہے۔ ۳۵۔

☆

مولانا علامہ محمد نظام الدین رضوی

(دارالعلوم اشرفیہ — مبارکپور)

”خدا کے پاک نے آپ کے وقت میں بڑی برکت دے رکھی ہے۔ کہ تمام تر مصروفیات کے باوجود غنی و غنی تصنیف منظر عام پر آتی رہی ہے۔ آپ حضرات تحریری شکل میں دینِ حنیف کی جو خدمت انجام دے رہے ہیں، قابلِ رشک ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو اس کی مزید توفیق رفیع عطا فرمائے۔ آمین۔“ ۳۳۔

☆

۳۵۔ علی احمد سندیلوی، مفتی، محرم ۲، شوال ۱۴۱۲ھ (۱۹۹۶ء)
۳۳۔ محمد نظام الدین رضوی، علامہ، مکتوب، نام علامہ شرف قادری، محرم و فروردی ۱۹۹۳ء

علامہ محمد صدیق ہزاروی

(مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، مترجم 'ریاض الصالحین'، 'طحاوی شریف' وغیرہ)

"آپ کے والد ماجد کی دین سے والہانہ محبت کا نتیجہ ہے کہ حضرت علامہ شرف قادری کو خاص طور پر علوم اسلامیہ کی تعلیم سے آراستہ کیا۔ جن کی صلاحیتوں کا زمانہ معترف ہے۔"

مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، جن کی تدریسی و تقریری صلاحیتوں سے بہرہ ور ہیں، وہاں اللہ تعالیٰ نے فن تحریر کا بھی ملکہ ودیعت فرمایا ہے۔ چنانچہ مختلف رسائل و جرائد میں آپ کے تحقیقی مضامین کی اشاعت اس بات پر شاہد عادل ہے۔" ۲۸۔

"الحمد للہ! اور حاضر کے نامور محقق 'میدان' تدریس و تصنیف کے شہسوار، شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نے 'جن کا نام علمی حلقوں میں کوئی نیا نہیں۔ نہایت سنجیدگی، متانت اور مضبوط دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے اپنی تصانیف کے ذریعے جن عقائد کو ثابت کیا ہے، صحابہ کرام سے لے کر آج تک کے تمام علماء و مشائخ انہی عقائد پر کاربند رہے۔" ۲۹۔

"اہل قلم اور محقق علماء کی فہرست میں علامہ شرف قادری کا نام سب سے نمایاں ہے۔ مضامین کی ندرت، قلم کی جولانی اور ادب کی چاشنی علامہ کی تحریر کا طرہ امتیاز ہے۔ آپ کی تحریر دل سوز بھی ہے اور دل آویز بھی۔" ۳۰۔

☆

۲۸۔ محمد صدیق ہزاروی، علامہ: تعارف، طبع: المکتبۃ المدینہ لاہور ۱۹۷۹ء۔
۲۹۔ محمد صدیق ہزاروی، علامہ: تبصرہ "جن عقائد اہل اہل بیت" مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء۔
۳۰۔ محمد صدیق ہزاروی، علامہ: تبصرہ "زندہ جاوید خوشیوں کی" (کلمی)

مولانا علامہ محمد انور علی رضوی نوری

(استاذ دارالعلوم منظر اسلام، بریلی شریف)

"آپ کی تصانیف اور رشحات قلم رکھنے اور پڑھنے سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ آپ کے دینی، مذہبی و علمی و غیر علمی، تحریری و تقریری کارہائے نمایاں کی تعریف و توصیف میں کئی لفظوں سے کروں؟ میرے نزدیک الفاظ نہیں۔ بس ان کا ہی عرض کر سکتا ہوں کہ آپ کی ذات جماعت اہل سنت کے لئے ایک عظیم دولت ہے۔" ۳۱۔

☆

صاحبزادہ سید وجاہت رسولی قادری

(مدرس ادارہ تحقیقات امام احمد رضا گراپی)

اہل سنت و جماعت کے نامور عالم اور محقق و فکرمند جناب علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب زید علم کی ذات محتاج تعارف نہیں۔۔۔ علامہ صاحب جن ایک بہترین عالم ہیں وہیں ایک بہترین مدرس اور بہترین مصنف بھی ہیں۔۔۔ درویش صفت انسان ہیں اور عاجزی و انکساری کا مجسمہ ہیں۔۔۔ اردو کے علاوہ عربی و فارسی لغت پر بھی کمال و دسترس رکھتے ہیں۔ متعدد درسی کتب پر آپ نے عربی فارسی اور اردو میں حواشی اور شرحیں لکھی ہیں۔۔۔ متعدد عربی کتب کے ترجمہ کے علاوہ آپ نے عقائد اسلاف سے متعلق کئی عربی تحریریں بھی ہیں، جس کی برصغیر پاک و ہند کے علاوہ مشرق وسطیٰ اور دیگر اسلامی ممالک میں بڑی پذیرائی ہوئی۔۔۔۔

علامہ شرف قادری صاحب کی طبیعت درویشانہ، مزاج مومنانہ اور تحریر محققانہ ہے۔۔۔ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ سے عشق رسول اللہ علیہ وسلم کی لہنت سے سبے پناہ محبت کرتے ہیں۔۔۔ اہل سنت و جماعت کے عقائد اور امام احمد رضا کی تعلیم و فکر آپ کے

قلم کی جولانی کا مرکز ہے۔ ان موضوعات پر متعدد تحقیقی مقالات اور بیسیوں کتب و رسائل تحریر فرما چکے ہیں جو علماء عوام اہل سنت میں یکساں مقبول ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ جل شانہ شرف صاحب کو اپنی مزید برکتوں سے مشرف فرمائے۔۔۔۔۔ ان کے علم و عمل اور شرف و فضل میں مزید اضافہ فرمائے۔۔۔۔۔ ان کی مساعی جلیلہ اپنی بارگاہ عالی میں مقبول و مشکور فرمائے۔۔۔۔۔ اور ہمیں ہمارے توجہ انوں اور قلم کاروں کو مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمت کا وہی جذبہ دروں عطا فرمائے جس سے مولائے محترم کا دل آباد رہتا ہے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین شیخ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔۔۔۔۔

☆

سید محمد عبداللہ قادری

(نامور محقق سید نور محمد قادری کے فرزند ازجہد)

”جناب مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری صاحب کا شمار موجودہ دور کے فاضل ترین افراد میں ہوتا ہے۔ وہ جہاں درس علوم اسلامیہ کے مستند استاد ہیں وہاں تصنیف و تالیف کی دنیا میں بھی اہم مقام کے مالک ہیں۔“۔۔۔۔۔

☆

مولانا محمد وارث جمال قادری، ممبئی

”حضور والا کی عظیم قلبی خدمات نے تو آج ہمیں غیروں کے مقابلے میں سربلند فرمادیا ہے۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں آپ

۳۶۔ سید وجاہت رسول قادری صاحبزادہ: تقدیم ”قدیس الوہیت اور امام احمد رضا“ مطبوعہ کراچی ۱۹۹۲ء

۳۷۔ محمد عبداللہ قادری: سید: ”مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری“ مطبوعہ ایفانہ۔ ”المنہجین“ ساہیوال شمارہ اکتوبر ۱۹۹۳ء

کو آفات روزگار سے محفوظ و مامون فرمائے۔ صحت و عافیت کے ساتھ عمر میں علم و فضل اور حسن قلم میں برکتیں عطا فرمائے اور آپ کے وجود مسعود کو اہل سنت کے سروں پر یوں ہی تاجاب رحمت بنائے رہے۔“۔۔۔۔۔

☆

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کراچی

سرپرست ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

سرپرست ادارہ مسعودیہ کراچی لاہور

سرپرست ادارہ ”مظہر اسلام“ لاہور

”فاضل مؤلف کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے گوناگوں مصروفیات کے باوجود ”تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان“ کے لئے توجہ فرمائی اور وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا۔ اور عقل و دانش دونوں کے لئے منبع عزیز فراہم کی۔ امید ہے کہ ان کی یہ کوشش قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔“۔۔۔۔۔

”آپ جن حالات میں کام کر رہے ہیں، ان حالات میں اہل غزیت ہی کام کرتے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو ہمت و استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

آپ ان ممتاز اہل قلم میں سے ایک ہیں جن سے فقیر استفادہ کرتا ہے۔ آپ کی مساعی لائق تحسین و آفرین ہیں۔“۔۔۔۔۔

تذکرہ اکابر اہل سنت موصول ہونے پر اپنے تاثرات کو یوں جامہ الفاظ پہنایا:
دل پسند و دلچسپ و دلکش و دلربا تحفہ نظر نواز ہوا۔۔۔۔۔ کتاب زہد کی قبول کر رکھ دی۔۔۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔۔۔ دل نکال کر رکھ دیا۔۔۔۔۔ مرحبا! مرحبا!۔۔۔۔۔ یہاں حسن و جمال کا ایک نیا

۲۰۔ محمد وارث جمال: مولانا: مکتوب تحریر ۱۹۹۰ء بزم علماء شرف قادری

۲۱۔ محمد مسعود احمد: پروفیسر ڈاکٹر تقدیم ”تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان“ مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

۳۔ محمد مسعود احمد: پروفیسر ڈاکٹر مکتوب بزم علماء شرف قادری تحریر ۱۹۸۵ء

عالم ہے۔۔۔ گل دیا کہن کی ایک نئی بہار ہے۔۔۔

دماغوں میں 'سینوں میں' رسالوں میں 'اخباروں میں' جو کچھ مخفی تھا سامنے لا کر رکھ دیا۔۔۔ بکھرے ہوئے اوراق کو سمیٹ کر رکھ دیا۔۔۔ منتشر دالوں کو پرو کر رکھ دیا۔۔۔ ہنکھڑیوں سے گل ہی نہیں ایک گلشن بنادیا۔۔۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ!

عالم برزخ سے عالم آب و گل میں لانا کوئی آسان کام نہ تھا آپ نے اس مشکل کو آسان کر دکھایا اور ایک حشر پھا کر دیا۔۔۔ اس ہمت مرزا کو آفریں 'صد آفریں'!

ہزار ہزار رشتیں ہوں اس والد ماجد پر جس کے تہن میں ایسے پھل پھول گئے اور ہزار ہزار اسلام ہوں اس فرزند دلہندہ پر جس نے اسلام اور علماء اسلام کی خدمت کا حق ادا کر دیا۔۔۔ ہاں ہاں شہیدوں کا سلام ہو۔ ولیوں کا سلام ہو۔ عالموں کا سلام ہو اور ہم جیسے گنہگاروں اور سیاہ کاروں کا بھی سلام ہو۔

خدا کرے "تذکرہ اکابر اہل سنت" کی دوسری جلد بھی اسی شان و شکوہ سے منظر عام پر آئے۔ دلوں میں بٹھالی جائے، آنکھوں پر لگائی جائے۔ آمین۔ اللہم آمین یہ اعتراس شاندار تالیف پر آپ کو اور تمام معاونین کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعاؤں کے گلدستے پیش کرتا ہے۔۔۔"

"علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری اہل سنت کے مشہور و معروف فکاکار ہیں۔ وہ گزشتہ ۲۵-۳۰ سال سے مسلسل لکھ رہے ہیں۔ ان کی نگارشات کی تعداد ۳۰۰ سے تجاوز کر چکی ہوگی۔۔۔ وہ محدث بھی ہیں، محقق بھی۔۔۔ مدرس بھی ہیں، معلم بھی۔۔۔ مصنف بھی ہیں اور مولف و مترجم بھی۔۔۔ زبان و بیان پر ان کو پوری قدرت حاصل ہے۔ وہ اہل سنت کا عظیم سرمایہ ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرما کر اس پر اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

پیش نظر کتاب "زندہ جاوید خوشبوئیں" یا سدا بہار خوشبوئیں ایک عربی کتاب "من

لغات المغلوذ" کا اردو ترجمہ ہے۔ اس ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ ترجمہ معلوم ہی نہیں ہوتا۔۔۔ تصنیف و تالیف سے ترجمہ زیادہ مشکل ہے کیونکہ اس میں مترجم کو پرواز فکر کے لئے آزاد فضا میسر نہیں آتی اس کو پابند رہتے ہوئے قید و بند میں زبان و بیان کے جوہر دکھانے ہوتے ہیں۔۔۔ اس سے زبان و بیان پر مترجم کی قدرت کا اندازہ ہوتا ہے۔۔۔ حضرت علامہ شرف صاحب نے کامیاب ترجمہ کیا ہے۔۔۔ انہوں نے اصل کتاب سے دل نکال کر ترجمہ میں رکھ دیا ہے۔۔۔ مصنف کے دل کی دھڑکن ترنم کے اندر محسوس ہوتی ہے۔۔۔ فاضل مترجم مبارکباد کے مستحق ہیں۔۔۔"

☆

ڈاکٹر مختار الدین احمد

(نائب شیخ الجامعہ جامعہ اردو، علی گڑھ)

"اشعۃ اللمعات" کا ترجمہ بہت رواں ہے اور سیدھی سادی زبان میں آپ نے کیا ہے کہ معمولی استدلال رکھنے والا شخص بھی حدیث آسانی سے سمجھ جائے گا۔ یہ کتاب تو اب بغیر استاد کے پڑھی اور سمجھی جاسکتی ہے۔ ترنم پر نمبر ڈال کر ضروری تشریحات کے ترنم آپ نے جس طرح پیش کئے ہیں اس سے عام لوگوں کو حدیث سمجھنے میں بہت مدد ملے گی۔ قوسین میں آپ کے وضاحتی نوٹس بھی دیکھے، یہ بہت ضروری تھے۔ دوسرے قیلاعات بھی بہت نئید ہیں۔۔۔"

☆

۵۔ محمد مسعود احمد، پروفیسر اعلیٰ تعلیم (علی گڑھ) برائے "زندہ جاوید خوشبوئیں" محرمہ ۱۴۱۳ھ

۶۔ مختار الدین احمد، ڈاکٹر، کتاب تمام علامہ شرف قادری، علی گڑھ، محرمہ ۱۴۱۳ھ

محمد مسعود احمد، ڈاکٹر، کتاب تحریر کردہ ۲۵ نومبر ۱۹۷۶ء تمام علامہ شرف قادری

(ناظم مکتبہ نبویہ لاہور، مدیر ماہنامہ "جہانِ رضا" لاہور)

"غیر مقلدین کے خطیب و ادیب علامہ احسان الہی ظہیر صاحب نے اپنی پیار عربی میں "المربیہ" لکھ کر ادبی نمود کے نوکیلے زہنوں کو خوش کر دیا تھا۔ اس کتاب کی غلط بیانیوں کو ہمارے فاضل دوست جناب مولانا محمد عبدالکیم شرف نے "اندھیرے سے اجالے تک" میں آڑے ہاتھوں لیا۔ یہ کتاب نظریاتی افق پر ایک لطیف اجالا بکھیرتی ہوئی آئی۔" ۳۵

☆

صاحبزادہ سید خورشید احمد گیلانی

(معروف دانشور و کالم نگار کالم "قلم برداشتہ" روزنامہ "نوائے وقت" لاہور)

"اللہ تعالیٰ نے ہمارے مدوح مولانا عبدالکیم شرف کو پڑھنے اور لکھنے کا اعلیٰ ذوق اور حلیقہ عطا فرمایا ہے۔ مدرس آدمی بسا اوقات خشک ہوتا ہے۔ ہر وقت قائل اقوال کی گردان ہر لمحہ ضرب مضرب کی مشق، ہر آن فقہ، بحث، ہر ساعت متعلق صفرے کبرے اور ہر دقیقہ کلامی نکتے اچھے بھلے انسان کو عبوسا، معطویرا بنادیتے ہیں۔ مگر ہمارے شرف صاحب چوتھیں گھنٹے درس و تدریس میں منہمک رہ کر بھی ترو نازہ زبان لکھنے کی خوبی سے آراستہ ہیں۔ جس طرح مرغابی دن رات پانی میں غوطے کھاتی ہے۔ مگر جب نکلتی ہے تو اس کے پہروں پر پانی کا قطرہ بھی نہیں ہوتا۔ اسی طرح جناب شرف قادری اپنی ساری خشکی مسند تدریس پر چھوڑ آتے ہیں۔ جب لکھنے کے لئے قلم ہاتھ میں لیتے ہیں تو ان کا قلم آبشار کی طرح بہ نکلتا ہے، جس کی آواز کانوں میں رس گھولتی ہے۔" ۳۶

☆

۳۵۔ اقبال احمد فاروقی، علامہ: تعارف کتب مکتبہ نبویہ لاہور ۱۹۸۶ء
۳۶۔ خورشید احمد گیلانی، سید: "زندہ جاوید خوشبو کی" (کلمی)

صاحبزادہ محمد امین الحسنات شاہ

(مدیر اعلیٰ ماہنامہ قیامے حرم لاہور)

"جناب کا وجود باہر و اہل سنت کے لئے تحیت ہے۔ آپ کی اپنے مسلک کے لئے خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ سے سلامت و کرامت رکھے۔ آمین" ۳۷

☆

علامہ رضاء الدین صدیقی چشتی

(سابق مدیر ماہنامہ "قیامے حرم" لاہور، ناظم مکتبہ "زادہ" لاہور)

"مقتدر عالم دین اور کلمہ مشفق مصنف علامہ عبدالکیم شرف قادری نقشبندی کا پختہ انداز تحریر کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ عربی اور اردو دو زبانوں پر عبور بھی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔" ۳۸

☆

علامہ شبیر احمد ہاشمی

(مدیر ماہنامہ "ندائے اہل سنت" لاہور)

"علامہ موصوف نے "اندھیرے سے اجالے تک" اور "شیشے کے گھر" کے نام سے دو کتابیں لکھیں۔ ان کو اردو میں شائع کیا گیا۔ علامہ موصوف نے احسان الہی ظہیر اور پوری امت اہانت رسول کے تمام الزامات کاٹ کر صرف منہ توڑ جواب دیا بلکہ اس قلیلہ خرافات پر براہین کی باخدا کی۔ دلائل و شواہد کی قطاریں کھڑی کر دیں۔۔۔ علامہ عبدالکیم

۳۸۔ محمد امین الحسنات شاہ، صاحبزادہ: مکتوب عام علامہ شرف قادری، نمبر ۲۶ جون ۱۹۹۶ء
۳۹۔ محمد رضاء الدین صدیقی، علامہ: "زندہ جاوید خوشبو کی" ماہنامہ قیامے حرم لاہور ۱۹۹۶ء

شرف قادری نے رضا کے بیڑے کی مار سے عدد کے سینے میں غار پیدا کر دیئے اور ثابت کر دیا کہ تمام امت اہانت مصطفیٰ کو کسی چارہ جوئی کا وار نہیں ہے۔ ۳۷۔

۵۰

ظہیر ہاشمی

(اسٹنٹ ایڈیٹر ماہنامہ "استقلال" لاہور)

"حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری زاد اللہ شرف ایک جبرجواں عالم دین ہیں ان کے دل میں منہت کا بے پناہ درد ہے۔ مسلک کے لئے کام کرنے کی انگلی لگن اور بھرپور جذبہ رکھتے ہیں۔ مسلک اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنے وسائل سے بڑھ کر کام کرتے ہیں۔ انکی خدمات قابل رشک اور لائق تقلید ہیں۔" ۵۱۔

خواجہ رضی حیدر

(ڈپٹی ڈائریکٹر قائد اعظم اکادمی کراچی)

"علامہ کبار اور مشاہیر و اخبار امت کا تذکرہ جہاں کہ موجود میں علم و عمل درست کرنے کا باعث ہوتا ہے وہاں مستقبل میں ایک صالح روایت کے تسلسل کا موجب بھی۔۔۔ حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی ہمارے درمیان اپنی ذات میں علم و عمل کے حوالے سے ایسی ہی ایک صالح روایت کے نمائندہ ہیں۔ آپ نے بحیثیت ایک عالم دین اپنی تدریسی و مصححی ذمہ داریوں کے ساتھ ہی تصنیف و تالیف سے خود کو بنیادی سے وابستہ کر رکھا ہے۔ علم حدیث، فقہ، تاریخ اور تذکرہ کے ضمن میں آپ اب تک ۳۵ کتابیں لکھ چکے ہیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور توفیقات میں وسعت و برکت عطا فرمائے کہ ایسے لوگ امت کا سرمایہ ہوتے ہیں۔"

۵۲

شیر احمد ہاشمی: علامہ: تبصرہ کتب محررہ ۲۹ جون ۱۹۹۹ء
ظہیر ہاشمی: علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری: ماہنامہ "استقلال" لاہور شمارہ اکتوبر ۱۹۹۹ء

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کے انداز تحریر کی حقیقتی اور منطقی کشش کا اندازہ اس حقیقت سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کی بیشتر کتابوں کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔۔۔۔ علامہ قادری کی تحریریں رنگ آمیزی، مبالغہ اور غیر ضروری اظہار عقیدت سے مبرا ہوتی ہیں جس کی بنا پر وہ طبقات بھی جو بوجہ اغیار میں شمار ہوتے ہیں ان تحریروں کو نہ صرف بخور پڑھتے ہیں بلکہ ان کا اچھا بھی کرتے ہیں۔

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کی پیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ وہ اپنے اسلاف کی ایمانی کیفیت، عبادت و ریاضت، صدق و اخلاص، تبحر علمی، جامعیت و ہمدانی کو عام کریں تاکہ نہ صرف اغیار کے پروپیگنڈے کا بطلان ہو سکے بلکہ آئندہ نسلوں تک اپنے اسلاف کا ورثہ بھی منتقل ہو جائے۔ اور یہ بات بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ آپ کو خادم دین ہونے پر باز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے علم و عمل کے حوالے سے سخت ترین حالات میں بھی معذرت خواہانہ رویہ اختیار نہیں کرتے۔ اہل جاہ اور اہل دنیا کی آسائشوں کے آگے کسی احساس کتری میں گرفتار نہیں ہوتے بلکہ اپنے علم و عمل کی بنیاد پر قائم رہتے ہیں۔

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری فی زمانہ علامہ سلف صالحین کا نمونہ ہیں، تبحر علمی کے ساتھ فقر و استغناء آپ کے مزاج کا لازمہ ہیں اور فی زمانہ یہی بات ان کے اللہ و کمال ہونے کا ثبوت ہے۔ آپ کی تحریریں جہاں خدمت دین اور روایات اسلاف کے فروغ میں ہیں۔ وہاں اپنے اخلاف اور آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے بھی ایک نمونہ ہیں۔ گویا آپ نے تصنیف و تالیف کے حوالے سے جو کاوشیں کی ہیں وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی آرائش کا بہترین سنگم ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کی مساعی بہہ کو اپنے حبیب پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں قبول فرمائے اور آپ کی تحریروں کو آئندہ نسلوں کے علم و عقیدے کی اصلاح و پائیداری کا ذریعہ بنا دے۔ آمین۔ ۵۲۔

۵۲ رضی حیدر، خواجہ: ابتدائی "نور نور" حصہ "منہج علامہ شرف قادری" مطبوعہ ۲۰۱۰ء لاہور ۱۹۹۷ء

ملک محبوب الرسول قادری

(۱) میری ماہنامہ "مسوئے" مجھے ۱۹ لاہور)

”عصر حاضر میں دینی اعتبار سے تعلیم و تعلم، درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے فن کی مغزاج کو اخلاص و لگاؤ کے ساتھ چھونے والے نامور عالم دین، صاحب فن ادیب و شاعر، مفکر المزاج صوفی، درویش صفت استاد حضرت شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مفتی محمد عبدالعظیم شرف قادری گزشتہ ۲۳ سال سے اہل سنت کی مرکزی درس گاہ دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ، لاہور میں جلوہ افروز ہیں۔ اور نبوی علوم کا نور ششکان علم میں تقسیم فرما رہے ہیں۔ سادگی، ایقانے عہد، مہمان نوازی، چھوٹوں پہ شفقت، بڑوں کا احترام، دینی کارکنوں کی قدر افزائی اور رہنمائی (دعا و صاف ہیں جو اس وقت عوام کو بچا اہل علم میں بھی مفقود ہو کر رہ گئے ہیں) ان کی طبیعت نامیہ ہے۔ وہ دنیائے نبوی اور روایتی مولوی نہیں بلکہ عصری تقاضوں سے واقف بیدار مغز عالم دین ہیں۔ ان کی تحریر میں غلاست بھی ہے اور قناعت بھی۔“

بلاشبہ آپ اپنی وضع کے مفرد عالم دین ہیں۔ اختلاف رائے کے معاملے میں بھی جارحیت کو پسند نہیں کرتے بلکہ بہت ہی شستہ انداز میں اپنا موقف منوالیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہتان طرازی اور بے بنیاد الزامات پر جنی "البریلویہ" نامی رسوائے زمانہ کتاب کا جواب لکھنے کی ذمہ داری بھی آپ ہی کو سونپی گئی۔ اور آپ نے انتہائی جامع اور مدلل کتاب "من عقائد اہل السنہ" لکھ کر اپنا موقف واضح کر دیا اور تمام الزامات کا حقیقت پسندانہ تجزیہ بھی کیا۔ بلکہ حتیٰ یہ ہے کہ موضوع نبھانے کا حق ادا کر دیا۔"۔ ۵۳۔

☆

۵۳۔ محبوب الرسول قادری، ملک ماہنامہ سونے تاج، لاہور، شمارہ جنوری ۱۹۹۸ء

روزنامہ ”نوائے وقت“ لاہور

”مولانا عبدالحکیم شرف کلوری درویش صفت اور خاموش طبیعت کے انسان ہیں۔ وہ کسی داد و تحسین سے بے نیاز اپنے تدریسی و تبلیغی امور میں مصروف رہتے ہیں۔ کئی کتابوں اور کتابچوں کے مولف ہیں۔“

ماہنامہ ”جام عرفان“ ہری پور، ہزارہ

بحیثیت مجموعی "اندھیرے سے اجالے تک" ایک لاجواب کتاب ہے۔ اور اس میں جو خاص بات ہے وہ مصنف کی عالمانہ متانت ہے جو کتاب کے صفحہ اول سے صفحہ آخر تک برقرار رہی۔ اور کہیں بھی جذباتی رنگ جھمکنے نہیں پاتا۔ بلاشبہ ایسی ہی کتابیں اہل علم میں قدر کی لگاؤ سے دیکھی جاتی ہیں اور بلند پایہ لائبریریوں کی ذمیت بنتی ہیں۔" ۵۵

14

ماہنامہ ”نسیانے قمر“ کو جزا نوالہ

علامہ شرف قادری عصر حاضر کے اعلیٰ قلم میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ آپ کی درجنوں کتب آپ کی علمی شہرت کا منہ بولنا ثبوت ہیں۔ اس ضمن میں آپ کی کتب "اندر حیرے سے اجالے تک" اور "چیٹھے گھر" کے بعد دیگرے مرکزی مجلسِ رضا لاہور کے زیرِ اہتمام شائع ہوئیں۔ ان کتب نے باطل و پوچھنے سے کی قلمی کھول دی۔" ۱۶

شماره ۱۷، ستمبر ۱۹۹۳ء، "الریاض" اور "التقدیر" جاکزن، "معتق علامہ شرف قادری"

۵۵- مآخذ جامع عرفان، میرزا محمد طراز، انتشار آکتوبر ۱۹۸۹ء

شماره فروردی ۱۹۹۲ء پطرو پریوس محمد اکرم رضا "البریلو" کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ - ۵۶ -

ماہنامہ ”سنی دنیا“ بریلی شریف

”حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب دنیائے معرفت کی ایسی مشہور شخصیت کے مالک ہیں جو محتاج تعارف نہیں ہے۔ پاکستان کے چند ممتاز فکروں میں آپ کی شخصیت بھی گوناگوں شعور کے باعث ہر مشہور کے نزدیک متعارف ہے۔ آپ کی تحریروں میں ایک خاص اسلوب اور سبک کی چاشنی ہوتی ہے جو قاری کی توجہ اپنی طرف متغص کرتی ہے۔ تحقیقی مواد، سہل متفقہ عبارتیں، اولہ کی قوت، سلاست و ربط اور تعمق نظری بھی کچھ انجینہ خاند میں موجود ہوتے ہیں۔“ ۵۷۔

☆

ماہنامہ ”اشرفیہ“ مبارکپور

”حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری بلند پایہ عالم اور مستند مصنف اور جامع نظامیہ رضویہ لاہور میں صف اول کے استاد ہیں۔۔۔۔۔ بے پناہ تدریسی اور تبلیغی مصروفیات کے باوجود کاروان اہل قلم کے بھی سرخیل و رہنما ہیں۔ مسلسل لکھ رہے ہیں اور لکھوا بھی رہے ہیں۔ ایک درجن سے زائد تصانیف، سینکڑوں مضامین و مقالات ہندو پاک میں شہرت و قبولیت حاصل کر چکے ہیں۔۔۔۔۔ انتہائی تحقیقی اور دقیق مسائل و مفہیم دل آویز اور پرکشش و بجا بیان میں اتنی خوبصورتی کے ساتھ انار دیتے ہیں کہ قارئین فرط مسرت سے جھوم اٹھتے ہیں۔۔۔۔۔ فکر انگیز اور مدلل مباحث کے باوجود قلم کا ہلکا پن ایک لمحے کے لئے بھی متاثر نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ اور مقام حیرت یہ ہے کہ زبان و بیان پر یہ دسترس اردو اور عربی میں یکساں طور پر حاصل ہے۔۔۔۔۔ اسی لئے آپ کی تحریروں میں عوام و خواص اور علماء و ادباء میں برفور شوق اور کمال احترام کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔

اس علمی گہرائی، فکری بصیرت اور زبان و بیان کی مہارت کے ساتھ دین و دنیائے کے فروغ و ارتقاء کا جذبہ آپ کے دل و دماغ پر وارفتگی کی حد تک چھایا رہتا ہے۔ ایک جانب آپ نے مثبت اسلوب میں داعیانہ درد مندانہ اور محققانہ لہجہ بچھ دیا ہے۔۔۔۔۔ دوسری جانب اسلام دشمن تحریروں کے خلاف دفاعی اور ترویجی نگارشات سے دل و دماغ روشن کر دیئے ہیں۔“ ۵۸۔

☆

ماہنامہ ”ضیائے حرم“ لاہور

”میرے نزدیک جس کتاب کے سرورق پر حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نام گرامی لکھا ہو وہ کسی تبصرہ و تعارف کی محتاج ہی نہیں۔ کیونکہ کسی کتاب کا ان کی طرف منسوب ہونا ہی اس کتاب کے علمی شاہکار یا اصلاح احوال کے لئے نفع بخش ہونے کی دلیل ہے۔“ ۵۹۔

☆

ماہنامہ ”المسعودیہ“ ملتان

”علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ قدرت نے آپ کو بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ بلاشبہ موصوف علماء سلف کی یادگار اور علم و عمل کا حسین امتزاج ہیں۔ آپ کے تجرعلی اور وسعت مطالعہ کے اپنے پرانے سب معترف ہیں۔“ ۶۰۔

☆

۵۸۔ مبارک حسین معینی، مولانا: ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور شمارہ نمبر ۱۹۹۲ء تبصرہ ”سن عقائد اہل ائمہ“

۵۹۔ اقبال شاہ ”سیدنا ضیائے حرم“ لاہور نومبر ۱۹۹۷ء تبصرہ ”نور نور چہرے“

۶۰۔ محمد قارونی خان سعیدی، حائل: ماہنامہ المسعودیہ ملتان شمارہ جنوری ۱۹۹۸ء تبصرہ ”نور نور چہرے“ مصنف علامہ شرف قادری

"محمد عبدالکلیم شرف قادری بڑے متناظر صاحب قلم ہیں۔ تحقیق و تدریج پر ان کی نگری نظر ہے۔ باقی دیگر تصانیف میں بھی یہ پہلو ہمیشہ پیش نظر رہا ہے۔ اور "ہیشے کے گھر" میں بھی انہوں نے یہی طریق استعمال کیا جو لوگ ہیشے کے گھر میں بیٹھ کر دوسروں پر سنگ زنی کرتے ہیں انہیں پہلے اپنے گھر کا جائزہ لینا چاہئے۔" ۶۱۔

☆

ماہنامہ "احوال و آثار" لاہور

علامہ عبدالکلیم شرف قادری اہل علم و تحقیق میں اپنے منفرد قلم کی بدولت اپنی الگ شناخت رکھتے ہیں۔" ۶۲۔

کتابیات

کتاب:

- ۱- عبداللہی کوکب، قاضی: حیات سالک، مطبوعہ لاہور دسمبر ۱۹۶۱ء
- ۲- اقبال احمد فاروقی، علامہ: تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت، مطبوعہ لاہور ۱۹۵۵ء
- ۳- محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ: تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء
- ۴- محمد منشا تابش قصوری، علامہ، تحریک مصلحتی اور جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء
- ۵- محمد صدیق ہزاروی، علامہ: تعارف علمائے اہل سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء
- ۶- محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ: برگزیدہ آل رسول، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۰ء
- ۷- شرافت نوشای، سید: شریف التواریخ جلد ۱۲ مطبوعہ لاہور اکتوبر ۱۹۸۳ء
- ۸- محمد عبدالرحمن الحسنی: بیوضات بارویہ، مطبوعہ فتح پور ضلع لاہور ۱۹۸۵ء
- ۹- محمد منشا تابش قصوری، علامہ: اشعۃ اللمعات کے بیلیل اللہ، حرم، مطبوعہ اشعۃ اللمعات حرم جلد چہارم، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء
- ۱۰- محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ: اسلامی عقائد، مطبوعہ لاہور جنوری ۱۹۹۰ء
- ۱۱- شاہ محمود احمد قادری، مولانا: تذکرہ علمائے اہل سنت ہند، مطبوعہ فیصل آباد ۱۹۹۱ء
- ۱۲- محمد عبدالکلیم شرف قادری، مولانا: زندہ جاوید خوشبوئیں، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۲ء
- ۱۳- محمد عبدالکلیم شرف قادری، مولانا: مقالات سیرت طیبہ، مطبوعہ لاہور ستمبر ۱۹۹۲ء
- ۱۴- محبوب احمد چشتی، مولانا: علمائے اہل سنت کی قلمی خدمات، محررہ ۱۹۹۳ء (قلمی)
- ۱۵- محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ: تقدیس الوہیت اور امام احمد رضا، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۴ء

۶۳- شمارہ ۷ جون ۱۹۸۶ء (چودھویں) تبصرہ "ہیشے کے گھر"۔
 ۶۴- شمارہ اکتوبر ۱۹۹۷ء تبصرہ "تور دور ہے" مصنف علامہ شرف قادری

کراچی ۱۹۹۳ء

۱۶- محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر، تقدیم زندہ جاوید خوشبوئیں (قلمی) مکررہ ۸ جون

۱۹۹۳ء

۱۷- محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ: البریلویہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، مطبوعہ لاہور

جنوری ۱۹۹۵ء

۱۸- محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ: شہر یار علم، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۶ء

۱۹- علی احمد سندیلوی، مفتی: تبصرہ من عقائد اہل السنۃ (قلمی) مکررہ ۲ شوال ۱۴۱۶ھ

مارچ ۱۹۹۶ء

۲۰- عابد حسین شاہ، پیرزادہ: اشاریہ خیائے حرم، مطبوعہ چکوال ۱۹۹۷ء

۲۱- عبدالحکیم نقشبندی، حافظہ: جمال حرمین شریفین، مطبوعہ چکوال ۱۹۹۷ء

۲۲- محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ: نور نور چترے، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

۲۳- سید شبیر احمد ہاشمی، علامہ: تبصرہ من عقائد اہل السنۃ (قلمی)

۲۴- محمد صدیق بزاروی، علامہ: تبصرہ من عقائد اہل السنۃ (قلمی)

۲۵- سید خورشید احمد گیلانی، صاحبزادہ: حریفے چند زندہ جاوید خوشبوئیں (قلمی)

۲۶- محمد صدیق بزاروی، علامہ: تبصرہ زندہ جاوید خوشبوئیں (قلمی)

۲۷- عبدالرحمن بخاری، سید: تقریظ تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ

والتصوف (قلمی)

۲۸- عمران حسین، چوہدری: اجالوں کا نقیب، مطبوعہ لاہور، مئی ۱۹۹۸ء

۲۹- قلمی یادداشتیں مملوکہ علامہ شرف قادری صاحب (۳۵۰ زاریاں)

رسائل: روزنامے:

۱- روزنامہ وفاق، لاہور ۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۲- روزنامہ وقت، لاہور ۷ ستمبر ۱۹۹۳ء

ہفت روزہ:

۳- ہفت روزہ عالم، مبارکپور ۷ جون ۱۹۸۶ء

ماہنامے:

۳- ماہنامہ ترجمان الحقیقت، کراچی، فروری ۱۹۷۳ء

۵- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور جولائی ۱۹۷۳ء

۶- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور ستمبر ۱۹۷۳ء

۷- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور دسمبر ۱۹۷۳ء

۸- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور مارچ ۱۹۷۳ء

۹- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور اپریل ۱۹۷۳ء

۱۰- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور جولائی ۱۹۷۳ء

۱۱- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور اکتوبر ۱۹۷۳ء

۱۲- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور نومبر ۱۹۷۳ء

۱۳- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور جنوری ۱۹۷۴ء

۱۴- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور اگست ۱۹۷۴ء

۱۵- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور اکتوبر ۱۹۷۴ء

۱۶- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور دسمبر ۱۹۷۴ء

۱۷- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور اگست ۱۹۷۶ء

۱۸- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور اگست ۱۹۷۶ء

۱۹- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور دسمبر ۱۹۷۶ء

۲۰- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور مارچ ۱۹۸۱ء

۲۱- ماہنامہ نور اسلام، شرفیہ لاہور مارچ ۱۹۸۱ء

۲۲- ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور مارچ ۱۹۸۱ء

۲۳- ماہنامہ حرکات، لاہور مئی ۱۹۸۳ء

۲۴- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور جولائی ۱۹۸۳ء

۲۵- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور اگست ۱۹۸۳ء

۲۶- ماہنامہ المعین، ساہیوال اکتوبر ۱۹۸۳ء

۲۷- ماہنامہ المہاجر، ممبئی شریف، مارچ ۱۹۸۵ء

۲۸- ماہنامہ فیض الرسول، براؤن شریف، مئی ۱۹۸۵ء

۲۹- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور اکتوبر ۱۹۸۵ء

۳۰- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور دسمبر ۱۹۸۵ء

۳۱- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور جولائی ۱۹۸۶ء

۳۲- ماہنامہ استقامت، کراچی اگست ۱۹۸۶ء

۳۳- ماہنامہ جام عرفی، ممبئی، مارچ ۱۹۸۶ء

۳۴- ماہنامہ رموز، الگینڈا، اپریل ۱۹۸۶ء

۳۵- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور مئی ۱۹۸۶ء

۳۶- ماہنامہ فیض الرسول، براؤن شریف، نومبر ۱۹۸۶ء

۳۷- ماہنامہ فیض الرسول، براؤن شریف، جنوری ۱۹۸۷ء

۳۸- ماہنامہ فیض الرسول، براؤن شریف، جنوری ۱۹۸۸ء

۳۹- ماہنامہ فیض الرسول، براؤن شریف، مارچ ۱۹۸۸ء

۴۰- ماہنامہ نور الحویب، ساہیوال مارچ ۱۹۸۸ء

۴۱- ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور مارچ ۱۹۸۸ء

۴۲- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور اپریل ۱۹۸۸ء

۴۳- ماہنامہ مجاز، بی، اپریل ۱۹۸۸ء

۴۴- ماہنامہ کوری، وطن، جنوری ۱۹۸۸ء

۴۵- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، جنوری ۱۹۸۸ء

۴۶- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، فروری ۱۹۸۸ء

۴۷- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، مئی ۱۹۸۸ء

۴۸- ماہنامہ خیائے حرم، براؤن شریف، جون ۱۹۸۸ء

۴۹- ماہنامہ نور الحویب، ساہیوال، جولائی ۱۹۸۸ء

۵۰- ماہنامہ نور الحویب، ساہیوال، جولائی ۱۹۸۸ء

۵۱- ماہنامہ فیض الرسول، براؤن شریف، ستمبر ۱۹۸۸ء

۵۲- ماہنامہ مجاز، جدید، وطن، ستمبر ۱۹۸۸ء

۵۳- ماہنامہ مجاز، جدید، وطن، اکتوبر ۱۹۸۸ء

۵۴- ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، اکتوبر ۱۹۸۸ء

- ۱۲۵- علامہ محمد رحیل راہ لاہور اگست ۱۹۹۷ء
- ۱۲۶- علامہ محمد اظہار اہل سنت لاہور جولائی ۱۹۹۷ء
- ۱۲۷- علامہ اختر المصطفیٰ لاہور اگست ۱۹۹۷ء
- ۱۲۸- علامہ فیاض حرم لاہور اگست ۱۹۹۷ء
- ۱۲۹- علامہ فیاض حرم لاہور نومبر ۱۹۹۷ء
- ۱۳۰- علامہ فیاض حرم لاہور جنوری ۱۹۹۸ء
- ۱۳۱- علامہ سوسے گلار لاہور جنوری ۱۹۹۸ء
- ۱۳۲- علامہ السجید سلطان لاہور جنوری ۱۹۹۸ء
- ۱۳۳- علامہ مدارس خان لاہور فروری ۱۹۹۸ء
- ۱۳۴- علامہ سوسے گلار لاہور فروری ۱۹۹۸ء
- ۱۳۵- علامہ سوسے گلار لاہور اپریل ۱۹۹۸ء

مکتبہ:

- ۱۳۶- علامہ سوسے گلار لاہور مئی ۱۹۹۸ء
- ۱۳۷- علامہ نور الحبيب سان وال مئی ۱۹۹۸ء

سہ ماہی رسائل:

- ۱۳۸- سہ ماہی مصلح لاہور اپریل ۱۹۹۸ء
- ۱۳۹- سہ ماہی النور و علم لاہور جولائی ۱۹۹۸ء
- ۱۴۰- سہ ماہی النور و علم لاہور مارچ ۱۹۹۹ء

سالنامے:

- ۱۴۱- مجلہ معارف و فہام اسیحہ ستمبر ۱۹۹۹ء

۱۹۸۸ء

- ۷- بنام علامہ محمد عبدالکیم شرف قادری از علامہ شریف الحق امجدی، مہار کپور ۱۶ جنوری ۱۹۹۰ء
- ۸- بنام علامہ محمد عبدالکیم شرف قادری از مولانا محمد وادت جمال قادری، ممبئی، محرم ۷ فروری ۱۹۹۰ء
- ۹- بنام علامہ محمد عبدالکیم شرف قادری از علامہ محمد احمد مصباحی، اعظم گڑھ ۱۵ فروری ۱۹۹۰ء
- ۱۰- بنام علامہ محمد عبدالکیم شرف قادری از محمد انور علی رضوی، بریلی شریف ۹ نومبر ۱۹۹۱ء
- ۱۱- بنام علامہ محمد عبدالکیم شرف قادری از علامہ یزید القادری، بالینڈ ۷ اپریل ۱۹۹۲ء
- ۱۲- بنام علامہ محمد عبدالکیم شرف قادری از محمد نظام الدین الرضوی، مہار کپور ۹ فروری ۱۹۹۳ء
- ۱۳- بنام علامہ محمد عبدالکیم شرف قادری از ڈاکٹر مختار الدین احمد، علی گڑھ محرم ۳ مارچ ۱۹۹۳ء
- ۱۴- بنام علامہ محمد عبدالکیم شرف قادری از ڈاکٹر مختار الدین احمد، علی گڑھ محرم ۲ فروری ۱۹۹۳ء
- ۱۵- بنام علامہ محمد عبدالکیم شرف قادری از علامہ محمد عبدالعزیز نعمانی قادری، چناب کوٹ محرم یکم جون ۱۹۹۵ء
- ۱۶- بنام علامہ محمد عبدالکیم شرف قادری از علامہ محمد احمد مصباحی، اعظم گڑھ محرم ۳ جون ۱۹۹۵ء
- ۱۷- بنام علامہ محمد عبدالکیم شرف قادری از علامہ ارشد القادری، دہلی محرم ۲

جولائی ۱۹۹۵ء

-۱۸- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ جلال الدین احمدی 'مبارک پور محرمہ

۳۰ جولائی ۱۹۹۵ء

-۱۹- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از محمد سعید قوری 'بمبئی' محرمہ ۹ جولائی

۱۹۹۵ء

-۲۰- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از ڈاکٹر مختار الدین احمد علی گڑھ 'محرمہ ۲۱

جولائی ۱۹۹۶ء

-۲۱- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ عطاء محمد چشتی مولائی 'خوشاب

محرمہ ۲۸ مارچ ۱۹۹۶ء

-۲۲- بنام شیخ محمد عارف 'مدینہ منورہ از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری 'لاہور محرمہ

۲۲ مارچ ۱۹۹۶ء

-۲۳- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ شبیر احمد ہاشمی 'لاہور محرمہ ۲۶ جون

۱۹۹۶ء

-۲۴- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از امین الحسنات شاہ 'بھیرہ شریف

محرمہ ۲۶ جون ۱۹۹۶ء

-۲۵- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از مولانا محمد جان فیضی 'کراچی محرمہ ۱۵ نومبر

۱۹۹۶ء

-۲۶- بنام ملک محمد سعید مجاہد آبادی از پروفیسر فیاض احمد کوش 'میرپور محرمہ ۸ دسمبر

۱۹۹۷ء

بعض مکاتیب علماء العرب

- ۱- رسالہ ارسالہا الشیخ حسام قراقیرہ حفظہ اللہ تعالیٰ ووجہ: رئیس
جمعية المشاريع الخيرية بمناسبة ذكرى المولد النبوی الشريف
- ۲- ثلاث مکتوبات امر بوقفها معالی الدكتور رزق مرسى ابو النعمان
على اطلال الله تعالى بقاته ، الاستاذ المساعد بكلية الدراسات الإسلامية
العربية (بتين) القاهرة ، حين اهدى مصنفاته إلى الشرف القادري
- ۳- مکتوب العلامة المحدث محمد بن عبد الله العبد الوهاب 'حسانہ' الى
عالی (الرياض)



جريدة المصباح الخيرية الإسلامية

العدد ١٣١٩ - ١٩٣٠ ر

علم وصبر ١٩٥٠

الحمد لله مكن الأتقان الموجود أزلاً وأبداً بلا مكان الموه عن الشبه والميل والولد
والزوجة والشريك، الملك القدوس المنزه عن القعود والجلوس، ليس كمثله شيء
وهو السميع البصير. والصلاة والسلام على سيدنا محمد النبي الأمي وعلى آله وصحبه
الطيبين الطاهرين.

حبيب السبع... العبد... محمد... عبد الحكيم... القادر... حفظه الله

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

نظا عليها مناسبة عظيمة ألا وهي ذكرى المولد النبوي الشريف، هذه الذكرى التي تعم بالروائح الزكية
والنسائم العطرة فسطح الأفق بطيب الحبيب الأعظم سيدنا محمد صلوات الله عليه وسلم وتكسر
الاحتفالات فتمتع أرواح العمورة حيث يملو للنداح أن يشهدوا أحلى الأناشيد، كيف لا فيلهم
المكروب هو حباً بخير الورقة الحبيب المصطفى صلوات الله وسلامه عليه.

لذا واحتفاءً بهذه المناسبة العظيمة المباركة يسرني أن أوجه إليكم بأسمى التهاني وأعلم من الشعار
سائلين الله العلي القدير أن يعيده علينا وعليكم وعلى كافة الأمة الإسلامية بالخير واليمن والمركبة
تجتمع الكلمة وتوجد الصف ويتصير الحق على الباطل.

سدد الله خطاكم ووفقكم لما يحبه ويرضاه، ووفقكم متولكم من الخير.
والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

رئيس الجمعية

الشيخ حسام قراقرة

بروت في ١٣ / ١٢ / ١٤١٠ هـ

الزمن في ١٧ / ١٢ / ١٩٨٩

مطبع: ١٣١٥٠٠ - ١٣١٥٠١ / كلاس: ١٤١٧ / من. ب. ٥٢٨٣ - ١٤٠٠ بروت جريدة

بسم الله الرحمن الرحيم

إهداء

إلى صاحب الفضيلة أحد علماء المسلمين في باكستان

إلى الصداقة المخلصة التي لم أر شخصها وإنما رأيت فكرها،
لم أسمع حديثه وإنما سمعت جريان أسلوبه في الكتابة كأنه السحر
إلى صاحب الأسلوب الأخاذ

إلى من تفضل باهدائي أولاً بعض فكره لعلني أستطيع أن أتال عنده ما
أصبر إليه من تقدير

إلى العالم المفضل الشيخ محمد عبد الحكيم شرف القادري

أهدى نسخة من كتابي هذا خصوصاً أدبية تذوق واحساس
راجياً أن تنزل منه منزل القبول

أخوكم

د: رزق مرسى أبو العباس علي

٢٢ صفر ١٤١٩ هـ

أستاذ مساعد بقسم اللغة العربية

١٧ يونيو ١٩٩٨ م

وآدابها

كلية الدراسات الإسلامية (بنين)

القاهرة

بسم الله الرحمن الرحيم

إلى الشيخ محمد عبدالحكيم شرف القادري أحد علماء المسلمين
الفاضل في باكستان أهدي نسخة من دراستي المتواضعة والتي هي
تحت اسم "مدخل إلى دراسة الأدب الجاهلي" ، لقد اهتمت بهذه
الصفحة الأدبية حيث رأيتها أنفع الصفحات الأدبية على الإطلاق طول
العصور التي مرت بأدبنا العربي ، ولم لا وقد نزل القرآن يتحدى أهل هذا
العصر ، ولو أن خالفنا رأى أن عصرا من عصور أدبنا العربي سوف يبلغ
مرتبة مثل العصر الجاهلي لتحدى ، وإن كان تحدى القرآن للإنس
والجن جميعا على مر العصور - وأرجو أن تكون دراستي هذه محل
إعجاب ، وأسمع رأى قارئها في القريب العاجل إن شاء الله تعالى ، وأنا
في حاجة إلى أن أستمع إلى صوت الشيخ محمد عبدالحكيم شرف
القادري عن طريق قراءة بعض مؤلفاته ، والله أسأل أن يعيننا جميعا على
خدمة العلم والدين

المؤلف

٢٢ صفر ١٤١٩ هـ دكتور رزقي مرسى أبو العباس
١٧ يونيو ١٩٩٨ م الاستاذ المساعد بكلية الدراسات
الإسلامية العربية (بنين)
قاهرة

بسم الله الرحمن الرحيم

إلى واحد من علماء المسلمين في باكستان شقيقة الإسلام
والتي نطمح أن تكون عوناً له إن شاء الله وهذا أمر لا يستغرب فالإسلام
رحم بين أهله وهو رأيتنا التي لتنف حولها و نستظل بسمته العظمى ،
وهي قولنا لا إله إلا الله محمد رسول الله -

إلى أحد علماء المسلمين وهو الشيخ محمد عبد الحكيم
شرف القادري والذي نطمح في أن يحظى أسلوبنا ولو ببعض التقدير في
نفسه رأيت أن أهدي إليه دراستي المتواضعة حول إثني عشر نصاً أدبياً
رائعاً ، نصفها على الذروة من التعبير ، والنصف الآخر له من اللطافة
والظرف ما يشدنا إلى قرائته والله أسأل أن يجعل دراستي هذه محل
تقدير من كل من يقرأها لا زلت أطمح في سائر مؤلفات الشيخ محمد
عبدالحكيم شرف القادري

المؤلف

٢٢ صفر ١٤١٩ هـ دكتور / رزقي مرسى أبو العباس
١٧ يونيو ١٩٩٨ م الاستاذ المساعد بكلية الدراسات
الإسلامية والعربية (بنين)
القاهرة

بسم الله الرحمن الرحيم

محمدي جبر الله (الغدير) الزبير

إلى العلامة المحدث فضيلة الشيخ محمد عبد الحكيم شرف الجنتي
القادري النقشبندی - حفظه الله تعالى ورعاه
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد

فأرجو من الله عز وجل أن تصلكم رسالتى هذه وأنتم على أحسن حال ،
سمعت عنكم كثيرا فاحببتكم قبل رؤيتكم فلهذا أتشرف بأن أطلب
منكم الإجازة ليكون لى شرف الإتصال بالنبي الأكرم صلى الله عليه
وسلم عن طريقكم و بسندكم بارك الله فيكم وجعلنا وإياكم من
المتمسكين بشرعه الكريم المهتدين بهدى سيد الأنبياء والمرسلين
وجننا وإياكم جميع البدع ما ظهر منها وما بطن والله يبرعكم
محبكم وطالب الإجازة والدعاء

محمد بن عبد الله الرشيد

مکتبہ قادریہ لاہور کی مطبوعات

درسی کتب

غیر درسی کتب

36/=	انتخاب	9/=	آداب شب عروسی
18/=	ہدایع منظوم	75/=	اسلامی عقائد
18/=	پند نامہ	18/=	اسلامی نظام جامع عبادت و سیاست
30/=	تختہ نصائح	9/=	امام احمد رضا پڑوسی اور غیروں کی نظریات
30/=	جواہر المنطق	120/=	باقی ہندوستان
33/=	صرف بھڑال	250/=	بسماتین الغفران (عربی)
18/=	علم التوحید	21/=	تاریخ تاولیاں
33/=	عقائد و مسائل (اردو ترجمہ)	72/=	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس
9/=	فارسی قاعدہ	66/=	زندہ جلاید خوشبوئیں
24/=	قانونچہ کھیواں	200/=	العلامہ فضل حق خیر آبادی (عربی)
6/=	کریمہ سعدی	15/=	علامہ سنت مصطفیٰ ﷺ
12/=	المقدمۃ الجوزیہ	18/=	کشور تدریس کے تاجدار
39/=	المرقاۃ	72/=	گستاخ رسول کی شرع حیثیت
15/=	میزان الصرف	33/=	اقامة القيامة (عربی)
9/=	نام حق	90/=	مقالات سیرت طیبہ
36/=	نحو میر	210/=	من عقائد اہل السنۃ (عربی)
135/=	نور الایضاح (مجلد)	110/=	نور نور چرے
105/=	نور الایضاح (عام)	21/=	یاد اعلیٰ حضرت

ہمارے پاس اسلامی کتب، تنظیم المدارس کے مطابق طلباء و طالبات کا نصاب، مذہبی شریف کی انگوٹھیاں اور تعویذات دستیاب ہیں۔ خود تشریف لائیں یا درج ذیل طلب کریں۔

☆ مکتبہ قادریہ دائرہ ہدایت لاہور فون 7226193 ☆